ہدایت کے سرچشمے اور مشاہیرِ اسلام

اہلِ بیتِ اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنھم

(1) حضرت امام زین العابدین رحمتہ اللہ علیہ

﴿مشقی معروضی سوالات﴾

سوال نمبر ا۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

090106001

(1) زین العابدین کا معنیٰ ہے:
(الف) عبادت گزاروں کی زینت (ب) کثرت سے سجدہ کرنے والے
(ج) کثرت سے خرچ کرنے والے (د) صلح کرنے والے

091006002

(2) واقعہ کربلا کے وقت حضرت سیدنا زین العابدین رحمتہ اللہ علیہ کی عمر تھی:
(الف) اکیس سال (ب) تیئس سال (ج) پچیس سال (د) ستائیس سال

091006003

(3) حضرت امام زین العابدین رحمتہ اللہ علیہ کے چہرہ کا رنگ متغیر ہو جاتا:
(الف) رات کے وقت (ب) وضو کرتے وقت (ج) خطبہ دیتے وقت (د) صدقہ ادا کرتے وقت

091006004

(4) حضرت سیدنا زین العابدین رحمتہ اللہ علیہ کے فرمان کے مطابق صدقہ:
(الف) اللہ تعالیٰ کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے (ب) رزق میں اضافہ کرتا ہے
(ج) تنگی دور کرتا ہے (د) غریبوں کا حق ہے

091006005

(5) حضرت امام زین العابدین رحمتہ اللہ علیہ سپردِ خاک ہوئے:
(الف) دمشق میں (ب) بصرہ میں (ج) کوفہ میں (د) مدینہ منورہ میں

اضافی معروضی سوالات

091006006

(6) سیدنا زین العابدین رحمتہ اللہ علیہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے خاندان کے عظیم فرد کے صاحب زادے تھے:
(الف) حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے (ب) حضرت حسن رضی اللہ عنہ
(ج) حضرت عباس رضی اللہ عنہ (د) حضرت علی رضی اللہ عنہ

091006007

(7) امام زین العابدین رحمتہ اللہ علیہ (عبادت گذاروں کی زینت) کی کنیت تھی:
(الف) ابوحنیفہ (ب) ابوتراب (ج) ابوالحسن (د) ابوالحسین

091006008

(8) امام زین العابدین رحمتہ اللہ علیہ 38 ہجری میں پیدا ہوئے:
(الف) مدینہ میں (ب) کوفہ میں (ج) بصرہ میں (د) دمشق میں

www.ilmkidunya.com

(9) امام زین العابدین رحمتہ اللہ علیہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تربیت میں کتنے سال رہے؟
091006009
(الف) دو سال (ب) تین سال (ج) چار سال (د) پانچ سال

(10) امام زین العابدین رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تربیت میں گزارے:
091006010
(الف) تیئس سال (ب) چوبیس سال (ج) پچیس سال (د) بیس سال

(11) امام زین العابدین رحمتہ اللہ علیہ کی پرورش ہوئی:
091006011
(الف) علم کی مسند پر (ب) دین کی مسند پر (ج) علم اور دین کی مسند پر (د) معلم کی مسند پر

(12) امام زین العابدین رحمتہ اللہ علیہ کے دور کے بہت بڑے محدث تھے:
091006012
(الف) امام زہری رحمتہ اللہ علیہ (ب) امام جعفر صادق رحمتہ اللہ علیہ
(ج) امام باقر رحمتہ اللہ علیہ (د) امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ

(13) یہ کس کا فرمان ہے کہ سیدنا علی بن حسین رحمتہ اللہ علیہ سے کوئی افضل شخص میں نے کبھی نہیں دیکھا؟
091006013
(الف) حضرت سعید ابن مسیب رحمتہ اللہ علیہ (ب) امام زہری رحمتہ اللہ علیہ
(ج) امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ (د) امام مالک رحمتہ اللہ علیہ

(14) حضرت امام زین العابدین رحمتہ اللہ علیہ کی شان میں کس شاعر نے قصیدہ پڑھا؟
091006014
(الف) فرزدق (ب) امراءالقیس (ج) عمرو بن قیس (د) المتنبی

(15) آپ رحمتہ اللہ علیہ دن کو روزہ رکھتے اور رات اللہ تعالیٰ کی عبادت میں گزار دیتے؟
091006015
(الف) امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ (ب) امام زہری رحمتہ اللہ علیہ
(ج) زین العابدین رحمتہ اللہ علیہ (د) امام مالک رحمتہ اللہ علیہ

(16) امام زین العابدین رحمتہ اللہ علیہ کو خاندان کے دیگر افراد کے ساتھ اُموی حکمران یزید کے سامنے لایا گیا:
091006016
(الف) دمشق میں (ب) مدینہ میں (ج) کوفہ میں (د) بصرہ میں

(17) نمازِ ظہر پر سیدنا حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے امام زین العابدین رحمتہ اللہ علیہ سے آخری ملاقات کی:
091006017
(الف) 10 محرم کو (ب) 11 محرم کو (ج) 12 محرم کو (د) 13 محرم کو

(18) امام زین العابدین رحمتہ اللہ علیہ کی کتب میں دعاؤں پر مشتمل ایک کتاب بہت مشہور ہے:
091006018
(الف) مرقات (ب) رسالۃ الحقوق (ج) نہج البلاغہ (د) صحیفہ سجادیہ

(19) ''رسالۃ الحقوق'' کس کی تصنیف ہے؟
091006019
(الف) امام مالک رحمتہ اللہ علیہ (ب) امام زہری رحمتہ اللہ علیہ
(ج) امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ (د) امام زین العابدین رحمتہ اللہ علیہ

(20) 95 ہجری میں آپ نے 57 برس کی عمر میں مدینہ منورہ میں وفات پائی:
091006020
(الف) 27 محرم (ب) 26 محرم (ج) 25 محرم (د) 28 محرم

www.ilmkidunya.com

www.ilmkidunya.com

جوابات

نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب
1	الف	2	ب	3	ب	4	الف	5	د	6	الف
7	ج	8	الف	9	الف	10	الف	11	ج	12	الف
13	الف	14	الف	15	ج	16	الف	17	الف	18	د
19	د	20	ج								

مشقی مختصر سوالات

سوال نمبر۲۔ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔

1۔ حضرت امام زین العابدین رحمتہ اللہ علیہ کا مختصر تعارف بیان کریں۔ 091006021

جواب: حضرت امام زین العابدین رحمتہ اللہ علیہ نبی کریم خاتم النّبیین ﷺ کے خاندان کے عظیم فرد، حضرت امام حسین رضی اللہ تعالٰی عنہ کے صاحب زادے ہیں۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کا نام علی، کنیت ابوالحسن، لقب زین العابدین (عبادت گزاروں کی زینت) اور سید ساجدین (کثرت سے سجدہ کرنے والا) ہے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ مدینہ منورہ میں 38 ہجری میں پیدا ہوئے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کا شمار تابعین میں ہوتا ہے۔

2۔ حضرت امام زین العابدین رحمتہ اللہ علیہ کی عبادت و ریاضت کے بارے میں ایک پیراگراف تحریر کریں۔ 091006022

جواب: آپ رحمتہ اللہ علیہ کی عبادت و ریاضت کا یہ عالم تھا کہ آپ رحمتہ اللہ علیہ فرائض ادا کرنے کے ساتھ ساتھ کثرت سے نوافل پڑھا کرتے تھے، اسی وجہ سے زین العابدین مشہور ہوئے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ جب نماز کے لیے وضو فرماتے تو چہرے کا رنگ متغیر ہو جاتا اور جسم پر لرزہ طاری ہو جاتا، پوچھنے والے کو بتاتے کہ تم نہیں جانتے کہ میں اب کس ذات کے سامنے جا کر کھڑا ہونے والا ہوں۔

3۔ حضرت امام زین العابدین رحمتہ اللہ علیہ کی علمی و ادبی خدمات کی وضاحت کریں۔ 091006023

جواب: امام زین العابدین رحمتہ اللہ علیہ کی کتب میں سے دعاؤں پر مشتمل ایک کتاب "صحیفہ سجادیہ" کے نام سے مشہور ہے۔ نامور مصری مفسر امام طنطاوی لکھتے ہیں کہ "میں نے جب بھی اس کتاب میں ذکر و مناجات پڑھے ہیں تو مجھے یوں محسوس ہوتا ہے کہ یہ مخلوق کے عام کلام سے بالاخاص جذب و کیف میں کیے گئے اذکار ہیں۔ امام زین العابدین رحمتہ اللہ علیہ کی ایک تصنیف "رسالۃ الحقوق" کے نام سے بھی ہے۔ جس میں اللہ تعالٰی حقوق کے علاوہ، انسان کے اپنے اوپر حقوق، کان، ناک، آنکھ، زبان اور دیگر اعضا کے حقوق ذکر کیے گئے ہیں۔ اس کتاب میں غیر مسلموں کے حقوق کا تذکرہ بھی موجود ہے۔

4۔ حضرت امام زین العابدین رحمتہ اللہ علیہ کے ہم عصر علما و آئمہ کرام رحمتہ اللہ علیہم نے آپ رحمتہ اللہ علیہ کے علم و فضل کے بارے میں کن خیالات کا اظہار فرمایا؟ 091006024

جواب: آپ رحمتہ اللہ علیہ اپنے دور کے سب سے بڑے متقی اور فقیہ ہونے پر اہل اسلام کا اتفاق ہے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کے دور کے بہت بڑے محدث امام زہری رحمتہ اللہ علیہ آپ رحمتہ اللہ علیہ کے بارے میں فرماتے ہیں۔

کہ آپ رحمتہ اللہ علیہ سے افضل خاندان قریش میں، میں نے کوئی نہیں دیکھا۔ مشہور تابعی حضرت سعید بن مسیب رحمتہ اللہ علیہ کا فرمان ہے کہ سیدنا علی بن حسین رحمتہ اللہ علیہ سے افضل کوئی شخص میں نے کبھی نہیں دیکھا۔ امام مالک رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ خانوادۂ رسول میں علی بن حسین رحمتہ اللہ علیہ جیسا قدر و منزلت والا کوئی نہیں۔ امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ نے انھیں مدینہ منورہ کا نامور فقیہ قرار دیا ہے۔

5۔ حضرت امام زین العابدین رحمتہ اللہ علیہ کی کربلا میں اپنے والد ماجد سے آخری ملاقات کا حال بیان کریں۔ 091006025

جواب: 10 محرم کو نمازِ ظہر پر حضرت امام حسین بن علی رضی اللہ عنہ نے ان سے آخری ملاقات کی، ان کو اپنی انگوٹھی سونپی اور خاص نصیحتیں کیں۔ لیکن بیماری کی شدت کی بنا پر وہ لڑائی میں شرکت نہ کر سکے۔

6۔ سانحہ کربلا کے بعد حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے مقصد کی تکمیل میں حضرت امام زین العابدین رحمتہ اللہ علیہ نے کیا کردار ادا کیا؟ 091006026

جواب: سانحہ کربلا 61 ہجری کے وقت آپ رحمتہ اللہ علیہ کی عمر 23 سال تھی۔ اس وقت آپ بیمار تھے اور واقعہ کربلا میں بچ جانے والے افراد میں سے تھے۔ آپ کو خاندان کے دیگر افراد کے ساتھ دمشق میں اُموی حکمران یزید کے سامنے لایا گیا۔ کوفہ اور شام میں آپ رحمتہ اللہ علیہ نے اسلام کی حقانیت اور ظلم و عدل کے موضوع پر کئی خطبات دیے جو اپنا ایک خاص علمی، ادبی اور روحانی مقام رکھتے ہیں۔

اضافی مختصر سوالات

7۔ حضرت امام زین العابدین رحمتہ اللہ علیہ کا نام اور کنیت لکھیں۔ 091006027

جواب: آپ رحمتہ اللہ علیہ کا نام علی، کنیت ابوالحسن، لقب زین العابدین (عبادت گزاروں کی زینت) اور سید الساجدین (کثرت سے سجدہ کرنے والا) ہے۔

8۔ حضرت امام زین العابدین رحمتہ اللہ علیہ کا یہ لقب کس سبب سے ہے؟ 091006028

جواب: امام زین العابدین رحمتہ اللہ علیہ کی عبادت اور تقویٰ میں بڑی شہرت تھی، اس بنا پر انھیں "زین العابدین" کہا جاتا ہے۔

9۔ حضرت امام زین العابدین رحمتہ اللہ علیہ کس وجہ سے کربلا میں جنگ میں شرکت نہ کر سکے؟ 091006029

جواب: حضرت امام زین العابدین رحمتہ اللہ علیہ بیماری کی شدت کی وجہ سے کربلا میں جنگ میں شرکت نہ کر سکے۔

10۔ حضرت امام زین العابدین رحمتہ اللہ علیہ کا انتقال کب اور کہاں ہوا؟ 091006030

جواب: 25 محرم 95 ہجری میں آپ نے 57 برس کی عمر میں مدینہ منورہ میں وفات پائی اور اپنے چچا سیدنا حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پہلو میں جنت البقیع (بقیع غرقد) مدینہ منورہ میں دفن ہوئے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کی اولاد میں حضرت امام محمد باقر رحمتہ اللہ علیہ، حضرت عیسیٰ رحمتہ اللہ علیہ حضرت زید رحمتہ اللہ علیہ معروف شخصیات ہیں۔

11۔ حضرت امام زین العابدین رحمتہ اللہ علیہ کا اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم سے تعلق لکھیے۔ 091006031

جواب: سیدنا زین العابدین رحمتہ اللہ علیہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے خاندان کے عظیم فرد، حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحب زادے ہیں۔

آپ رحمتہ اللہ علیہ نے دو سال اپنے دادا حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دس سال اپنے چچا حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور تیئس (23) سال اپنے والد حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تربیت میں گزارے اور مختلف علوم حاصل کیے۔

12- حضرت امام زین العابدین رحمتہ اللہ علیہ کی عبادت و ریاضت اور خشوع و خضوع کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

091006032

جواب: آپ رحمتہ اللہ علیہ کی عبادت و ریاضت کا یہ عالم تھا کہ آپ رحمتہ اللہ علیہ فرائض ادا کرنے کے ساتھ ساتھ کثرت سے نوافل پڑھا کرتے تھے، اسی وجہ سے زین العابدین مشہور ہوئے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ جب نماز کے لیے وضو فرماتے تو چہرے کا رنگ متغیر ہو جاتا اور جسم پر لرزہ طاری ہو جاتا، پوچھنے والے کو بتاتے کہ تم نہیں جانتے کہ میں کس ذات کے سامنے جا کر کھڑا ہونے والا ہوں؟

13- غربا و مساکین اور دیگر مستحقین کے ساتھ حضرت امام زین العابدین رحمتہ اللہ علیہ کا کیسا تعلق تھا؟

091006033

جواب: غربا و مساکین اور دیگر مستحقین کی مدد کرنا آپ رحمتہ اللہ علیہ اپنا دینی فریضہ سمجھتے تھے۔ رات کے اندھیرے میں غربا و مساکین کی ضروریات پوری کرتے اور فرماتے کہ جو صدقہ رات کے اندھیرے میں دیا جائے وہ اللہ تعالیٰ کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے اور سائل تک پہنچنے سے پہلے اللہ تعالیٰ تک پہنچ جاتا ہے۔

14- حضرت امام زین العابدین رحمتہ اللہ علیہ کے علم و فضل کے بارے میں مختصر نوٹ لکھیں۔

091006034

جواب: حضرت سیدنا زین العابدین رحمتہ اللہ علیہ کا علم و فضل سب کے ہاں مسلمہ ہے۔ علم اور دین کی مسند پر آپ رحمتہ اللہ علیہ کی پرورش ہوئی، دین میں آپ رحمتہ اللہ علیہ امام اور علم کا مینار تھے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کے اپنے دور کے سب سے بڑے متقی اور فقیہ ہونے پر اہلِ اسلام کا اتفاق ہے۔ امام شافعی، امام زہری، حضرت سعید بن مسیب اور امام مالک رحمتہ اللہ علیہم اجمعین جیسی شخصیات نے بھی امام زین العابدین رحمتہ اللہ علیہ کو علم فضل میں افضل قرار دیا ہے۔

15- حضرت امام زین العابدین رحمتہ اللہ علیہ روزہ کیسے افطار کیا کرتے تھے؟

091006035

جواب: افطار کے وقت جب کھانا اور پانی سامنے آتا تو آپ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے کہ میرے باپ بھائی بھوکے اور پیاسے شہید ہوئے۔ افسوس یہ کھانا اور پانی ان کو نہ ملا اور رونے لگتے، یہاں تک کہ بمشکل چند لقمے کھاتے اور چند گھونٹ پانی پیتے۔

16- صحیفہ سجادیہ کے بارے میں مختصر نوٹ لکھیے۔

091006036

جواب: حضرت امام زین العابدین رحمتہ اللہ علیہ کی کتب میں ''صحیفہ سجادیہ'' کے نام سے دعاؤں پر مشتمل ایک کتاب بہت مشہور ہے، جو اہلِ تشیع میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی معروف کتاب ''نہج البلاغہ'' کے بعد، دوسری اہم ترین کتاب کی حیثیت رکھتی ہے۔ نامور مصری مفسر امام طنطاوی لکھتے ہیں کہ میں نے جب بھی اس کتاب میں ذکر و مناجات پڑھے ہیں تو مجھے یوں محسوس ہوتا ہے کہ یہ مخلوق کے عام کلام سے بالا خاص جذب و کیف میں کیے گئے اذکار ہیں۔

17- رسالۃ الحقوق کے بارے میں مختصر نوٹ لکھیے۔

091006037

جواب: حضرت امام زین العابدین رحمتہ اللہ علیہ کی ایک اور تصنیف ''رسالۃ الحقوق'' کے نام سے بھی ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے حقوق کے علاوہ، انسان کے اپنے اوپر حقوق، کان، ناک، آنکھ اور زبان وغیرہ اعضا کے حقوق ذکر کیے گئے ہیں۔ اس کتاب میں غیر مسلموں کے حقوق کا تذکرہ بھی موجود ہے۔

18- حضرت امام زین العابدین رحمتہ اللہ علیہ کے دو اقوال زرّیں لکھیے۔

091006038

جواب: آپ رحمتہ اللہ علیہ کے بہت سے اقوالِ زرّیں مشہور ہیں، جن میں سے چند درج ذیل ہیں:

☆ اجنبی وہ نہیں جو شام و یمن کے شہروں میں اجنبی ہوں اجنبی تو وہ ہے جس کے لیے قبر اور کفن اجنبی ہوں۔

☆ ہر مسافر کا حق ہے، کہ مقیم لوگ اس کو جگہ اور سکونت میں حصہ دار بنائیں۔

www.ilmkidunya.com

19۔ اولاد کی تربیت کے بارے میں حضرت امام زین العابدین رحمتہ اللہ علیہ نے کیا ارشاد فرمایا ہے؟ 091006039

جواب: تربیتِ اولاد تمھاری ذمہ داری ہے۔ اس فریضے کی بابت تم جواب دہ ہو، ان کی بہتر پرورش کرو، نیک آداب سکھاؤ، ان کو اللہ تعالیٰ کی فرماں برداری میں لاؤ، اس حوالے سے تم جزا یا سزا پاؤ گے۔

20۔ حضرت امام زین العابدین رحمتہ اللہ علیہ کی اولاد میں سے معروف شخصیات کون کون سی ہیں؟ 091006040

جواب: آپ رحمتہ اللہ علیہ کی اولاد میں حضرت امام محمد باقر رحمتہ اللہ علیہ، حضرت عیسیٰ رحمتہ اللہ علیہ، حضرت زید رحمتہ اللہ علیہ معروف شخصیات ہیں۔

مشقی تفصیلی سوال

سوال نمبر ۳۔ تفصیلی جواب دیں۔

1۔ حضرت سیدنا امام زین العابدین رحمتہ اللہ علیہ کی شخصیت پر نوٹ لکھیں۔ 091006041

جواب: **ولادت باسعادت**

آپ مدینہ منورہ میں 38 ہجری میں پیدا ہوئے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کا شمار تابعین میں ہوتا ہے۔

تعارف اور حسب و نسب

سیدنا زین العابدین رحمتہ اللہ علیہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے خاندان کے عظیم فرد، حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحب زادے ہیں۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کا نام علی، کنیت ابو الحسن، لقب زین العابدین (عبادت گذاروں کی زینت) اور سید الساجدین (کثرت سے سجدہ کرنے والا) ہے۔

اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم سے تعلق

آپ رحمتہ اللہ علیہ نے دو سال اپنے دادا حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دس سال اپنے چچا حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور تیئس (23) سال اپنے والد حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تربیت میں گزارے اور مختلف علوم حاصل کیے۔

عبادت و ریاضت

حضرت امام زین العابدین رحمتہ اللہ علیہ کی عبادت اور تقویٰ میں بڑی شہرت تھی، اس بنا پر انھیں 'زین العابدین' کہا جاتا ہے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کی عبادت و ریاضت کا یہ عالم تھا کہ آپ رحمتہ اللہ علیہ فرائض ادا کرنے کے ساتھ ساتھ کثرت سے نوافل پڑھا کرتے تھے، اسی وجہ سے زین العابدین مشہور ہوئے۔

زہد و تقویٰ

آپ رحمتہ اللہ علیہ جب نماز کے لیے وضو فرماتے تو چہرے کا رنگ متغیر ہو جاتا اور جسم پر لرزہ طاری ہو جاتا، پوچھنے والے کو بتاتے کہ تم نہیں جانتے کہ میں کس ذات کے سامنے جا کر کھڑا ہونے والا ہوں؟

غربا و مساکین اور دیگر مستحقین کی مدد کرنا

غربا و مساکین اور دیگر مستحقین کی مدد کرنا آپ رحمتہ اللہ علیہ اپنا دینی فریضہ سمجھتے تھے۔ رات کے اندھیرے میں غربا و مساکین کی ضروریات پوری کرتے اور فرماتے کہ جو صدقہ رات کے اندھیرے میں دیا جائے وہ اللہ تعالیٰ کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے اور سائل تک پہنچنے

سے پہلے اللہ تعالیٰ تک پہنچ جاتا ہے۔

واقعہ کربلا میں کردار

سانحہ کربلا 61 ہجری کے وقت آپ رحمتہ اللہ علیہ کی عمر 23 سال تھی۔ اس وقت آپ بیمار تھے اور واقعہ کربلا میں بچ جانے والے افراد میں سے تھے۔

اُموی حکم ران یزید کے روبرو

آپ کو خاندان کے دیگر افراد کے ساتھ دمشق میں اُموی حکم ران یزید کے سامنے لایا گیا۔ کوفہ اور شام میں آپ رحمتہ اللہ علیہ نے اسلام کی حقانیت اور ظلم وعدل کے موضوع پر کئی خطبات دیے جو اپنا ایک خاص علمی، ادبی اور روحانی مقام رکھتے ہیں۔

میدان کربلا میں موجودگی

معروف سیرت نگار ابن سعد 'طبقات' میں لکھتے ہیں کہ مسلسل بیمار رہنے کے باوجود سیدنا علی بن حسین زین العابدین رحمتہ اللہ علیہ، میدانِ کربلا میں موجود تھے۔

حضرت سیدنا زین العابدین رحمتہ اللہ علیہ کا علم وفضل

حضرت سیدنا زین العابدین رحمتہ اللہ علیہ کا علم وفضل سب کے ہاں مسلمہ ہے۔ علم اور دین کی مسند پر آپ رحمتہ اللہ علیہ کی پرورش ہوئی، دین میں آپ رحمتہ اللہ علیہ امام اور علم کا مینار تھے۔ تقویٰ، عبادات اور خشوع وخضوع میں آپ رحمتہ اللہ علیہ اپنی مثال آپ تھے۔

اپنے دور کے سب سے بڑے متقی اور فقیہ

آپ رحمتہ اللہ علیہ کے اپنے دور کے سب سے بڑے متقی اور فقیہ ہونے پر اہلِ اسلام کا اتفاق ہے۔

خاندانِ قریش میں افضل

آپ رحمتہ اللہ علیہ کے دور کے بہت بڑے محدث امام زہری رحمتہ اللہ علیہ آپ رحمتہ اللہ علیہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ آپ رحمتہ اللہ علیہ سے افضل خاندانِ قریش میں، مَیں نے کوئی نہیں دیکھا۔

تابعی حضرت سعید بن میسب رحمتہ اللہ علیہ کا فرمان

مشہور تابعی حضرت سعید بن مسیب رحمتہ اللہ علیہ کا فرمان ہے کہ سیدنا علی بن حسین رحمتہ اللہ علیہ سے کوئی افضل شخص مَیں نے کبھی نہیں دیکھا۔ امام مالک رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ خانوادۂ رسول میں علی بن حسین رحمتہ اللہ علیہ جیسا قدر ومنزلت والا کوئی نہیں۔

نامور فقیہ

امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ نے انھیں مدینہ منورہ کا نامور فقیہ قرار دیا ہے۔

فیض یاب ہونے والی شخصیات

یہ اس مبارک دور کی بات ہے جب مدینہ منورہ میں نامور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم اور معروف تابعین موجود تھے۔ مدینہ منورہ میں آپ رحمتہ اللہ علیہ سے قرآن کی تفسیر، احادیثِ نبویہ کی روایات اور شریعت کے حلال وحرام کا علم حاصل کرنے والوں میں آپ رحمتہ اللہ علیہ کے فرزند محمد باقر اور ان کے علاوہ زہری، عمرو بن دینار، ہشام بن عروہ، یحییٰ بن سعید وغیرہ جیسے اہلِ علم شامل ہیں۔ ابوسلمہ اور امام طاؤس وغیرہ نے آپ رحمتہ اللہ علیہ سے احادیث بھی روایت کیں۔

مشہور شاعرِ عرب فرزدق کا خراجِ تحسین

حج کے موقع پر جب ہشام بن عبدالمالک (حاکم وقت) نے حضرت امام زین العابدین رحمتہ اللہ علیہ کو پہچاننے سے انکار کیا تو مشہور عرب شاعر فَرَزْدَق نے حضرت امام زین العابدین رحمتہ اللہ علیہ کی شان میں جو قصیدہ پڑھا، اس کے چند اشعار درج ذیل ہیں:

هَذَا الَّذِیْ تَعْرِفُ الْبَطْحَاءُ وَطْأَتَهُ	یہ وہ ہیں جنھیں مکہ کی سرزمین ان کے قدموں کے نشانات سے پہچانتی ہے
وَالْبَیْتُ یَعْرِفُهُ وَالْحِلُّ وَالْحَرَمُ	اللہ کا گھر (خانہ کعبہ) اور مکہ سے باہر کی سرزمین اور حرم ان کو پہچانتا ہے
هَذَا ابْنُ خَیْرِ عِبَادِ اللّٰهِ کُلِّهِمُ	یہ بہترین بندگانِ خدا کے فرزند ہیں
هَذَا التَّقِیُّ النَّقِیُّ الطَّاهِرُ الْعَلَمُ	یہ پرہیزگار، پاک و پاکیزہ اور ہدایت کا پرچم ہیں۔

حضرت امام زین العابدین رحمتہ اللہ علیہ کی مشہور تصانیف

صحیفہ سجادیہ

امام زین العابدین رحمتہ اللہ علیہ کی کتب میں ''صحیفہ سجادیہ'' کے نام سے دعاؤں پر مشتمل ایک کتاب بہت مشہور ہے۔ نامور مصری مفسر امام طنطاوی لکھتے ہیں کہ ''میں نے جب بھی اس کتاب میں ذکر و مناجات پڑھے ہیں تو مجھے یوں محسوس ہوتا ہے کہ یہ مخلوق کے عام کلام سے بالاخاص جذب و کیف میں کیے گئے اذکار ہیں۔ امام زین العابدین رحمتہ اللہ علیہ کی اور تصنیف ''رسالۃ الحقوق'' کے نام سے بھی جس میں اللہ تعالیٰ کے حقوق کے علاوہ انسان کے اپنے اوپر حقوق، کان، ناک، آنکھ، زبان اور دیگر اعضاء کے حقوق ذکر کیے گئے ہیں۔ اس کتاب میں غیر مسلموں کے حقوق کا تذکرہ بھی موجود ہے۔

رسالۃ الحقوق

حضرت امام زین العابدین رحمتہ اللہ علیہ کی ایک اور تصنیف ''رسالۃ الحقوق'' کے نام سے بھی ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے حقوق کے علاوہ، انسان کے اپنے اوپر حقوق، کان، ناک، آنکھ اور زبان وغیرہ اعضا کے حقوق ذکر کیے گئے ہیں۔ اس کتاب میں غیر مسلموں کے حقوق کا تذکرہ بھی موجود ہے۔

اقوالِ زریں

آپ رحمتہ اللہ علیہ کے بہت سے اقوالِ زریں مشہور ہیں، جن میں سے چند درج ذیل ہیں:

- ☆ اجنبی وہ نہیں جو شام و یمن کے شہروں میں اجنبی ہوں اجنبی تو وہ ہے جس کے لیے قبر اور کفن اجنبی ہوں۔
- ☆ ہر مسافر کا حق ہے، کہ مقیم لوگ اس کو جگہ اور سکونت میں حصہ دار بنائیں۔
- ☆ تربیتِ اولاد تمھاری ذمہ داری ہے۔ اس فریضے کی بابت تم جواب دہ ہو، ان کی بہتر پرورش کرو، نیک آداب سکھاؤ، ان کو اللہ تعالیٰ کی فرماں برداری میں لاؤ، اس حوالے سے تم جزا یا سزا پاؤ گے۔

اولاد میں معروف شخصیات

آپ رحمتہ اللہ علیہ کی اولاد میں حضرت امام محمد باقر رحمتہ اللہ علیہ، حضرت عیسیٰ رحمتہ اللہ علیہ، حضرت زید رحمتہ اللہ علیہ معروف شخصیات ہیں۔

وفات اور تدفین

25 محرم 95 ہجری میں آپ نے 57 برس کی عمر میں مدینہ منورہ میں وفات پائی اور اپنے چچا سیدنا حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پہلو میں جنت البقیع (بقیع غرقد) مدینہ منورہ میں دفن ہوئے۔

www.ilmkidunya.com

(2) حضرت امام زید بن علی رحمتہ اللہ علیہ

مشقی معروضی سوالات

www.ilmkidunya.com

سوال نمبر ا۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

(1) حضرت امام زید بن علی رحمتہ اللہ علیہ کا لقب ہے:

091006042

(الف) حلیف القرآن (ب) زین العابدین (ج) امین الامت (د) ترجمان القرآن

(2) والد ماجد کی وفات کے وقت حضرت امام زید بن علی رحمتہ اللہ علیہ کی عمر تھی:

091006043

(الف) آٹھ سال (ب) اٹھارہ سال (ج) اٹھائیس سال (د) اڑتیس سال

(3) حضرت امام زید بن علی رحمتہ اللہ علیہ سے منسوب فقہ ہے:

091006044

(الف) فقہ اثنا عشریہ (ب) فقہ جعفریہ (ج) فقہ حنفیہ (د) فقہ زیدیہ

(4) وصال کے وقت حضرت امام زید بن علی رحمتہ اللہ علیہ کی عمر مبارک تھی:

091006045

(الف) بیالیس برس (ب) چوالیس برس (ج) چھیالیس برس (د) اڑتالیس برس

(5) حضرت امام زید بن علی رحمتہ اللہ علیہ کے ہاتھ پر بیعت کی:

091006046

(الف) تیس ہزار افراد نے (ب) چالیس ہزار افراد نے (ج) پچاس ہزار افراد نے (د) ساٹھ ہزار افراد نے

اضافی معروضی سوالات

(6) حضرت امام زید بن علی رحمتہ اللہ علیہ، حضرت امام زین العابدین رحمتہ اللہ علیہ کے ہیں:

091006047

(الف) پوتے (ب) بھائی (ج) بیٹے (د) نواسے

(7) آپ رحمتہ اللہ علیہ کی ولادت باسعادت 78 ہجری کو مدینہ منورہ میں ہوئی:

091006048

(الف) حضرت امام زید بن علی رحمتہ اللہ علیہ (ب) حضرت امام زین العابدین رحمتہ اللہ علیہ

(ج) حضرت امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ (د) حضرت امام جعفر صادق رحمتہ اللہ علیہ

(8) آپ رحمتہ اللہ علیہ "حلیف القرآن" کے لقب سے مشہور ہوئے:

091006049

(الف) حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ب) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(ج) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (د) حضرت امام زید بن علی رحمتہ اللہ علیہ

(9) حضرت امام زید بن علی رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت محمد بن حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کی پوتی سے نکاح فرمایا:

091006050

(الف) خولہ رحمتہ اللہ علیہا (ب) [illegible] رحمتہ اللہ علیہا (ج) سیدہ ریطہ رحمتہ اللہ علیہا (د) ام فروہ رحمتہ اللہ علیہا

(10) جب حضرت امام زید بن علی رحمتہ اللہ علیہ کے والد کی وفات ہوئی تو آپ رحمتہ اللہ علیہ کی عمر تھی:

091006051

(الف) 19 برس (ب) 17 برس (ج) 18 برس (د) 20 برس

091006052 (11) آپ رحمتہ اللہ علیہ مدینہ منورہ کے جید اور اکابر علما میں مرکزی حیثیت رکھتے تھے:

(الف) امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ (ب) امام بری کاظمی رحمتہ اللہ علیہ

(ج) امام ابویوسف رحمتہ اللہ علیہ (د) امام زید بن علی رحمتہ اللہ علیہ

091006053 (12) ان کا وصال صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم میں سب سے آخر میں ہوا:

(الف) حضرت ابوالطفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ب) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(ج) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (د) حضرت ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

091006054 (13) حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت زید رحمتہ اللہ علیہ سے علمی استفادہ کیا:

(الف) تقریباً ایک سال (ب) تقریباً دو سال (ج) تقریباً تین سال (د) تقریباً چار سال

091006055 (14) ان محدثین نے امام زید بن علی رحمتہ اللہ علیہ سے احادیث مبارکہ روایت کی ہیں:

(الف) امام داؤد، امام ترمذی رحمتہ اللہ علیہما (ب) امام بخاری، امام مسلم رحمتہ اللہ علیہما

(ج) امام مالک، امام شافع رحمتہ اللہ علیہما (د) امام احمد، امام سیوطی رحمتہ اللہ علیہما

091006056 (15) امام زید بن علی رحمتہ اللہ علیہ کی نسبت ہی سے مشہور ہے:

(الف) فقہ حنفی (ب) فقہ زیدیہ (ج) فقہ جعفریہ (د) فقہ حنبلی

091006057 (16) امام زید بن علی رحمتہ اللہ علیہ کے پیروکاروں کی ایک بڑی تعداد پائی جاتی ہے:

(الف) ایران میں (ب) عراق میں (ج) مصر میں (د) یمن میں

(17) آپ رحمتہ اللہ علیہ قرآنِ مجید کے جید عالم تھے اور آپ رحمتہ اللہ علیہ کی علمی آراء میں قرآن مجید کو مرکزیت حاصل تھی:

091006058 (الف) امام زید بن علی رحمتہ اللہ علیہ (ب) امام شاطبی رحمتہ اللہ علیہ

(ج) امام ابن خلدون رحمتہ اللہ علیہ (د) شیخ ابن عربی رحمتہ اللہ علیہ

091006059 (18) حضرت امام زید رحمتہ اللہ علیہ میں جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا:

(الف) صدقہ و خیرات کا (ب) اتحاد امت کا (ج) اعتکاف کا (د) سفارت کاری کا

091006060 (19) امام زید بن علی رحمتہ اللہ علیہ کا مزار ہے:

(الف) ربہ کے مقام پر (ب) کوفہ کے مقام پر (ج) کربلا کے مقام پر (د) اسکندریہ کے مقام پر

جوابات

نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جوب	نمبر شمار	جواب
1	الف	2	ب	3	د	4	ب	5	ب
6	ج	7	الف	8	د	9	ج	10	ج
11	د	12	الف	13	ب	14	الف	15	ب
16	د	17	الف	18	ب	19	الف		

مشقی مختصر سوالات

سوال نمبر۲۔ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔

1۔ حضرت امام زید بن علی رحمتہ اللہ علیہ کا مختصر تعارف بیان کریں۔

091006061

جواب: حضرت امام زید بن علی رحمتہ اللہ علیہ، حضرت امام زین العابدین رحمتہ اللہ علیہ کے بیٹے اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے پوتے ہیں۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ اہل بیتِ اطہار رضی اللہ عنہم کے بیٹوں میں حضرت امام باقر رحمتہ اللہ علیہ کے بعد آپ رحمتہ اللہ علیہ کو نمایاں مقام حاصل ہے۔

2۔ حضرت امام زید بن علی رحمتہ اللہ علیہ کے علمی وادبی مقام کے بارے میں حضرت امام جعفر صادق رحمتہ اللہ علیہ نے کیا ارشاد فرمایا؟

091006062

جواب: آپ رحمتہ اللہ علیہ کے بھتیجے حضرت امام جعفر صادق رحمتہ اللہ علیہ نے آپ رحمتہ اللہ علیہ کے علمی مرتبے کے بارے میں فرمایا: اللہ کی قسم! حضرت زید بن علی رحمتہ اللہ علیہ ہم میں سب سے زیادہ قرآن پڑھنے والے، اللہ کے دین کی سب سے زیادہ سمجھ رکھنے والے اور سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والے تھے۔ اللہ کی قسم دنیا اور آخرت میں اب ہم میں ان کے مثل کوئی بھی موجود نہیں اللہ میرے پر رحم فرمائے وہ سردار تھے۔

3۔ حضرت امام زید بن علی رحمتہ اللہ علیہ کی دینی ومعاشرتی خدمات کی وضاحت کریں۔

091006063

جواب: حکومت اسلامیہ کے قیام اور بقا کی جو کوششیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خصوصاً آپ کے دادا جان حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے واقعہ کربلا 61 ہجری میں کی تھیں، اس کے تسلسل میں آپ رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے وقت میں ان تھک کوششیں کیں۔ جب آپ رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے دور کے مظالم کے خلاف آواز بلند کی تو حضرت امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ نے آپ کا ساتھ دیا۔ اہلِ بیت نبوت کے اس عظیم چشم وچراغ سے عوام الناس کی محبت کا یہ عالم تھا کہ چالیس ہزار لوگوں نے آپ رحمتہ اللہ علیہ کے ہاتھ پر بیعت کی۔

4۔ حضرت امام زید بن علی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے آباواجداد کی سنّت پر عمل کرتے ہوئے ظلم وجبر کا کس طرح مقابلہ کیا؟ 091006064

جواب: حضرت امام بن زید علی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے آباواجداد کی سیرت وسنّت پر عمل پیرا ہو کر امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا فریضہ انجام دیتے ہوئے ظلم وجور کی حامل قوتوں کا خوب مقابلہ کیا اور اپنے دادا جان حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی طرح زندہ جاوید ہو گئے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ لوگوں کو کتاب وسنت کی پیروی اور جابر حکمرانوں سے جہاد اور محروم افراد کی حمایت کی دعوت دیتے تھے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ قرآن مجید کے جید عالم تھے اور آپ کی علمی آرا میں قرآن مجید کو مرکزیت حاصل تھی۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کے شاگردوں میں ایک طویل فہرست ہے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے مختلف موضوعات پر متعدد کتب تصنیف فرمائیں۔

5۔ حضرت امام زید بن علی رحمتہ اللہ علیہ کی علم حدیث کے حوالے سے خدمات تحریر کریں۔

091006065

جواب: حضرت امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ نے تقریباً دو سال حضرت امام زید بن علی رحمتہ اللہ علیہ سے علمی استفادہ کیا اور ان کو فقیہ، عالم، حاضر جواب اور مسائل میں خوب وضاحت کرنے والا پایا۔ آپ کے علم اور تفقّہ کا یہ عالم تھا کہ محدثین میں امام ابوداؤد، امام ترمذی، امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمتہ اللہ علیہم نے آپ رحمتہ اللہ علیہ سے احادیث مبارکہ روایت کی ہیں۔

www.ilmkidunya.com

اضافی مختصر سوالات

091006066

6۔ حضرت امام زید بن علی رحمتہ اللہ علیہ کب اور کہاں پیدا ہوئے؟

جواب: آپ رحمتہ اللہ علیہ کی ولادت باسعادت 76 ہجری کو مدینہ منورہ میں ہوئی۔

091006067

7۔ اتحاد امت کے حوالے سے حضرت امام زید بن علی رحمتہ اللہ علیہ کیا فرمایا کرتے تھے؟

جواب: حضرت امام زید رحمتہ اللہ علیہ میں اتحاد امت کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ اکثر آپ رحمتہ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے "واللہ میں پسند کرتا ہوں کہ رات کے تارے میرے ہاتھ لگیں اور وہاں سے گر کر میرا جسم ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے اور اللہ اس کے عوض میں امت محمدیہ خاتم النبیین ﷺ میں اتحاد پیدا فرما دے۔

091006068

8۔ حضرت امام زید بن علی رحمتہ اللہ علیہ کی طرف منسوب حکومت کہاں قائم ہوئی؟

جواب: آپ رحمتہ اللہ علیہ کی شہادت کے بعد یمن میں باقاعدہ طور پر آپ سے منسوب زیدی حکومت قائم ہوئی۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کے پیروکاروں کی ایک بڑی تعداد یمن میں پائی جاتی ہے۔

091006069

9۔ حضرت امام زید بن علی رحمتہ اللہ علیہ سے روایت کرنے والے محدثین میں سے دو کے نام لکھیں۔

جواب: محدثین میں امام ابوداؤد، امام ترمذی، امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمتہ اللہ علیہم نے آپ رحمتہ اللہ علیہ سے احادیث مبارکہ روایت کی ہیں۔

091006070

10۔ حضرت امام زید بن علی رحمتہ اللہ علیہ کی شخصیت پر جامع نوٹ لکھیں۔

جواب: حضرت امام زید بن علی رحمتہ اللہ علیہ، حضرت امام زین العابدین رحمتہ اللہ علیہ کے بیٹے اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے ہیں۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ اہل بیت اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنھم میں نمایاں شخصیت ہیں۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ بلند قامت، حسین وجمیل اور باوقار شخصیت کے حامل انسان تھے۔ صرف تیرہ سال کی عمر میں قرآنی علوم میں مہارت حاصل کی اور "حلیف القرآن" کے لقب سے مشہور ہوئے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے دین اسلام کی اشاعت و تبلیغ کے لیے حجاز، شام اور عراق کا سفر کیا۔

091006071

11۔ حضرت امام زید بن علی رحمتہ اللہ علیہ کا حسب ونسب مختصر بیان کریں۔

جواب: حضرت امام زید بن علی رحمتہ اللہ علیہ، حضرت امام زین العابدین رحمتہ اللہ علیہ کے بیٹے اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے ہیں۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ اہل بیت اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنھم میں نمایاں شخصیت ہیں۔

091006072

12۔ حضرت امام زید بن علی رحمتہ اللہ علیہ کے علم وفضل کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: حضرت امام زید بن علی رحمتہ اللہ علیہ مدینہ منورہ کے جید اور اکابر علما میں مرکزی حیثیت رکھتے تھے مختلف اسلامی علوم وفنون کے ماہر تھے قراءت، علوم قرآنیہ، عقائد اور علم الکلام پر انھیں مکمل عبور حاصل تھا۔ علم اصول حدیث کے ماہرین نے آپ کو حدیث روایت کرنے میں تابعین میں سے شمار کیا ہے۔

13۔ حضرت امام جعفر صادق رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت امام زید بن علی رحمتہ اللہ علیہ کے علمی مرتبے کے بارے میں کیا فرمایا؟

091006073

جواب: حضرت امام جعفر صادق رحمتہ اللہ علیہ نے امام زید بن علی رحمتہ اللہ علیہ کے علمی مرتبے کے بارے میں فرمایا:

اللہ کی قسم! حضرت زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ ہم میں سب سے زیادہ قرآن پڑھنے والے، اللہ کے دین کی سب سے زیادہ سمجھ رکھنے والے اور سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والے تھے۔ اللہ کی قسم دنیا اور آخرت میں اب ہم میں ان کے مثل کوئی بھی موجود نہیں اللہ میرے چچا پر رحم فرمائے وہ سردار تھے۔

14- حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ نے حکومت اسلامیہ کے قیام اور بقا کے لیے کیا کوششیں کیں؟ 091006074

جواب: حکومتِ اسلامیہ کے قیام اور بقا کی جو کوششیں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم خصوصاً آپ کے دادا جان حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے واقعہ کربلا 61 ہجری میں کی تھیں، اس کے تسلسل میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے وقت میں اَن تھک کوششیں کیں، آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے دور کے مظالم کے خلاف آواز بلند کی تو حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کا ساتھ دیا۔

15- حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ کس بات کی دعوت دیتے تھے؟ 091006075

جواب: حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ اپنے آباؤ اجداد کی سیرت و سنت پر عمل پیرا ہو کر امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا فریضہ انجام دیتے ہوئے لوگوں کو کتاب و سنت کی پیروی اور جابر حکمرانوں سے جہاد اور محروم افراد کی حمایت کی دعوت دیتے تھے۔

16- حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کب کہاں اور کیسے ہوئی؟ 091006076

جواب: خلافتِ اسلامیہ کے قیام کی جدوجہد میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے چوالیس (44) برس کی عمر میں 122 ہجری کو جامِ شہادت نوش کیا۔ حجاز اور شام کو ملانے والی مشہور شاہراہ موتہ کے شمال میں بائیس (22) کلو میٹر کے فاصلے پر "ربہ" کے مقام پر آپ کا مزار ہے۔

17- حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ سے عقیدت و محبت کا کیا تقاضا ہے؟ 091006077

جواب: دورِ حاضر میں اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ ہم حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت و کردار، آپ کی صفات، علم، تفقہ فی الدین اور عبادت و ریاضت کو اپنائیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی دینی و معاشرتی زندگی کے مختلف گوشوں سے راہ نمائی حاصل کرتے ہوئے اس کو عملی زندگی کے ہر شعبے میں اپنائیں تاکہ اپنی اخلاقی اور عملی کمزوریاں دور کر کے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول خاتم النبیین ﷺ کی رضا حاصل کر کے کامیاب انسان بن سکیں۔

مشقی تفصیلی سوال

سوال نمبر ۳۔ تفصیلی جواب دیں۔

1- سیدنا امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت پر نوٹ لکھیں۔ 091006078

جواب: **تعارف**

حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کے بیٹے اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اہل بیتِ اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنھم میں نمایاں شخصیت ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت باسعادت 78 ہجری کو مدینہ منورہ میں ہوئی۔ حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کے بیٹوں میں حضرت امام باقر رحمۃ اللہ علیہ کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کو نمایاں مقام حاصل ہے۔

شخصیت

آپ رحمۃ اللہ علیہ بلند قامت، حسین و جمیل اور باوقار شخصیت کے حامل انسان تھے۔ صرف تیرہ سال کی عمر میں قرآنی علوم میں مہارت حاصل کی اور "حلیف القرآن" کے لقب سے مشہور ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دینِ اسلام کی اشاعت و تبلیغ کے لیے حجاز، شام اور عراق کا سفر کیا۔

نکاح اور شادی

حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت محمد بن حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی پوتی سیدہ ریطہ رحمۃ اللہ علیہا سے نکاح فرمایا۔

www.ilmkidunya.com

حضرت امام باقر رحمتہ اللہ علیہ کی سرپرستی

آپ رحمتہ اللہ علیہ نے بیشتر علوم اپنے والد حضرت امام زین العابدین رحمتہ اللہ علیہ سے اور اپنے بھائی حضرت امام باقر رحمتہ اللہ علیہ سے حاصل کیے۔ جب آپ رحمتہ اللہ علیہ کے والد ماجد حضرت امام زین العابدین کی وفات ہوئی تو آپ رحمتہ اللہ علیہ کی عمر 18 برس تھی، والد کی وفات کے بعد آپ رحمتہ اللہ علیہ اپنے بھائی حضرت امام باقر رحمتہ اللہ علیہ کی سرپرستی میں آ گئے۔

علم و فضل حضرت امام زید بن علی رحمتہ اللہ علیہ مدینہ منورہ کے جید اور اکابر علما میں مرکزی حیثیت رکھتے تھے مختلف اسلامی علوم و فنون کے ماہر تھے قرأت، علوم قرآنیہ، عقائد اور علم الکلام پر انھیں مکمل عبور حاصل تھا۔

تابعین میں شمار

علم اصول حدیث کے ماہرین نے آپ کو حدیث روایت کرنے میں تابعین میں سے شمار کیا ہے۔ کیوں کہ آپ نے جن صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کی زیارت کی ان میں حضرت ابو الطفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ شامل ہیں، جن کا وصال صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم میں سب سے آخر میں ہوا۔

حضرت امام جعفر صادق رحمتہ اللہ علیہ کا خراجِ تحسین

آپ رحمتہ اللہ علیہ کے بھتیجے حضرت امام جعفر صادق رحمتہ اللہ علیہ نے آپ رحمتہ اللہ علیہ کے علمی مرتبے کے بارے میں فرمایا:

اللہ کی قسم! حضرت زید بن علی رحمتہ اللہ علیہ ہم میں سب سے زیادہ قرآن پڑھنے والے، اللہ کے دین کی سب سے زیادہ سمجھ رکھنے والے اور سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والے تھے۔ اللہ کی قسم دنیا اور آخرت میں اب ہم میں ان کے مثل کوئی بھی موجود نہیں اللہ میرے چچا پر رحم فرمائے وہ سردار تھے۔

شاگردانِ رشید

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ نے تقریباً دو سال حضرت زید رحمتہ اللہ علیہ سے علمی استفادہ کیا اور ان کو فقیہ، عالم، حاضر جواب اور مسائل میں خوب وضاحت کرنے والا پایا۔ آپ کے علم اور تفقُّہ کا یہ عالم تھا کہ محدثین میں امام ابو داؤد، امام ترمذی، امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمتہ اللہ علیھم نے آپ رحمتہ اللہ علیہ سے احادیثِ مبارکہ روایت کی ہیں۔

حکومتِ اسلامیہ کے قیام کے لیے کوششیں

حکومتِ اسلامیہ کے قیام اور بقا کی جو کوششیں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم خصوصاً آپ کے دادا جان حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے واقعہ کربلا 61 ہجری میں کی تھیں، اس کے تسلسل میں آپ رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے وقت میں اَن تھک کوششیں کیں، آپ رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے دور کے مظالم کے خلاف آواز بلند کی تو حضرت امام ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ نے آپ کا ساتھ دیا۔ اہل بیتِ نبوت کے اس عظیم چشم و چراغ سے عوام الناس کی محبت کا یہ عالم تھا کہ چالیس ہزار لوگوں نے آپ رحمتہ اللہ علیہ کے ہاتھ پر بیعت کی۔

فقہ زیدیہ

''فقہ زیدیہ'' آپ کی نسبت ہی سے مشہور ہے، آپ رحمتہ اللہ علیہ کی شہادت کے بعد یمن میں باقاعدہ طور پر آپ سے منسوب زیدی حکومت بھی قائم ہوئی۔ آپ کے پیروکاروں کی ایک بڑی تعداد یمن میں پائی جاتی ہے۔

امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا فریضہ

حضرت امام زید بن علی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے آباو اجداد کی سیرت و سنت پر عمل پیرا ہو کر امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا فریضہ انجام دیتے ہوئے ظلم و جور کی حامل قوتوں کا خوب مقابلہ کیا اور اپنے دادا جان حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرح زندہ جاوید ہو گئے۔

www.ilmkidunya.com

جابر حکمرانوں سے جہاد اور محروم افراد کی حمایت کی دعوت

آپ رحمتہ اللہ علیہ لوگوں کو کتاب و سنت کی پیروی اور جابر حکمرانوں سے جہاد اور محروم افراد کی حمایت کی دعوت دیتے تھے۔

علم و فضل

آپ رحمتہ اللہ علیہ قرآن مجید کے جید عالم تھے اور آپ کی علمی آرا میں قرآن مجید کو مرکزیت حاصل تھی۔ آپ کے شاگردوں کی ایک طویل فہرست ہے۔ مختلف موضوعات پر آپ نے متعدد اہم کتب تصنیف فرمائیں۔

اتحادِ امت کا جذبہ

حضرت امام زید رحمتہ اللہ علیہ میں اتحادِ امت کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ اکثر فرمایا کرتے تھے "واللہ میں پسند کرتا ہوں کہ رات کے تارے میرے ہاتھ لگیں اور وہاں سے گر کر میرا جسم ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے اور اللہ اس کے عوض میں امت محمدیہ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ ﷺ میں اتحاد پیدا فرما دے۔

شہادت اور تدفین

خلافت اسلامیہ کے قیام کی اسی جدوجہد میں آپ رحمتہ اللہ علیہ نے چوالیس (44) برس کی عمر میں 122 ہجری کو جامِ شہادت نوش کیا۔ حجاز اور شام کو ملانے والی مشہور شاہراہ موتہ کے شمال میں بائیس (22) کلومیٹر کے فاصلے پر "ربہ" کے مقام پر آپ کا مزار ہے۔

حاصلِ کلام

دورِ حاضر میں اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ ہم حضرت امام زید بن علی رحمتہ اللہ علیہ کی سیرت و کردار، آپ کی صفات، علم، تفقہ فی الدین اور عبادت و ریاضت کو اپنائیں۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کی دینی و معاشرتی زندگی کے مختلف گوشوں سے راہنمائی حاصل کرتے ہوئے اس کو عملی زندگی کے ہر شعبے میں اپنائیں تاکہ اپنی اخلاقی اور عملی کمزوریاں دور کر کے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ ﷺ کی رضا حاصل کر کے کامیاب انسان بن سکیں۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم

(1) حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

﴿مشقی معروضی سوالات﴾

سوال نمبر ۱۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

(1) حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اصل نام تھا: 091006079

(الف) عبد اللہ بن قیس   (ب) زید بن ثابت

(ج) انس بن مالک   (د) مالک بن نویرہ

(2) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ ﷺ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عامل مقرر کیا: 091006080

(الف) یمن کا   (ب) بصرہ کا

(ج) کوفہ کا   (د) مصر کا

www.ilmkidunya.com

091006081

(3) عہدِ رسالت میں کتنے لوگوں کو فتویٰ دینے کی اجازت تھی؟

(الف) دو (ب) چار (ج) چھ (د) آٹھ

091006082

(4) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت کا سب سے نمایاں وصف تھا:

(الف) عمدہ لہجے میں تلاوت قرآن مجید (ب) توکل

(ج) سادگی (د) صبر و تحمل

091006083

(5) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی احادیث کی تعداد ہے:

(الف) تین سو بیس (ب) تین سو چالیس (ج) تین سو ساٹھ (د) تین سو اسی

اضافی معروضی سوالات

091006084

(6) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام عبد اللہ اور کنیت تھی:

(الف) ابوالحسن (ب) ابوتراب (ج) ابوموسیٰ (د) ابوایوب

091006085

(7) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رہنے والے تھے:

(الف) یمن (ب) شام (ج) ایراق (د) روم

091006086

(8) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کوششوں سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قبیلے نے اسلام قبول کیا:

(الف) پچاس افراد (ب) چالیس افراد (ج) تیس افراد (د) ساٹھ افراد

091006087

(9) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عامل مقرر کیا گیا:

(الف) یمن کا (ب) مدینہ کا (ج) مکہ کا (د) شام کا

091006088

(10) یمن سے حج کرنے کے لیے مکہ مکرمہ حاضر ہوئے:

(الف) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ (ب) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ

(ج) حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ (د) حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ

091006089

(11) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بصرہ اور کوفہ کا والی مقرر فرمایا:

(الف) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے (ب) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے

(ج) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے (د) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے

091006090

(12) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک نہر تعمیر کروائی:

(الف) یمن میں (ب) شام میں (ج) دمشق میں (د) بصرہ میں

091006091

(13) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان چھ افراد میں سے تھے جن کو فتویٰ دینے کی اجازت تھی:

(الف) عہد صدیق رضی اللہ عنہ میں (ب) عہد عمر رضی اللہ عنہ میں

(ج) عہد رسالت میں (د) عہد عثمان رضی اللہ عنہ میں

091006092

(14) سرتاپا علم کے رنگ میں رنگے ہوئے ہیں:

(الف) حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ (ب) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ

(ج) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ (د) حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ

www.ilmkidunya.com

(15) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے متفق علیہ احادیث کتنی مروی تھیں۔؟ 091006093

(الف) 40 (ب) 30 (ج) 50 (د) 60

(16) متفق علیہ کا مطلب ہے: 091006094

(الف) بخاری اور نسائی (ب) ابوداؤد اور ترمذی (ج) بخاری اور مسلم (د) ابن ماجہ اور مسلم

(17) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے ذوالحجہ کے مہینے میں وفات پائی: 091006095

(الف) 44ہجری کو (ب) 45ہجری کو (ج) 46ہجری کو (د) 47ہجری کو

(18) وفات کے وقت حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی عمر تقریباً تھی: 091006096

(الف) 60سال (ب) 63سال (ج) 61سال (د) 62سال

جوابات

نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب
1	الف	2	الف	3	ج	4	الف	5	ج	6	ج
7	الف	8	الف	9	الف	10	ب	11	ب	12	د
13	ج	14	ب	15	ج	16	ج	17	الف	18	ج

مشقی مختصر سوالات

سوال نمبر۲۔ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔

1۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مختصر تعارف لکھیں۔ 091006097

جواب: آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام عبداللہ اور کنیت ابوموسیٰ تھی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد کا نام قیس اور والدہ کا نام طیبہ تھا۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ یمن کے رہنے والے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کا تعلق یمن کے مشہور قبیلہ اشعر سے تھا۔ اسی وجہ سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اشعری مشہور ہوئے۔

2۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قبول اسلام کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ وضاحت کریں۔ 091006098

جواب: مکہ مکرمہ میں اسلام کا سورج طلوع ہونے کی خبر سن کر حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ راہ حق کی تلاش کے لیے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام قبول کیا۔ اسلام قبول کرنے کے بعد وہ اپنے خاندان کو دعوت دینے کے لیے یمن لوٹ گئے۔

3۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دینی و علمی خدمات اپنے الفاظ میں تحریر کریں۔ 091006099

جواب: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں خاص قرب حاصل تھا۔ آپ ان اچھے افراد میں سے تھے جن کو عہد رسالت میں فتویٰ دینے کی اجازت تھی۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ، آپ رضی اللہ عنہ کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں کہ ابوموسیٰ سرتاپا علم کے رنگ میں رنگے ہوئے ہیں۔

www.ilmkidunya.com

4۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کس قدر خوب صورت اور عمدہ لہجے میں قرآن مجید کی تلاوت کرتے تھے؟ وضاحت کریں۔ 091006100

جواب: قرآن مجید کی تلاوت کے ساتھ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو غیر معمولی شغف تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنا زیادہ تر وقت قرآن مجید کی تلاوت میں گزارتے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آواز اس قدر عمدہ تھی کہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ فرماتے تھے "ان کو لحن داؤدی سے حصہ ملا ہے"۔ آپ رضی اللہ عنہ قرآن مجید کی تلاوت اس قدر خوب صورتی اور عمدہ لہجے سے کرتے تھے کہ سننے والوں پر سحر طاری ہو جاتا تھا۔ یہاں تک کہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جہاں قرآن مجید کی قراءت کرتے ہوئے سنتے وہیں ٹھہر جاتے تھے۔ خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قراءت بہت پسند تھی، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے دورِ خلافت میں فرمائش کر کے ان سے قرآن مجید سنا کرتے تھے۔

5۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کب اور کتنے برس کی عمر میں وفات پائی؟ 091006101

جواب: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ذوالحجہ کے مہینے میں 44 ہجری کو وفات پائی۔ وفات کے وقت آپ کی عمر تقریباً 61 سال تھی۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی ہمارے لیے مشعلِ راہ ہے۔

6۔ اسلام کے حوالے سے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا خدمات سرانجام دیں؟ 091006102

جواب: آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کوششوں سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قبیلے کے پچاس افراد نے اسلام قبول کیا۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یمن سے ایک جماعت کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت کی اور حضرت جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ اس وقت نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، جب آپ خاتم النبیین ﷺ فتح خیبر کے بعد مدینہ منورہ واپس آرہے تھے۔

اضافی مختصر سوالات

7۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام اور کنیت لکھیں۔ 091006103

جواب: آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام عبد اللہ اور کنیت ابو موسیٰ تھی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد کا نام قیس اور والدہ کا نام طیبہ تھا۔

8۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کارہائے نمایاں اپنے الفاظ میں تحریر کریں۔ 091006104

جواب: حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بصرہ اور کوفہ کا والی مقرر فرمایا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نہاوند اور اصفہان کے علاقے فتح کر کے اسلامی سلطنت میں شامل کیے۔ بصرہ میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک نہر تعمیر کروائی جو "نہرِ ابی موسیٰ" کے نام سے مشہور ہے۔

9۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عامل مقرر کرتے ہوئے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے کیا ارشاد فرمایا؟

091006105

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے یمن پر حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عامل مقرر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

يَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا، وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا، وَتَطَاوَعَا وَلَا تَخْتَلِفَا (صحیح مسلم: 4526)

www.ilmkidunya.com

ترجمہ: تم دونوں آسانی پیدا کرنا، مشکل میں نہ ڈالنا، خوش خبری دینا، دور نہ بھگانا، آپس میں اتفاق رکھنا اور اختلاف نہ کرنا۔

10۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تعلق کس قبیلے سے تھا؟ 091006106

جواب: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یمن کے رہنے والے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تعلق یمن کے مشہور قبیلہ اشعر سے تھا۔ اس وجہ سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اشعری مشہور ہوئے۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعوت پر اسلام لائیں اور مدینہ منورہ میں وفات پائی۔

11۔ حجۃ الوداع کے موقع پر نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ اور حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان کیا گفت گو ہوئی؟

091006107

جواب: دس ہجری میں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے حج کا اعلان فرمایا تو حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ یمن سے حج کرنے کے لیے مکہ مکرمہ حاضر ہوئے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے پوچھا: ''عبداللہ بن قیس! کیا تم حج کے ارادے سے آئے ہو؟'' عرض کی: ''جی یارسول اللہ خاتم النبیین ﷺ''، نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: نیت کیا تھی؟ انھوں نے جواب دیا جو رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی نیت ہے، وہی میری نیت ہے۔ ارشاد فرمایا: ''قربانی ساتھ لائے ہو''؟ عرض کی نہیں، حکم ہوا، ''تم طواف اور سعی کر کے احرام کھول دو۔''

12۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اخلاق و عادات کیسے تھے؟ 091006108

جواب: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہایت متقی، پرہیزگار اور نیک سیرت صحابی تھے۔ خشیت الٰہی، اتباع رسول خاتم النبیین ﷺ توکل، شرم و حیا، اُمت مسلمہ کی خیر خواہی، سادگی، خدمت رسول خاتم النبیین ﷺ تقویٰ اور پرہیزگاری آپ کی سیرت کے نمایاں اوصاف تھے۔

13۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کتنی احادیث روایت کی گئی ہیں؟ 091006109

جواب: روایت احادیث نبوی ﷺ

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے 360 احادیث مروی ہیں، جن میں 50 متفق علیہ ہیں، یعنی صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں موجود ہیں۔

14۔ اشاعتِ علم کے حوالے سے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی چند خدمات لکھیے۔ 091006110

جواب: قرآن و سنت کی اشاعت اور اسے دوسروں تک پہنچانے کے لیے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ زندگی بھر کوشاں رہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اصول تھا کہ جو کچھ کسی کو معلوم ہے وہ ضرور دوسروں تک پہنچنا چاہیے۔ جہاں کہیں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو چند لوگ اکٹھے مل جاتے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان تک کوئی نہ کوئی حدیث پہنچا دیتے۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے 360 احادیث مروی ہیں، جن میں 50 متفق علیہ ہیں، یعنی صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں موجود ہیں۔

15۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قرآن مجید سے کتنا پختہ تعلق تھا؟ 091006111

جواب: قرآن مجید کی تلاوت کے ساتھ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غیر معمولی شغف اور انہماک تھا۔ فرصت کا تمام وقت قرآن مجید کی تلاوت میں گزارتے رہتے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آواز اس قدر عمدہ اور سریلی تھی کہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ فرماتے تھے کہ ''ان کو لحنِ داؤدی سے حصہ ملا ہے''۔

www.ilmkidunya.com

16۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے قرآنِ مجید کیوں سنتے تھے؟ 091006112

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قرآن مجید پڑھنا اس قدر پسند تھا کے آپ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ ان کو جہاں قراءت کرتے ہوئے سنتے، وہیں کھڑے ہو جاتے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے دورِ خلافت میں فرمائش کر کے ان سے قرآن مجید سنا کرتے تھے۔

17۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کب ہوئی تھی؟ 091006113

جواب: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے ذوالحجہ کے مہینے میں 44 ہجری کو وفات پائی۔ وفات کے وقت آپ کی عمر تقریباً 61 سال تھی۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی ہمارے لیے مشعلِ راہ ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ان کی سیرت و کردار کے مختلف پہلوؤں سے راہ نمائی حاصل کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی اطاعت کریں، تاکہ ہم دنیا و آخرت میں سرخرو ہو سکیں۔

مشقی تفصیلی سوال

سوال نمبر ۳۔ تفصیلی جواب دیں۔

1۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شخصیت پر نوٹ لکھیں۔ 091006114

جواب: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تعارف

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام عبداللہ اور کنیت ابوموسیٰ تھی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد کا نام قیس اور والدہ کا نام طیبہ تھا۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یمن کے رہنے والے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تعلق یمن کے مشہور قبیلہ اشعر سے تھا۔ اس وجہ سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اشعری مشہور ہوئے۔

قبول اسلام

مکہ مکرمہ میں اسلام کا سورج طلوع ہونے کی خبر سن کر حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ راہِ حق کی تلاش کے لیے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام قبول کیا۔ اسلام قبول کرنے کے بعد وہ اپنے خاندان کو دعوت دینے کے لیے یمن لوٹ گئے۔

تبلیغ اسلام

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کوششوں سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قبیلے کے پچاس افراد نے اسلام قبول کیا۔

حبشہ کی طرف ہجرت

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یمن سے ایک جماعت کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت کی اور حضرت جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ اس وقت نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، جب آپ خاتم النبیین ﷺ فتح خیبر کے بعد مدینہ منورہ واپس آ رہے تھے۔

یمن پر بطور عامل تقرری

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے یمن پر حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عامل مقرر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

www.ilmkidunya.com

يَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا، وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا، وَتَطَاوَعَا وَلَا تَخْتَلِفَا (صحیح مسلم:4526)

ترجمہ: تم دونوں آسانی پیدا کرنا، مشکل میں نہ ڈالنا، خوش خبری دینا، دور نہ بھگانا، آپس میں اتفاق رکھنا اور اختلاف نہ کرنا۔

کارہائے نمایاں

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بصرہ اور کوفہ کا والی مقرر فرمایا۔

فتوحات

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نہاوند اور اصفہان کے علاقے فتح کر کے اسلامی سلطنت میں شامل کیے۔

خدمتِ خلق

بصرہ میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک نہر تعمیر کروائی جو "نہرِ ابی موسیٰ" کے نام سے مشہور ہے۔

اخلاق و عادات

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہایت متقی، پرہیزگار اور نیک سیرت صحابی تھے۔ خشیتِ الٰہی، اتباعِ رسول خاتم النبیین ﷺ توکل، شرم و حیا، اُمتِ مسلمہ کی خیر خواہی، سادگی، خدمتِ رسول خاتم النبیین ﷺ تقویٰ اور پرہیزگاری آپ کی سیرت کے نمایاں اوصاف تھے۔

بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں خاص قرب

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں خاص قرب حاصل تھا۔ آپ ان چھے افراد میں سے تھے جن کو عہدِ رسالت میں فتویٰ دینے کی اجازت تھی۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں کہ "ابو موسیٰ سرتاپا علم کے رنگ میں رنگے ہوئے ہیں"۔

اشاعتِ علم

قرآن و سنت کی اشاعت اور اسے دوسروں تک پہنچانے کے لیے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ زندگی بھر کوشاں رہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اصول تھا کہ جو کچھ کسی کو معلوم ہے وہ ضرور دوسروں تک پہنچنا چاہیے۔ جہاں کہیں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو چند لوگ اکٹھے مل جاتے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان تک کوئی نہ کوئی حدیث پہنچا دیتے۔

روایت احادیث نبوی ﷺ

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے 360 احادیث مروی ہیں، جن میں 50 متفق علیہ ہیں، یعنی صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں موجود ہیں۔

قرآن مجید کی تلاوت اور خوش الحانی

قرآنِ مجید کی تلاوت کے ساتھ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غیر معمولی شغف اور انہماک تھا۔ فرصت کا تمام وقت قرآن مجید کی تلاوت میں گزارتے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آواز اس قدر عمدہ اور سریلی تھی کہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ فرماتے تھے کہ "ان کو لحنِ داؤدی سے حصہ ملا ہے"۔

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے پسندیدہ قاری

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کو حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قرآن مجید پڑھنا اس قدر پسند تھا کے آپ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ ان کو جہاں قراءت کرتے ہوئے سنتے، وہیں کھڑے ہو جاتے۔

www.ilmkidunya.com

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی قرآن مجید کے لیے فرمائش

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے دورِ خلافت میں فرمائش کر کے ان سے قرآن مجید سنا کرتے تھے۔

وفات

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے ذوالحجہ کے مہینے میں 44 ہجری کو وفات پائی۔ وفات کے وقت آپ کی عمر تقریباً 61 سال تھی۔

حاصل کلام

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی ہمارے لیے مشعلِ راہ ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ان کی سیرت و کردار کے مختلف پہلوؤں سے راہ نمائی حاصل کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی اطاعت کریں، تاکہ ہم دنیا و آخرت میں سرخرو ہوسکیں۔

(2) حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنھما

﴿مشقی معروضی سوالات﴾

سوال نمبرا۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

(1) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی کنیت ہے: 091006115

(الف) ابوعبدالرحمٰن (ب) ابوعبداللہ (ج) ابوبکر (د) ابوزید

(2) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی سیرت کا نمایاں پہلو تھا: 091006116

(الف) زہد و تقویٰ (ب) سادگی (ج) صبر و تحمل (د) شکر و قناعت

(3) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھ کر کیا ارشاد فرمایا؟ 091006117

(الف) آسمان والوں کے نزدیک دنیا میں سب سے زیادہ محبوب (ب) آسمان کا ستارہ

(ج) اہل دنیا کا محبوب ترین شخص (د) جنت کے نوجوانوں کے سردار

(4) صحیفہ صادقہ مرتب کرنے والی شخصیت ہیں: 091006118

(الف) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما (ب) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنھما

(ج) حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنھما (د) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما

(5) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنھما کی زندگی میں ہمارے لیے سب سے اہم سبق ہے: 091006119

(الف) صبر و تحمل کا (ب) عفوو درگزر کا (ج) علم و فن سے محبت کا (د) سادگی کا

اضافی معروضی سوالات

(6) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے والد کا کیا نام تھا؟ 091006120

(الف) عمرو ابن العاص رضی اللہ عنہ (ب) ابوسفیان رضی اللہ عنہ

(ج) عمر رضی اللہ عنہ (د) زبیر رضی اللہ عنہ

(7) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کتنی احادیث مروی ہیں؟ 091006121

(الف) 700 تقریباً (ب) 800 تقریباً (ج) 900 تقریباً (د) 500 تقریباً

www.ilmkidunya.com

(8) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو زبان پر عبور تھا: 091006122

(الف) فارسی (ب) ہندی (ج) عبرانی (د) پنجابی

(9) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی وفات کب ہوئی؟ 091006123

(الف) 65 ہجری (ب) 66 ہجری (ج) 67 ہجری (د) 68 ہجری

(10) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی وفات کس مقام میں ہوئی؟ 091006124

(الف) مدینہ میں (ب) یمن میں (ج) فسطاط میں (د) شام میں

(11) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما زیادہ وقت گزارتے تھے: 091006125

(الف) تلاوت میں (ب) علم سیکھنے میں

(ج) ذکر میں (د) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی خدمت میں

(12) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کے ارشادات و ملفوظات کا مجموعہ جمع کیا تھا جسے کہتے ہیں: 91006126

(الف) صحیفہ عبداللہ (ب) حدیث کی کتاب (ج) صحیفہ صادقہ (د) تفسیر کی کتاب

جوابات

نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب
1	الف	2	الف	3	الف	4	ب	5	ج	6	الف
7	الف	8	ج	9	الف	10	ج	11	د	12	ج

مشقی مختصر سوالات

سوال نمبر۲۔ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔

1۔ **حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا مختصر تعارف بیان کریں۔** 091006127

جواب: آپ رضی اللہ عنہ کا نام عبداللہ، کنیت ابو محمد اور ابو عبدالرحمٰن تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ کے والد کا نام عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ والدہ کا نام ریطہ بنت منبہ تھا۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنے والد سے پہلے اسلام قبول کیا۔

2۔ **حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے زہد و تقویٰ کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟** 091006128

جواب: زہد و تقویٰ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شخصیت کا نمایاں پہلو تھے۔ رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی مصاحبت سے وقت باقی بچتا، وہ یادِ الٰہی میں گزارتے تھے۔ دن بھر روزے کی حالت میں رہتے اور رات عبادت میں گزارتے تھے۔

3۔ **حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی اہل بیت اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے محبت کا کوئی ایک واقعہ بیان کریں۔** 091006129

جواب: حضرت رجا رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مسجد نبوی خاتم النبیین ﷺ میں ایک مرتبہ جماعت کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا، وہاں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی موجود تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی

اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مسجد نبوی خاتم النبیین ﷺ میں آتے ہوئے دیکھ کر کہا: "کیا میں تمھیں اس شخص کے بارے میں آگاہ نہ کروں جو آسمان والوں کے نزدیک دنیا میں سب سے زیادہ محبوب ہے؟ لوگوں نے کہا کیوں نہیں؟ فرمایا: "وہ یہ ہیں جو تمھارے سامنے تشریف لا رہے ہیں یعنی حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

4۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کب اور کہاں وفات پائی؟ 091006130

جواب: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے 65 ہجری میں فسطاط میں وفات پائی۔

5۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی دینی و علمی خدمات تحریر کریں۔ 091006131

جواب: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی احادیث کی تعداد تقریباً سات سو (700) ہے، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں علم و فضل کے لحاظ سے ایک ممتاز مقام حاصل تھا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے کہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو مجھ سے زیادہ احادیث یاد تھیں۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حلقہ درس میں شرکت کرنے کے لیے لوگ دور دراز کے ممالک سے سفر کر کے حاضر ہوتے اور حدیث کا علم حاصل کرتے تھے۔

اضافی مختصر سوالات

6۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے والد اور والدہ کا نام لکھیں۔ 091006132

جواب: آپ رضی اللہ عنہ کا نام عبداللہ، کنیت ابو محمد اور ابو عبدالرحمٰن تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ کے والد کا نام عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور والدہ کا نام ریطہ بنت منبہ تھا۔

7۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنا زیادہ وقت کن کاموں میں گزارتے تھے؟ 091006133

جواب: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے زیادہ وقت نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی بارگاہ میں گزارا تھا اور نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی زبان مبارک سے جو الفاظ ادا ہوتے تھے، وہ لکھ لیتے تھے۔

8۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو کن باتوں کی تاکید فرمائی؟ 091006134

جواب: آپ کے والد نے بارگاہ نبوی خاتم النبیین ﷺ میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی راہبانہ زندگی کی شکایت کی تو نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو والد کی اطاعت کا حکم دیا اور ارشاد فرمایا:

ترجمہ: "عبداللہ روزہ رکھو اور افطار کرو، نمازیں پڑھو اور آرام کرو، بیوی بچوں کا حق ادا کرو یہی میرا طریقہ ہے، جو میرے طریقہ سے اعراض کرے گا وہ میری امت سے نہیں ہے۔" (صحیح بخاری: 6134)

9۔ "صحیفہ صادقہ" کے بارے میں مختصر تعارفی نوٹ لکھیے۔ 091006135

جواب: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کے ارشادات و ملفوظات کا ایک مجموعہ جمع کیا، جسے صحیفہ صادقہ کہا جاتا ہے، چناں چہ جب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کوئی مسئلہ پوچھا جاتا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس میں سے دیکھ کر جواب دیتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس مجموعے کو نہایت عزیز رکھتے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے کہ یہ وہ صحیفہ حق ہے جس کو میں نے تنہا رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ سے سن کر جمع کیا تھا۔

10۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے علم و فضل کے بارے میں مختصر نوٹ لکھیں۔ 091006136

جواب: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی احادیث کی تعداد تقریباً سات سو (700) ہے، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو صحابہ

www.ilmkidunya.com

کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں علم و فضل کے لحاظ سے ایک ممتاز مقام حاصل تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عبرانی زبان پر بھی عبور تھا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے کہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو مجھ سے زیادہ احادیث یاد تھیں۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حلقہ درس میں شرکت کرنے کے لیے لوگ دور دراز کے ممالک سے سفر کر کے حاضر ہوتے اور حدیث کا علم حاصل کرتے تھے۔

11۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی زندگی میں ہمارے لیے کیا سبق ہے؟ 091006137

جواب: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی زندگی میں ہمارے لیے یہ سبق ہے کہ ہم اللہ اور اس کے رسول خاتم النبیین ﷺ کے احکام کی روشنی میں زندگی گزاریں اور دین اسلام کی ترویج و اشاعت کے لیے نمایاں کردار ادا کریں، اسی میں ہماری دنیا و آخرت کی کامیابی و کامرانی ہے۔

مشقی تفصیلی سوال

سوال نمبر ۳۔ تفصیلی جواب دیں۔

1۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی شخصیت پر نوٹ لکھیں۔ 091006138

جواب: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما

تعارف

آپ رضی اللہ عنہ کا نام عبداللہ، کنیت ابو محمد اور ابو عبدالرحمٰن تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ کے والد کا نام عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور والدہ کا نام ریطہ بنت منبہ تھا۔

علم و فضل میں ممتاز مقام

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں علم و فضل کے لحاظ سے ایک ممتاز مقام حاصل تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عبرانی زبان پر بھی عبور تھا۔

قبول اسلام

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے والد سے پہلے اسلام قبول کیا۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے زیادہ وقت نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی بارگاہ میں گزارتے اور نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی زبان مبارک سے جو الفاظ ادا ہوتے تھے، وہ لکھ لیتے تھے۔

حلقہ درس

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حلقہ درس میں شرکت کے لیے لوگ دور دراز کے ممالک سے تشریف لاتے تھے۔

زہد و تقویٰ

زہد و تقویٰ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی شخصیت کا نمایاں پہلو تھے۔ رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی مصاحبت سے جو وقت باقی بچتا، وہ یاد الٰہی میں گزارتے تھے۔ دن بھر روزے کی حالت میں رہتے اور عبادت میں گزارتے تھے۔

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی خصوصی نصیحت

آپ کے والد نے بارگاہ نبوی خاتم النبیین ﷺ میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی راہبانہ زندگی کی شکایت کی تو نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو والد کی اطاعت کا حکم دیا اور ارشاد فرمایا:

ترجمہ: "عبداللہ روزہ رکھو اور افطار کرو، نماز بھی پڑھو اور آرام کرو، بیوی بچوں کا حق ادا کرو یہی میرا طریقہ ہے، جو میرے طریقہ سے اعراض کرے گا وہ میری امت سے نہیں ہے۔" (بخاری 6134)

اہل بیتِ اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے محبت

حضرت رجا رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مسجد نبوی ﷺ میں ایک مرتبہ جماعت کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ وہاں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی موجود تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مسجد نبوی میں آتے ہوئے دیکھ کر کہا: "کیا میں تمھیں اس شخص کے بارے میں آگاہ نہ کروں جو آسمان والوں کے نزدیک دنیا میں سب سے زیادہ محبوب ہے؟ لوگوں نے کہا کیوں نہیں؟ فرمایا: "وہ یہ ہیں جو تمھارے سامنے تشریف لا رہے ہیں یعنی حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما"

صحیفہ صادقہ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کا ایک مجموعہ جمع کیا جسے صحیفہ صادقہ کہا جاتا ہے۔

مروی احادیث

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی احادیث کی تعداد تقریباً 700 ہے۔

وفات

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے 65 ہجری میں طائف میں وفات پائی۔

حاصل کلام

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی زندگی میں ہمارے لیے یہ سبق ہے کہ ہم اللہ اور اس کے رسول خاتم النبیین ﷺ کے احکام کی روشنی میں زندگی گزاریں اور دین اسلام کی ترویج و اشاعت کے لیے نمایاں کردار ادا کریں، اسی میں ہماری دنیا و آخرت کی کامیابی و کامرانی ہے۔

(3) حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

﴿مشقی معروضی سوالات﴾

سوال نمبر۱۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

(1) حضرت عمرو بن اُمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیت ہے: 91006139

(الف) ابو اُمیہ (ب) ابو بکر (ج) ابو سلمہ (د) ابو عبد الرحمن

(2) حضرت عمرو بن اُمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غزوہ کے بعد اسلام قبول کیا: 91006140

(الف) غزوہ احد (ب) غزوہ خیبر (ج) غزوہ تبوک (د) غزوہ حنین

(3) حضرت عمرو بن اُمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی احادیث کی تعداد ہے: 91006141

(الف) بیس (ب) چالیس (ج) ساٹھ (د) اسی

www.ilmkidunya.com

اضافی معروضی سوالات

(4) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے شاہ حبشہ نجاشی کے دربار میں سفیر بنا کر بھیجا: 091006142

(الف) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو (ب) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو

(ج) حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو (د) حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو

(5) حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تاریخ وفات ہے: 091006143

(الف) اٹھاون ہجری (ب) ساٹھ ہجری (ج) باسٹھ ہجری (د) چونسٹھ ہجری

(6) حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام کیا تھا؟

(الف) عمرو بن العاص (ب) عمرو (ج) عمر بن عبداللہ (د) امیہ

(7) کسی بھی ملک کی خارجہ پالیسی میں اہم حیثیت حاصل ہوتی ہے: 091006144

(الف) تعلقات کو (ب) سفارت کاری کو (ج) درآمدات کو (د) برآمدات کو

(8) حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا: 091006145

(الف) نجاشی نے (ب) قیصر روم نے

(ج) شاہ مصر نے (د) عبداللہ بن امیہ نے

(9) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے حکم سے ایک سریہ میں بھی شرکت کی: 091006146

(الف) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے (ب) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے

(ج) عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے (د) عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ نے

(10) شجاعت و بہادری اور جرات و دلیری میں عربوں میں سے ممتاز تھے: 091006147

(الف) حضرت عمر رضی اللہ عنہ (ب) حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ

(ج) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ (د) حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ

(11) حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات 60 ہجری میں کس کے دور حکومت میں ہوئی: 091006148

(الف) حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دور میں (ب) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور میں

(ج) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور میں (د) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دور میں

جوابات

نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب
1	الف	2	الف	3	الف	4	ج	5	ب	6	ب
7	ب	8	الف	9	د	10	ب	11	ج		

www.ilmkidunya.com

مشقی مختصر سوالات

سوال نمبر۲۔ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔

091006149

1۔ حضرت عمرو بن اُمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تعارف بیان کریں۔

جواب: آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام عمرو، کنیت ابوامیہ تھی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد کا نام امیہ بن خویلد تھا۔ حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آغاز اسلام میں مسلمانوں کے مخالف تھے۔ لیکن غزوۂ احد کے بعد اسلام قبول کرلیا۔

091006150

2۔ حضرت عمرو بن اُمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سفارت کاری کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: 6 ہجری میں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو شاہ حبشہ نجاشی کے پاس اسلام کی دعوت کا خط دے کر بھیجا۔ اس خط میں نجاشی کو دعوت اسلام دینے کے علاوہ مہاجرین کی میزبانی کی سفارش اور حضرت اُم حبیبہ رضی اللہ عنہ کے نام نکاح کا پیغام بھی شامل تھا۔

091006151

3۔ حضرت عمرو بن اُمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کب اور کہاں ہوئی اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کہاں دفن کیا گیا؟

جواب: حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات 60 ہجری میں حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور حکومت میں ہوئی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ منورہ میں دفن ہوئے۔

اضافی مختصر سوالات

091006152

4۔ حضرت عمرو بن اُمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قبول اسلام کے بارے میں تحریر کریں؟

جواب: آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غزوۂ بدر اور غزوۂ احد میں مشرکین مکہ کی طرف سے شرکت کی اور بہادری کے جوہر دکھائے۔ حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ غزوۂ احد کے بعد نبی کریم کی خدمت میں حاضر ہوکر مشرف بہ اسلام ہوئے۔

091006153

5۔ حضرت عمرو بن اُمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شجاعت و بہادری کے بارے میں مختصر تحریر کریں۔

جواب: حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ شجاعت و بہادری اور جرات و دلیری میں عربوں میں سے ممتاز تھے۔

091006154

6۔ سفارت کاری کی کیا اہمیت ہے؟

جواب: کسی بھی ملک کی خارجہ پالیسی میں سفارت کاری کو اہم حیثیت حاصل ہوتی ہے۔ سفارت کاری کے ذریعے ہی سے دوسرے ممالک کے ساتھ معاشی اور سیاسی تعلقات استوار ہوتے ہیں۔

091006155

7۔ حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کس کے حکم سے ایک سریہ میں شرکت کی؟

جواب: حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے حکم سے ایک سریہ میں بھی شرکت کی۔

091006156

8۔ حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی احادیث کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی 20 احادیث کتابوں میں موجود ہیں۔

091006157

9۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زندگیوں میں ہمارے لیے کیا پیغام ہے؟

جواب: صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی زندگیاں ہمارے لیے مشعل راہ ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ان کے نقش قدم پہ چلتے ہوئے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت میں اپنی زندگی گزاریں تاکہ ہم دنیا و آخرت میں کامیاب ہوسکیں۔

www.ilmkidunya.com

مشقی تفصیلی سوال

سوال نمبر۳۔ تفصیلی جواب دیں۔

1۔ حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شخصیت پر نوٹ لکھیں۔ 091006158

جواب: حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تعارف

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام عمرو، کنیت ابوامیہ تھی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد کا نام امیہ بن خویلد تھا۔

قبول اسلام

حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ غزوۂ احد کے بعد نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر مشرف بہ اسلام ہوئے۔

سفارت کاری کی اہمیت

کسی بھی ملک کی خارجہ پالیسی میں سفارت کاری کو اہم حیثیت حاصل ہوتی ہے۔ سفارت کاری کے ذریعے ہی سے دوسرے ممالک کے ساتھ معاشی اور سیاسی تعلقات استوار ہوتے ہیں۔

نجاشی کے دربار میں سفیر اسلام

6 ہجری میں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شاہ حبشہ نجاشی کے پاس اسلام کی دعوت کا خط دے کر بھیجا۔ نجاشی نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی دعوت پر لبیک کہتے ہوئے حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔

سریہ میں شرکت

حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے حکم سے ایک سریہ میں بھی شرکت کی۔

شجاعت و بہادری

حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ شجاعت و بہادری اور جرات و دلیری میں عربوں میں سے ممتاز تھے۔

وفات

حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات 60 ہجری میں حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور حکومت میں ہوئی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ منورہ میں دفن ہوئے۔ حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی 20 احادیث کتابوں میں موجود ہیں۔

حاصل کلام

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی زندگیاں ہمارے لیے مشعل راہ ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ان کے نقش قدم پہ چلتے ہوئے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت میں اپنی زندگی گزاریں تاکہ ہم دنیا و آخرت میں کامیاب ہو سکیں۔

www.ilmkidunya.com

(4) حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ

﴿مشقی معروضی سوالات﴾

سوال نمبرا۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

(1) حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قبیلے کا نام تھا: 091006159

(الف) بنوعدی (ب) بنوسہم (ج) بنوتیم (د) بنوثقیف

(2) حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کن کے ہمراہ اسلام قبول کیا؟ 091006160

(الف) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ب) حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(ج) حضرت ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ (د) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(3) حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نمایاں وصف تھا: 091006161

(الف) سفارت کاری (ب) فقہ (ج) خانہ کعبہ کی تولیت (د) تجارت

(4) حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جس شہر کی بنیاد رکھی: 091006162

(الف) فسطاط کی (ب) بصرہ کی (ج) کوفہ کی (د) دمشق کی

(5) حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی احادیث کی تعداد ہے: 091006163

(الف) انتالیس (ب) تینتالیس (ج) سینتالیس (د) اکاون

اضافی معروضی سوالات

(6) آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام عمرو اور والد کا نام عاص ہے: 091006164

(الف) حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ب) حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(ج) حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ (د) حضرت عمرو بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(7) حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہجرت سے پہلے مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے: 091006165

(الف) 74 برس (ب) 47 برس (ج) 37 برس (د) 60 برس

(8) آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ معرکہ ذات السلاسل میں امیر بنا کر بھیجے گئے اور شان دار کامیابی حاصل کی: 091006166

(الف) حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ب) حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(ج) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (د) حضرت عمر بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(9) حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ وسیع تجربہ رکھتے تھے: 091006167

(الف) تجارت کا (ب) سفارت کاری کا (ج) تدریس کا (د) ملازمت کا

(10) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے انھیں عمان میں سفیر بنا کر بھیجا: 091006168

(الف) حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ب) حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(ج) حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ (د) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

www.ilmkidunya.com

(11) حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فوج کی کمان دے کر بھیج دیا: 091006169

(الف) بصرہ (ب) کوفہ (ج) فلسطین (د) یمن

(12) حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اصل کارنامہ ہے: 091006170

(الف) فتح مکہ (ب) فتح مصر (ج) فتح عمان (د) فتح فلسطین

(13) حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے محکمہ قائم کیا: 091006171

(الف) ڈاک کا (ب) عدل وانصاف کا (ج) پولیس کا (د) تعلیم کا

(14) فسطاط شہر کا نام چوتھی صدی ہجری میں پڑ گیا: 091006172

(الف) بغداد (ب) طائف (ج) قاہرہ (د) اسکندریہ

(15) حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ اعلیٰ درجے کے تھے: 091006173

(الف) معلم (ب) منتظم (ج) قاضی (د) شاعر

(16) حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 43 ہجری میں وفات پائی: 091006174

(الف) ایران میں (ب) یمن میں (ج) مصر میں (د) حجاز میں

جوابات

نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب
1	ب	2	الف	3	الف	4	الف	5	الف
6	ج	7	ب	8	د	9	ب	10	الف
11	ج	12	ب	13	ب	14	ج	15	ب
16	ج								

مشقی مختصر سوالات

سوال نمبر۲۔ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔

1۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مختصر تعارف بیان کریں۔ 091006175

جواب: آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام عمرو اور والد کا نام عاص ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تعلق قبیلہ قریش کی شاخ بنو سہم سے تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد اپنے قبیلے کے سردار اور بڑے تاجر تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہجرت سے 47 برس پہلے مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مکہ مکرمہ ہی میں پرورش پائی، اپنے والد کے ساتھ تجارت کا پیشہ اختیار کیا اور مختلف تجارتی سفر کیے۔

2۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کب اسلام قبول کیا اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قبول اسلام کے وقت نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے کیا ارشاد فرمایا؟ 091006176

جواب: آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فتح مکہ سے پہلے آٹھ ہجری میں حضرت عثمان بن ابی طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ بارگاہ رسالت خاتم النبیین ﷺ میں حاضر ہو کر اسلام قبول کیا۔ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: مکہ والوں نے اپنے جگر کے ٹکڑے تمہاری طرف پھینک دیے ہیں"۔

www.ilmkidunya.com

3۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سفارت کاری کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ وضاحت کریں۔ 091006177

جواب: حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سفارت کاری کا وسیع تجربہ رکھتے تھے۔ قبول اسلام سے پہلے اور اسلام قبول کرنے کے بعد انھوں نے سفارتی مہموں میں بھرپور طریقے سے حصہ لیا۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ان کی اس صلاحیت سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے اُنھیں عمان میں سفیر بنا کر بھیجا۔ وہاں پہنچ کر انھوں نے وہاں کے حاکم سے ملاقات کی۔ اسلام کی دعوت دی، حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ کا دعوت نامہ پہنچایا۔ جس سے متاثر ہو کر انھوں نے اسلام قبول کر لیا۔ خلافت راشدہ کے دور میں بھی وہ خلافت اسلامیہ کے نمائندے کی حیثیت سے رومی اور ایرانی وفود سے ملنے والے سفارت کاروں میں شامل رہے۔ تمام ادوار میں ان کی سفارت کاری بڑی نمایاں نظر آتی ہے۔

4۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کوئی سے چار نمایاں اوصاف بیان کریں۔ 091006178

جواب: حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ اعلیٰ درجے کے منتظم تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑے متقی اور پرہیزگار انسان تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خوش گفتار، قادر الکلام خطیب، سیاست دان اور سپہ سالار تھے۔ ادب اور شاعری سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خاص رغبت تھی۔

5۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مصر کیسے فتح کیا؟ 091006179

جواب: مصر کے رومی سپہ سالار تھیوڈور سے سخت مقابلہ ہوا جس میں بہت سی رومی مارے گئے اور مسلمانوں کو فتح ہوئی۔ 20 ہجری میں بابل شہر فتح کیا اور 21 ہجری میں خون ریز جنگ کے بعد اسکندریہ ان کے زیر اقتدار آ گیا۔

اضافی مختصر سوالات

6۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیدائش اور حسب و نسب کے بارے میں مختصر لکھیے۔ 091006180

جواب: آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام عمرو اور والد کا نام عاص ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تعلق قبیلہ قریش کی شاخ بنو سہم سے تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد اپنے قبیلے کے سردار اور بڑے تاجر تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہجرت سے 47 برس پہلے مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے۔

7۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پرورش اور تعلیم و تربیت کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ 091006181

جواب: آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مکہ مکرمہ ہی میں پرورش پائی، اپنے والد کے ساتھ تجارت کا پیشہ اختیار کیا اور مختلف تجارتی سفر کیے۔ اسی دوران مختلف ملکوں کے لوگوں سے ملتے جلتے رہے، جس کی وجہ سے آپ کے تجربے اور عقل و دانش میں بہت اضافہ ہوا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کاروبار کے لیے لکھنا پڑھنا بھی سیکھ لیا تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بچپن ہی سے سپہ گری اور شہ سواری کا فن سیکھا تھا۔

8۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کب اسلام قبول کیا؟ 091006182

جواب: آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فتح مکہ سے پہلے آٹھ ہجری میں حضرت عثمان بن ابی طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ بارگاہِ رسالت خاتم النبیین ﷺ میں حاضر ہو کر اسلام قبول کیا۔

9۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آباو اجداد کا فن کیا تھا؟ 091006183

جواب: آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے: سپہ گری اور شہ سواری میرے آباو اجداد کا فن ہے اور میں اسے انسان کا سب سے بڑا جوہر سمجھتا ہوں۔

10۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قبول اسلام کے وقت نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا؟ 091006184

جواب: اسلام لانے پر رسول کریم خاتم النبیین ﷺ بہت خوش ہوئے اور فرمایا: مکہ والوں نے اپنے جگر کے ٹکڑے تمھاری طرف پھینک دیے ہیں۔

11- حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کون سے دو شہر فتح کیے؟

091006185

جواب: حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مصر کی سرحد میں داخل ہو کر سب سے پہلے عریش اور اس کے بعد فرسا اور بلبیس وغیرہ کے شہر فتح کیے، پھر مصر کے رومی سپہ سالار تھیوڈور سے سخت مقابلہ ہوا جس میں بہت سے رومی مارے گئے اور مسلمانوں کو فتح ہوئی۔

12- رسول کریم خاتم النبیین ﷺ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ کو کیا ذمہ داریاں سونپیں؟

091006186

جواب: رسول کریم خاتم النبیین ﷺ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شجاعت و بہادری کی وجہ سے بہت سی جنگوں میں انھیں مختلف ذمہ داریاں سونپیں۔ معرکہ ذات السلاسل میں دو سو مجاہدین پر امیر بنا کر بھیجے گئے اور شان دار کام یابی حاصل کی۔

13- حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت کے بارے میں حدیث کا ترجمہ لکھیے۔

091006187

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق ارشاد فرمایا:

''عمرو بن العاص (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) قریش کے نیک لوگوں میں سے ہیں۔'' (جامع ترمذی: 3845)

14- حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی چند اہم فتوحات کا تذکرہ کیجیے۔

091006188

جواب: حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انھیں فوج کی کمان دے کر فلسطین بھیج دیا۔ اس کارروائی میں انھوں نے نمایاں کردار ادا کیا، اسی طرح دریائے اردن کے مغربی علاقے کی فتح میں ان کا نمایاں کردار تھا۔ آپ جنگ اجنادین، یرموک اور فتح دمشق میں شریک ہوئے، مگر ان کا اصل کارنامہ فتح مصر ہے۔

15- حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی چند اہم خدمات کے بارے میں تحریر کیجیے۔

091006189

جواب: حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عدل و انصاف کا محکمہ قائم کیا، ٹیکس کے قواعد و ضوابط مقرر کیے اور فسطاط شہر کی بنیاد رکھی، جس کا نام چوتھی صدی ہجری میں قاہرہ پڑ گیا۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دو سال کے مختصر عرصے میں مصر جیسا بڑا ملک فتح کر کے اپنی شجاعت و دلیری اور جنگی قیادت کا لوہا منوایا۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حسن سلوک سے متاثر ہو کر مصریوں کی بڑی تعداد نے اسلام قبول کیا۔

16- حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک مشہور قول تحریر کریں۔

091006190

جواب: آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مشہور اقوال میں سے ایک قول ہے کہ ہزار لائق آدمیوں کی موت سے اتنا نقصان نہیں پہنچتا جتنا ایک نالائق آدمی کے صاحب اختیار ہو جانے سے پہنچ جاتا ہے۔

17- نبی کریم خاتم النبیین ﷺ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق کیا فرمایا کرتے تھے؟

091006191

جواب: رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ عسکری مہمات میں حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اعتماد فرماتے، ان کی قدر کیا کرتے اور ان کے حق میں اللہ تعالیٰ سے رحم و کرم کی دعا کرتے تھے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق ارشاد فرمایا:

''عمرو بن العاص (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) قریش کے نیک لوگوں میں سے ہیں۔'' (جامع ترمذی: 3845)

www.ilmkidunya.com

18۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کتنی احادیث مروی ہیں؟ 091006192

جواب: حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انتالیس (39) احادیث مروی ہیں۔

19۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کب اور کہاں وفات پائی؟ 091006193

جواب: حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 43 ہجری میں مصر میں وفات پائی۔

مشقی تفصیلی سوال

سوال نمبر ۳۔ تفصیلی جواب دیں۔

1۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شخصیت پر نوٹ لکھیں۔ 091006194

جواب: حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تعارف

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام عمرو اور والد کا نام عاص ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تعلق قبیلہ قریش کی شاخ بنو سہم سے تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد اپنے قبیلے کے سردار اور بڑے تاجر تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہجرت سے 47 برس پہلے مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے۔

تعلیم و تربیت

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مکہ مکرمہ ہی میں پرورش پائی اور اپنے والد کے ساتھ تجارت کا پیشہ اختیار کیا اور مختلف تجارتی سفر کیے۔ اسی دوران مختلف ملکوں کے لوگوں سے ملتے جلتے رہے، جس کی وجہ سے آپ کے تجربے اور عقل و دانش میں بہت اضافہ ہوا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کاروبار کے لیے لکھنا پڑھنا بھی سیکھ لیا تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بچپن ہی سے سپہ گری اور شہ سواری کا فن سیکھا تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے: سپہ گری اور شہ سواری میرے آباو اجداد کا فن ہے اور میں اسے انسان کا سب سے بڑا جوہر سمجھتا ہوں۔

قبول اسلام

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فتح مکہ سے پہلے آٹھ ہجری میں حضرت عثمان بن ابی طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ بارگاہ رسالت خاتم النبیین ﷺ میں حاضر ہو کر اسلام قبول کیا۔ ان تینوں کے اسلام لانے پر رسول کریم خاتم النبیین ﷺ بہت خوش ہوئے اور فرمایا: مکہ والوں نے اپنے جگر کے ٹکڑے تمھاری طرف پھینک دیے ہیں۔

مختلف ذمہ داریاں

رسول کریم خاتم النبیین ﷺ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شجاعت و بہادری کی وجہ سے بہت سی جنگوں میں انھیں مختلف ذمہ داریاں سونپیں۔ معرکہ ذات السلاسل میں دو سو مجاہدین پر امیر بنا کر بھیجے گئے اور شان دار کامیابی حاصل کی۔

سفارت کاری کا وسیع تجربہ

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سفارت کاری کا وسیع تجربہ رکھتے تھے۔ قبول اسلام سے پہلے اور اسلام قبول کرنے کے بعد انھوں نے سفارتی مہموں میں بھرپور طریقے سے حصہ لیا۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ان کی اس صلاحیت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے انھیں عمان میں سفیر بنا کر بھیجا۔ رسول کریم خاتم النبیین ﷺ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عمان روانہ کیا، وہاں پہنچ کر انھوں نے وہاں کے حاکم

ت کی انھیں اسلام کی دعوت دی، حضور خاتم النبیین ﷺ کا دعوتی گرامی نامہ پہنچایا، جس سے متاثر ہو کر انھوں نے اسلام قبول کر لیا۔
راشدہ کے دور میں بھی وہ خلافتِ اسلامیہ کے نمائندے کی حیثیت سے رومی اور ایرانی وفود سے ملنے والے سفارت کاروں میں شامل رہے۔
میں ان کی سفارت کاری بڑی نمایاں نظر آتی ہے۔

فوج کی قیادت

حضور خاتم النبیین ﷺ کے وصال کی خبر انھیں عمان ہی میں ملی اور وہ اسے سن کر مدینہ منورہ واپس آگئے۔ یہاں آئے ہوئے انھیں کچھ زیادہ عرصہ نہیں ہوا تھا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انھیں فوج کی کمان دے کر فلسطین بھیج دیا۔ اس کارروائی میں نے نمایاں کردار ادا کیا، اسی طرح دریائے اردن کے مغربی علاقے کی فتح میں ان کا نمایاں کردار تھا۔ آپ جنگ اجنادین، یرموک اور فتح میں شریک ہوئے، مگر ان کا اصل کارنامہ فتح مصر ہے۔

مصر

جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ شام تشریف لائے تو حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے تنہائی میں ملاقات کی کہ انھیں مصر پر حملہ کرنے کی اجازت دی جائے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انھیں اجازت دے دی، یمن کے چار ہزار مجاہدوں کو عک ایک ہی قبیلے سے تھا، ان کی کمان میں دے دیا اور انھوں نے اسی وقت مجاہدین کو کوچ کرنے کا حکم دیا۔ انھوں نے مصر کی سرحد میں ہو کر سب سے پہلے عریش اور اس کے بعد فرما اور بلبیس وغیرہ کے شہر فتح کیے، پھر مصر کے رومی سپہ سالار تھیوڈور سے سخت مقابلہ ہوا جس سے رومی مارے گئے اور مسلمانوں کو فتح ہوئی۔ 20 ہجری میں بابل شہر فتح کیا اور 21 ہجری میں خون ریز جنگ کے بعد اسکندریہ ان اقتدار آ گیا۔

کے لیے خدمات

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عدل و انصاف کا محکمہ قائم کیا، ٹیکس کے قواعد و ضوابط مقرر کیے اور فسطاط شہر کی بنیاد رکھی، کا نام چوتھی صدی ہجری میں قاہرہ پڑ گیا۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دو سال کے مختصر عرصے میں مصر جیسا بڑا ملک فتح کے اپنی شجاعت و دلیری اور جنگی قیادت کا لوہا منوایا۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حسن سلوک سے متاثر ہو کر مصریوں کی تعداد نے اسلام قبول کیا۔

اوصاف

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ اعلیٰ درجے کے منتظم تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑے متقی اور پرہیزگار تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خوش گفتار، قادر الکلام خطیب، سیاست دان اور سپہ سالار تھے۔ ادب اور شاعری سے آپ رضی اللہ تعالیٰ خاص رغبت تھی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مشہور اقوال میں سے ایک قول ہے کہ ہزار لائق آدمیوں کی موت سے اتنا نقصان نہیں جتنا ایک نالائق آدمی کے صاحبِ اختیار ہو جانے سے پہنچ جاتا ہے۔

رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ سے خصوصی تعلق

رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ عسکری مہمات میں حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اعتماد فرماتے، ان کی قدر کیا کرتے کے حق میں اللہ تعالیٰ سے رحم و کرم کی دعا کیا کرتے تھے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ

www.ilmkidunya.com

کے متعلق ارشاد فرمایا:

"عمرو بن العاص (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) قریش کے نیک لوگوں میں سے ہیں۔" (جامع ترمذی: 3845)

روایت احادیث

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انتالیس (39) احادیث مروی ہیں۔

وفات و تدفین

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 43 ہجری میں مصر میں وفات پائی۔

(5) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مشقی معروضی سوالات

سوال نمبر ۱۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

091006195

(1) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد کا نام ہے:

(الف) عبداللہ (ب) عبدالرحمٰن (ج) عبدالکریم (د) عبدالجبار

091006196

(2) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد کو دفن کیا گیا:

(الف) بدر (ب) احد میں (ج) البقیع (د) کربلا

091006197

(3) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جن غزوات میں شرکت فرمائی ان کی تعداد ہے:

(الف) 15 (ب) 17 (ج) 19 (د) 21

091006198

(4) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سن وفات ہے:

(الف) 64 ہجری (ب) 74 ہجری (ج) 84 ہجری (د) 94 ہجری

091006199

(5) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی احادیث کی تعداد ہے:

(الف) ایک سو چالیس (ب) پانچ سو چالیس (ج) دس سو چالیس (د) پندرہ سو چالیس

اضافی معروضی سوالات

091006200

(6) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ کا نام تھا:

(الف) انیسہ (ب) ریطہ (ج) نسیبہ (د) ثانیہ

091006201

(7) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دادا اپنے قبیلہ کے تھے:

(الف) حلیف (ب) رئیس (ج) حریف (د) سپہ سالار

091006202

(8) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد کے ساتھ اسلام لائے:

(الف) بیعت عقبہ ثانیہ میں (ب) صلح حدیبیہ میں (ج) فتح مکہ کے موقع پر (د) بیعت عقبہ اولیٰ میں

091006203

(9) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جام شہادت نوش فرمایا:

(الف) غزوہ بدر میں (ب) غزوہ احزاب میں (ج) غزوہ احد میں (د) غزوہ حنین میں

www.ilmkidunya.com

(10) انیس (19) غزوات میں آپ نے خاتم النبیین ﷺ کے ساتھ شرکت فرمائی:

091006204

(الف) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ب) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(ج) حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (د) حضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(11) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک حدیث سننے کے لیے مسافت طے کرتے:

091006205

(الف) گھنٹوں کی (ب) دنوں کی (ج) برسوں کی (د) مہینوں کی

(12) تحصیل علم سے فراغت کے بعد درسِ حدیث کا آغاز کیا:

091006206

(الف) مسجد نبوی ﷺ میں (ب) بیت اللہ میں (ج) مسجد اقصیٰ میں (د) مسجد نمرہ میں

(13) حضرت جابر بن اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد نبوی خاتم النبیین ﷺ میں نماز پڑھنے کے لیے سفر طے کر کے آتے تھے:

091006207

(الف) ایک فرلانگ کا (ب) ایک کوس کا (ج) ایک میل کا (د) دو میل کا

جوابات

1	الف	2	ب	3	ج	4	ب	5	د
6	ج	7	ب	8	الف	9	ج	10	الف
11	د	12	الف	13	ج				

مشقی مختصر سوالات

سوال نمبر۲۔ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔

1۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مختصر تعارف بیان کریں۔

091006208

جواب: آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام جابر اور کنیت ابو عبداللہ ہے۔ آپ کی والدہ کا نام نُسَیبہ تھا۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد کا نام عبداللہ تھا، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دادا اپنے قبیلہ کے رئیس تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیعت عقبہ ثانیہ میں اپنے والد کے ساتھ اسلام لائے۔

2۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے والد کی نصیحت پر عمل کرتے ہوئے ان کا قرض کیسے ادا کیا؟

091006209

جواب: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہمارے باغ کی کھجوریں پک گئیں تو میں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا کہ میرے باغ میں تشریف لائیں اور اپنے دست مبارک سے قرض خواہوں میں ان کا قرض تقسیم فرما دیں اور قرض خواہ میرے قرض سے کچھ معاف فرما دیں تا کہ ہماری طرف سے قرض ادا ہو جائے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ تشریف لے گئے، کھجوروں کو ایک جگہ اکٹھا کرنے کا حکم دیا اور اس کے اردگرد تین چکر لگائے پھر کھجوریں تقسیم کرنے کا حکم دیا، قرض ادا ہو گیا لیکن کھجوروں کے ڈھیر میں کچھ کمی نہ آئی اور وہ جوں کا توں رہا۔ (صحیح بخاری: 3580)

3۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بہنوں کی تربیت کا کیا اہتمام کیا؟

091006210

جواب: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے والد کی وصیت پر عمل کرتے ہوئے اپنے والد کی شہادت کے بعد ایک بیوہ عورت سے صرف اس وجہ سے نکاح کیا تا کہ ان کی بہنوں کی تربیت کے ساتھ گھر کا نظام بھی بہتر انداز میں چل سکے۔

4۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دینی و علمی خدمات کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

091006211

جواب: آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو علم حدیث کا اس قدر شوق تھا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک حدیث سننے کے لیے مہینوں کی مسافت طے

www.ilmkidunya.com

کرتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ کے پاس ایک حدیث کی روایت موجود تھی اور وہ شام میں رہتے تھے۔ جب حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معلوم ہوا تو انھوں نے ایک اونٹ خریدا، طویل سفر طے کر کے ان کے پاس پہنچے اور وہ حدیث سنی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے 1540 احادیث مروی ہیں۔ رسول کریم خاتم النبیین ﷺ کی حدیثوں کا ایک مجموعہ "صحیفہ جابر بن عبداللہ" کے نام سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف منسوب ہے۔ تحصیل علم سے فراغت کے بعد مسجد نبوی ﷺ میں درس حدیث کا آغاز کیا۔ مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ، بصرہ، کوفہ اور مصر تک لوگوں نے ان سے علم حاصل کیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حلقہ درس خاص شہرت رکھتا تھا۔ دور دراز کے شہروں سے لوگ علم حدیث کے حصول کے لیے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درس میں شرکت کرتے تھے۔

5۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نمایاں اوصاف تحریر کریں۔ 091006212

جواب: آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہایت استقامت والے، جوش ایمانی، جرأت اظہار حق، امر بالمعروف، اتباع سنت اور اعلیٰ اخلاق کی خوبیوں پر فائز تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غزوات نبوی میں بڑی دلیری اور ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا۔

6۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو علم حاصل کرنے کا کتنا شوق تھا؟ اپنے الفاظ میں بیان کریں۔ 091006213

جواب: آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو طلب علم حدیث کا اس قدر شوق تھا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک حدیث سننے کے لیے مہینوں کی مسافت طے کرتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک حدیث روایت کرنے کے لیے تھی اور وہ شام میں رہتے تھے۔ جب حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معلوم ہوا تو انھوں نے ایک اونٹ خریدا اور اس پر سوار ہو کر ان کے پاس پہنچے اور وہ حدیث سنی، اس سے آپ کے ذوق علم کا پتا چلتا ہے۔

اضافی مختصر سوالات

7۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد نے کیا نصیحتیں کیں؟ 091006214

جواب: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غزوہ احد میں جام شہادت نوش فرمایا: غزوہ احد سے پہلے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بیٹے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا کر چند نصیحتیں فرمائیں۔ بیٹا! میری خواہش ہے کہ میں احد کا پہلا شہید بنوں، اگر ایسا ہوا تو میرے اوپر جو قرض ہے وہ ادا کرنا اور اپنی بہنوں کا خیال رکھنا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی خواہش کو قبول کیا اور آپ غزوہ احد میں شہید ہو گئے۔

8۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی غزوات میں شرکت کرنے اور نہ کرنے کے بارے میں مختصر وضاحت کریں۔

091006215

جواب: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غزوہ بدر اور احد میں شرکت کرنے کا عزم کیا۔ لیکن کم عمری کی وجہ سے ان کے والد نے انھیں جہاد میں حصہ لینے سے منع کر دیا۔ باقی غزوات میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نہایت گرم جوشی کے ساتھ شرکت کی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انیس (19) غزوات میں آپ خاتم النبیین ﷺ کے ساتھ شرکت فرمائی۔

9۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد نے انھیں کیا وصیت فرمائی؟ 091006216

جواب: غزوہ احد سے پہلے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بیٹے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا کر چند نصیحتیں فرمائیں۔ بیٹا! میری خواہش ہے کہ میں احد کا پہلا شہید بنوں، اگر ایسا ہوا تو میرے اوپر جو قرض ہے وہ ادا کرنا اور اپنی بہنوں کا خیال رکھنا۔

www.ilmkidunya.com

10۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ باجماعت نماز کا کس قدر اہتمام کرتے تھے؟ 091006217

جواب: آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد نبوی خاتم النبیین ﷺ میں نماز پڑھنے کے لیے ایک میل کا سفر طے کر کے آتے تھے۔

11۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کتنی احادیث مروی ہیں؟ 091006218

جواب: آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ۱۵۴۰ احادیث مروی ہیں۔ رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی احادیث کا ایک مجموعہ صحیفہ جابر بن عبداللہ کے نام سے آپ کی طرف منسوب ہے۔

12۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حلقہ درس کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ 091006219

جواب: تحصیل علم سے فراغت کے بعد مسجد نبوی ﷺ میں درسِ حدیث کا آغاز کیا۔ مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ، بصرہ، کوفہ اور مصر تک لوگوں نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے علم حاصل کیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حلقہ درس خاص شہرت رکھتا تھا۔ دور دراز کے شہروں سے لوگ علم حدیث کے حصول کے لیے آپ کے درس میں شرکت کرتے تھے۔

13۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مہمان نوازی کے بارے میں کیا فرمایا؟ 091006220

جواب: اگر کسی کے پاس احباب آئیں تو جو کچھ میسر ہو وہ پیش کر دے اس میں کوتاہی یا کنجوسی نہ کرے۔ اسی طرح مہمان کا فرض ہے کہ وہ اسے بخوشی قبول کرے، اسے حقیر نہ سمجھے کیوں کہ تکلف میں دونوں کی ہلاکت ہے۔

مشقی تفصیلی سوال

سوال نمبر ۳۔ تفصیلی جواب دیں۔

1۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شخصیت پر نوٹ لکھیں۔ 091006221

جواب: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تعارف

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام جابر اور کنیت ابو عبداللہ ہے۔ آپ کی والدہ کا نام نُسَیبہ تھا۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد کا نام عبداللہ تھا، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دادا اپنے قبیلہ کے رئیس تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیعت عقبہ ثانیہ میں اپنے والد کے ساتھ اسلام لائے۔

والدِ گرامی کی نصیحتیں

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غزوہ احد میں جام شہادت نوش فرمایا۔ غزوہ احد سے پہلے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بیٹے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا کر چند نصیحتیں فرمائیں۔ بیٹا! میری خواہش ہے کہ میں احد کا پہلا شہید بنوں، اگر ایسا ہوا تو میرے اوپر جو قرض ہے وہ ادا کرنا اور اپنی بہنوں کا خیال رکھنا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی خواہش کو قبول کیا اور آپ غزوۂ احد میں شہید ہو گئے۔

والد کی وصیت پر عمل

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے والد کی وصیت پر عمل کرتے ہوئے اپنے والد کی شہادت کے بعد ایک بیوہ عورت سے صرف اس وجہ سے نکاح کیا تا کہ ان کی بہنوں کی تربیت کے ساتھ گھر کا نظام بھی بہتر انداز میں چل سکے۔

قرض کی ادائی

جب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد کی شہادت ہوئی تو وہ مقروض تھے۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہمارے باغ کی کھجوریں پک گئیں تو میں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا کہ میرے باغ میں تشریف لائیں اور اپنے دست مبارک سے قرض خواہوں میں ان کا قرض تقسیم فرمادیں اور قرض خواہ میرے قرض سے کچھ معاف فرمادیں تاکہ ہماری طرف سے قرض ادا ہوجائے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ تشریف لے گئے، کھجوروں کو ایک جگہ اکٹھا کرنے کا حکم دیا اور اس کے اردگرد تین چکر لگائے پھر کھجوریں تقسیم کرنے کا حکم دیا، قرض ادا ہوگیا لیکن کھجوروں کے ڈھیر میں کچھ کمی نہ آئی اور وہ جوں کا توں رہا۔ (صحیح بخاری: 3580)

غزوات میں شرکت

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غزوہ بدر اور احد میں شرکت کرنے کا عزم کیا۔ لیکن کم عمری کی وجہ سے ان کے والد نے انھیں جہاد میں حصہ لینے سے منع کر دیا۔ باقی غزوات میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نہایت گرم جوشی کے ساتھ شرکت کی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انیس (19) غزوات میں آپ خاتم النبیین ﷺ کے ساتھ شرکت فرمائی۔

علم حدیث کا شوق

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو علم حدیث کا اس قدر شوق تھا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک حدیث سننے کے لیے مہینوں کی مسافت طے کرتے تھے۔ حضرت عبد اللہ بن انیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک حدیث روایت کرنے کے لیے تھی اور وہ شام میں رہتے تھے۔ جب حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معلوم ہوا تو انھوں نے ایک اونٹ خریدا اور اس پر سوار ہو کر ان کے پاس پہنچے اور وہ حدیث سنی، اس سے آپ کے ذوق علم کا پتا چلتا ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ۱۵۴۰ احادیث مروی ہیں۔ رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی حدیثوں کا ایک مجموعہ صحیفہ جابر بن عبد اللہ کے نام سے آپ کی طرف منسوب ہے۔

درسِ حدیث کا آغاز

تحصیل علم سے فراغت کے بعد مسجد نبوی ﷺ میں درسِ حدیث کا آغاز کیا۔ مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ، بصرہ، کوفہ اور مصر تک لوگوں نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے علم حاصل کیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حلقہ درس خاص شہرت رکھتا تھا۔ دور دراز کے شہروں سے لوگ علم حدیث کے حصول کے لیے آپ کے درس میں شرکت کرتے تھے۔

ذوق عبادت اور سادگی

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد نبوی خاتم النبیین ﷺ میں نماز پڑھنے کے لیے ایک میل کا سفر طے کر کے آتے تھے۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نہایت سادہ زندگی گزاری۔ ایک بار چند صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کو گھر پر ملنے آئے تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو سرکہ پیش کیا اور فرمایا: بسم اللہ سے نوش فرمائیں، سرکہ کی بڑی فضیلت آئی ہے۔ اگر کسی کے پاس احباب آئیں تو جو کچھ میسر ہو وہ پیش کر دے اس میں کوتاہی یا کنجوسی نہ کرے۔ اسی طرح مہمان کا فرض ہے کہ وہ اسے بخوشی قبول کرے، اسے حقیر نہ سمجھے کیوں کہ تکلف میں دونوں کی ہلاکت ہے۔

اعلیٰ اخلاقی خوبیاں

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہایت استقامت والے، جوشِ ایمانی، جراُت اظہار حق، امر بالمعروف، اتباع سنت اور اعلیٰ اخلاق کی خوبیوں پر فائز تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غزوات نبوی میں بڑی دلیری اور ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا۔

وفات آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات 74 ہجری میں ہوئی۔

www.ilmkidunya.com

(6) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ

﴿مشقی معروضی سوالات﴾

سوال نمبرا۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

(1) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیت ہے:

091006222

(الف) ابو حمزہ (ب) ابو بکر (ج) ابو تراب (د) ابو صالح

(2) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ ہیں:

091006223

(الف) حضرت اُم ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا (ب) حضرت اُم سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(ج) حضرت اُم عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (د) حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما

(3) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ محبت سے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو محبت سے جس نام سے مخاطب فرماتے تھے: 091006224

(الف) انیس (ب) عمیر (ج) اویس (د) فضیل

(4) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جس علم میں کمال حاصل تھا:

091006225

(الف) فقہ (ب) سائنس (ج) نجوم (د) فلکیات

(5) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لقب ہے:

091006226

(الف) خادم رسول (ب) امین الامۃ (ج) ترجمان القرآن (د) سیف اللہ

اضافی معروضی سوالات

(6) آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیت ابو حمزہ اور لقب خادم رسول خاتم النبیین ﷺ ہے:

091006227

(الف) حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ب) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(ج) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (د) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(7) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تعلق بنو نجار سے تھا جو ایک معزز قبیلہ تھا:

091006228

(الف) مہاجرین مکہ کا (ب) انصار مدینہ کا (ج) طائف کا (د) خیبر کا

(8) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہجرت نبوی خاتم النبیین ﷺ سے دس سال پہلے پیدا ہوئے:

091006229

(الف) دمام میں (ب) صنعا میں (ج) مکہ مکرمہ میں (د) مدینہ منورہ میں

(9) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی وفات تک اپنے فرض کو نہایت احسن انداز سے انجام دیا:

091006230

(الف) ترجمانِ رسول خاتم النبیین ﷺ (ب) دربانِ رسول خاتم النبیین ﷺ

(ج) موذنِ رسول خاتم النبیین ﷺ (د) خادمِ رسول خاتم النبیین ﷺ

(10) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو محبت سے "انیس" کہہ کر مخاطب فرماتے تھے:

091006231

(الف) حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ب) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(ج) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ (د) حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

www.ilmkidunya.com

(11) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی خدمت کی: 091006232
(الف) پانچ برس (ب) سات برس (ج) آٹھ برس (د) دس برس

(12) اللہ تعالیٰ نے کثیر اولاد سے نوازا تھا: 091006233
(الف) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو (ب) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو
(ج) حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو (د) حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو

(13) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹوں، بیٹیوں اور پوتے اور پوتیوں کی تعداد تھی: 091006234
(الف) 50 سے زیادہ (ب) 20 سے زیادہ (ج) 100 سے زیادہ (د) 60 سے زیادہ

(14) تعلیم و تعلم کے علاوہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے: 091006235
(الف) ماہر تیراک (ب) ماہر تیرانداز (ج) ماہر گھڑسوار (د) ماہر سفارت کار

(15) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طبیعت تھی: 091006236
(الف) غصیلی (ب) فیاض (ج) جنگ جو (د) خاموش

(16) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو روایت کرنے میں انتہائی اہم مقام حاصل ہے: 091006237
(الف) احادیث (ب) قرآن مجید (ج) تاریخ (د) آثار

(17) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وفات پائی: 091006238
(الف) 50 ہجری میں (ب) 93 ہجری میں (ج) 70 ہجری میں (د) 90 ہجری میں

(18) وصال فرمانے والے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ آخری صحابی رسول ہیں: 091006239
(الف) بصرہ میں (ب) بغداد میں (ج) مدینہ میں (د) مکہ میں

جوابات

نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب
1	الف	2	ب	3	الف	4	الف	5	الف
6	د	7	ب	8	د	9	د	10	ج
11	د	12	ب	13	ج	14	ب	15	ب
16	الف	17	ب	18	الف				

مشقی مختصر سوالات

سوال نمبر ۲۔ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔

1۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نبی کریم خاتم النبیین ﷺ سے محبت کا کیا عالم تھا؟ وضاحت کریں۔ 091006240

جواب: آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دس برس نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی خدمت کی، لیکن اس عرصے میں آپ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کبھی خفا نہ ہوئے اور نہ کبھی کسی کام کے بارے میں یہ فرمایا کہ اب تک کیوں نہ ہوا اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو محبت سے "انیس" کہہ کر مخاطب فرماتے تھے۔

www.ilmkidunya.com

2۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کتنے سال نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی خدمت کی؟

091006241

جواب: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی وفات تک اپنے فرض کو نہایت احسن انداز سے انجام دیا، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کم و بیش دس برس نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی خدمت میں رہے اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہمیشہ اس شرف پر ناز رہا۔

3۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے در اقدس پر حاضری کے حوالے سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کیا معمول تھا؟

091006242

جواب: آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا معمول تھا کہ فجر کی نماز سے پہلے درِ اقدس پر حاضر ہو جاتے اور دوپہر کو اپنے گھر واپس آتے ،ظہر کے وقت پھر حاضر ہوتے اور عصر تک رہتے ،نمازِ عصر پڑھ کر اپنے گھر کا رخ کرتے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سفر و حضر میں ہمیشہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے ساتھ رہتے تھے۔

4۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے کیا دعا فرمائی؟ اور اس سے انھیں کیا برکات حاصل ہوئیں؟

091006243

جواب: ایک مرتبہ آپ خاتم النبیین ﷺ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان پر تشریف لے گئے۔ ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے دعا فرمایے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے دیر تک دعا کی اور آخر میں یہ کلمات زبان مبارک سے ارشاد فرمائے

"اَللّٰھُمَّ اَکْثِرْ مَالَهٗ وَوَلَدَهٗ وَبَارِكْ لَهٗ فِیْمَا اَعْطَیْتَهٗ"

ترجمہ: اے اللہ! انس کے مال میں اضافہ فرما اور اس کی اولاد زیادہ کر اور جو تو نے اس کو عطا فرمایا ہے، اس میں برکت دے۔ (صحیح مسلم: 2480)

5۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی چند صفات بیان کریں۔

091006244

جواب: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طبیعت فیاض تھی۔ آپ نہایت ملنسار اور صبر و استقامت والے تھے۔ گفتگو بہت سادہ اور راست گوئی سے فرماتے تھے، ہر فقرہ تین بار دہراتے، کسی کے گھر تشریف لے جاتے تو تین بار اجازت طلب کرتے۔ اور انتہائی سادہ کھانا تناول فرماتے تھے۔

6۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی علمی و دینی خدمات اپنے الفاظ میں تحریر کریں۔

091006245

جواب: علم حدیث کی طرح آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو علم فقہ میں بھی کمال حاصل تھا۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حدیث روایت کرنے میں انتہائی اہم مقام حاصل تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شمار ان جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں ہوتا ہے جن کو نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے حدیث قلم بند کرنے کی تلقین فرمائی اور انھوں نے آپ خاتم النبیین ﷺ کے اقوال کو لکھ کر محفوظ فرمایا۔

اضافی مختصر سوالات

7۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے والدین کے قبول اسلام کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

091006246

جواب: آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قبیلہ کے اکثر افراد حضور نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے مدینہ منورہ تشریف لانے سے قبل توحید و رسالت کے علم بردار ہو چکے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ نے بھی بیعت عقبہ ثانیہ سے پیشتر دین اسلام قبول کر لیا تھا۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد نے اسلام قبول نہیں کیا تھا اور وہ مدینہ منورہ چھوڑ کر چلے گئے تھے۔

8۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مختصر تعارف بیان کریں۔

091006247

جواب: آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام انس، کنیت ابو حمزہ اور لقب خادم رسول خاتم النبیین ﷺ ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ

www.ilmkidunya.com

حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تعلق بنو نجار سے تھا جو انصار مدینہ کا ایک معزز قبیلہ تھا۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہجرت نبوی خاتم النبیین ﷺ سے دس سال پہلے مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔

9۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خادم رسول اللہ کیوں کہا جاتا ہے؟ 091006248

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے مدینہ منورہ میں اقامت اختیار فرمائی تو حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لے کر خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئیں اور درخواست کی کہ انس (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو اپنی خدمت میں قبول فرمالیجیے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے منظور فرمایا اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خادم رسول خاتم النبیین ﷺ کے لقب سے شہرت پائی۔

10۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو محبت سے کیسے مخاطب فرمایا کرتے تھے؟ 091006249

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو محبت سے "انیس" کہہ کر مخاطب فرماتے تھے۔

11۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی خدمت کرنے کے بارے میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا فرمایا؟ 091006250

جواب: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دس برس نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی خدمت کی، لیکن اس عرصے میں آپ خاتم النبیین ﷺ نہ کبھی خفا ہوئے اور نہ کبھی کسی کام کے بارے میں یہ فرمایا کہ اب تک کیوں نہ ہوا۔

12۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی دعا کے بعد حضرت انس رضی اللہ عنہ کے مال اور اولاد میں کس قدر برکت ہوئی؟ 091006251

جواب: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مال کی یہ حالت تھی کہ انصار میں کوئی شخص ان کے برابر مال دار نہ تھا۔ اولاد میں اس قدر برکت تھی کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹوں، بیٹیوں اور پوتے اور پوتیوں کی تعداد 100 سے زیادہ تھی۔

13۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے نمایاں اوصاف تحریر کریں۔ 091006252

جواب: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حدیث روایت کرنے میں انتہائی اہم مقام حاصل ہے۔ علم حدیث کی طرح آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو علم فقہ میں بھی کمال حاصل تھا۔ حب رسول خاتم النبیین ﷺ، اتباع سنت، امر بالمعروف اور حق گوئی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نمایاں اوصاف تھے۔

14۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ سے محبت وعقیدت کے بارے میں مختصر وضاحت کریں۔ 091006253

جواب: حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ سے محبت کا یہ عالم تھا کہ صبح اٹھ کر کاشانۂ نبوت کی زیارت سے آنکھوں کو ٹھنڈا کرتے تھے، صبح کاذب کی تاریکی میں حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا یہ کم سن بچہ بستر راحت سے اٹھتا اور نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا سامانِ وضو مہیا کرنے کے لیے مسجد نبوی خاتم النبیین ﷺ کا راستہ لیتا تھا۔ ایام شباب میں ان کی محبت کی کوئی حد نہ تھی۔ وہ شمع نبوت پر پروانہ وار فریفتہ تھے۔

15۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا شمار کن صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم میں ہوتا ہے؟ 091006254

جواب: آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شمار ان جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم میں ہوتا ہے جن کو نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے حدیث قلم بند کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی اور انھوں نے آپ خاتم النبیین ﷺ کے اقوال کو لکھ کر محفوظ فرمایا۔

16۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کب اور کہاں وفات پائی؟ 091006255

جواب: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ترانوے (93) ہجری میں وفات پائی۔ بصرہ میں وصال فرمانے والے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آخری صحابی رسول ہیں۔

www.ilmkidunya.com

مشقی تفصیلی سوال

سوال نمبر۳۔ تفصیلی جواب دیں۔

091006256

1۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شخصیت پر جامع نوٹ لکھیں۔

جواب: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تعارف

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام انس، کنیت ابوحمزہ اور لقب خادم رسول خاتم النبیین ﷺ ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ حضرت اُم سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تعلق بنونجار سے تھا جو انصار مدینہ کا ایک معزز قبیلہ تھا۔

ولادت باسعادت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہجرت نبوی خاتم النبیین ﷺ سے دس سال پہلے مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قبیلہ کے اکثر افراد حضور نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے مدینہ منورہ تشریف لانے سے قبل توحید و رسالت کے علم بردار ہو چکے تھے۔

والدین

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بھی بیعت عقبہ ثانیہ سے پیشتر دین اسلام قبول کر لیا تھا۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد نے اسلام قبول نہیں کیا تھا اور وہ مدینہ منورہ چھوڑ کر چلے گئے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ ماجدہ نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نکاح کیا۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیعت عقبہ ثانیہ میں حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ کے دست مبارک پر مکہ مکرمہ جا کر بیعت کی تھی۔ اس طرح حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پورا گھر نور ایمان سے روشن تھا۔

خادم رسول خاتم النبیین ﷺ کا لقب

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے مدینہ منورہ میں اقامت اختیار فرمائی تو حضرت اُم سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لے کر خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئیں اور درخواست کی کہ انس (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو اپنی خدمت میں قبول فرما لیجیے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے منظور فرمایا اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خادم رسول خاتم النبیین ﷺ کے لقب سے شہرت پائی۔

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ سے خصوصی تعلق

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی وفات تک اپنے فرض کو نہایت احسن انداز سے انجام دیا، آپ کم و بیش دس برس نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی خدمت میں رہے اور آپ کو ہمیشہ اس شرف پر ناز رہا، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا معمول تھا کہ فجر کی نماز سے پہلے درِ اقدس پر حاضر ہو جاتے اور دوپہر کو اپنے گھر واپس آتے، ظہر کے وقت پھر حاضر ہوتے اور عصر تک رہتے، نمازِ عصر پڑھ کر اپنے گھر کا رخ کرتے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سفر و حضر میں ہمیشہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے ساتھ رہتے تھے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو محبت سے "انیس" کہہ کر مخاطب فرماتے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دس برس نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی خدمت کی، لیکن اس عرصے میں آپ خاتم النبیین ﷺ نہ کبھی خفا ہوئے اور نہ کبھی کسی کام کے بارے میں یہ فرمایا کہ اب تک کیوں نہ ہوا۔

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی دعا

اللہ تعالیٰ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کثیر اولاد سے نوازا تھا اور یہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی دعا کا اثر تھا۔

ایک مرتبہ آپ خاتم النّبیین ﷺ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان پر تشریف لے گئے۔ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے دعا فرمایئے۔ نبی کریم خاتم النّبیین ﷺ نے دیر تک دعا کی اور آخر میں یہ کلمات زبان مبارک سے ارشاد فرمائے:

"اَللّٰهُمَّ اَكْثِرْ مَالَهٗ وَوَ لَدَهٗ وَبَارِكْ لَهٗ فِيْمَا اَعْطَيْتَهٗ"

ترجمہ: اے اللہ! انس کے مال میں اضافہ فرما اور اس کی اولاد زیادہ کر اور جو تو نے اس کو عطا فرمایا ہے، اس میں برکت دے۔ (صحیح مسلم:2480)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ دو باتیں پوری ہوئیں اور تیسری کا منتظر ہوں۔ مال کی یہ حالت تھی کہ انصار میں کوئی شخص ان کے برابر مال دار نہ تھا۔ اولاد میں اس قدر برکت تھی کہ آپ کے بیٹوں، بیٹیوں اور پوتے اور پوتیوں کی تعداد 100 سے زیادہ تھی۔

اولاد کی تعلیم وتربیت

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنی اولاد سے بہت محبت تھی، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اکثر اپنے مکان پر رہتے تھے اور اپنے بیٹوں کو خود تعلیم دیتے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹے تابعین میں خاص عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے جو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تعلیم کا اثر تھا۔ تعلیم وتعلم کے علاوہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ماہر تیر انداز بھی تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے بیٹوں کو خود تیر اندازی سکھاتے تھے۔

نمایاں اوصاف

حب رسول خاتم النّبیین ﷺ، اتباع سنت، امر بالمعروف اور حق گوئی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نمایاں اوصاف تھے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طبیعت فیاض تھی۔ آپ نہایت ملنسار اور صبر واستقامت والے تھے۔ گفتگو بہت سادہ اور راست گوئی سے فرماتے تھے، ہر فقرہ تین بار دہراتے، کسی کے گھر تشریف لے جاتے تو تین بار اجازت طلب کرتے اور انتہائی سادہ کھانا تناول فرماتے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی کریم خاتم النّبیین ﷺ کی بارگاہ میں جو قرب حاصل تھا اس کی وجہ سے ہر شخص آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو محبت اور عزت کی نگاہ سے دیکھتا تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شمار ان جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں ہوتا تھا جن کو نبی کریم خاتم النّبیین ﷺ نے حدیث قلم بند کرنے کی تلقین فرمائی اور انہوں نے آپ خاتم النّبیین ﷺ کے اقوال کو لکھ کر محفوظ فرمایا۔ حضور اکرم خاتم النّبیین ﷺ سے محبت کا یہ عالم تھا کہ صبح اُٹھ کر کاشانۂ نبوت کی زیارت سے آنکھوں کو ٹھنڈا کرتے تھے، صبح کاذب کی تاریکی میں حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا یہ کم سن بچہ بستر راحت سے اٹھتا اور نبی کریم خاتم النّبیین ﷺ کا سامانِ وضو مہیا کرنے کے لیے مسجد نبوی کا راستہ لیتا تھا۔ ایام شباب میں ان کی محبت کی کوئی حد نہ تھی۔ وہ شمع نبوت پر پروانہ وار فریفتہ تھے۔

روایت حدیث

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حدیث روایت کرنے میں انتہائی اہم مقام حاصل ہے۔ علم حدیث کی طرح آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو علم فقہ میں بھی کمال حاصل تھا۔

وفات

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ترانوے (93) ہجری میں وفات پائی۔ وفات سے قبل چند ماہ بیمار رہے، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگردوں اور عقیدت مندوں کا ہجوم رہتا تھا اور دور ونزدیک سے لوگ عیادت کو آتے تھے۔ بصرہ میں وصال فرمانے والے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آخری صحابی رسول ہیں۔

www.ilmkidunya.com

صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہن

حضرت شفاء، حضرت اُمِ سلیم، حضرت اُمِ عطیہ، حضرت اُمِ ایمن
حضرت اُمِ عمارہ اور حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہن

﴿مشقی معروضی سوالات﴾

سوال نمبر۱۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

(1) حضرت شفاء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے والد کا نام ہے: 091006257

(الف) عبداللہ (ب) عبدالرحمٰن (ج) عبدالشمس (د) عبدالمطلب

(2) حضرت شفاء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی احادیث کی تعداد ہے: 091006258

(الف) دس (ب) بارہ (ج) چودہ (د) سولہ

(3) غزوات کے دوران میں زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی تھیں: 091006259

(الف) حضرت اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا (ب) حضرت اُم عطیہ رضی اللہ عنہا

(ج) حضرت زینب رضی اللہ عنہا (د) حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا

(4) حضرت اُمِ سلیم رضی اللہ عنہا نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے ہونٹ مبارک سے مس شدہ کون سا ٹکڑا محفوظ کیا؟ 091006260

(الف) روٹی کا ٹکڑا (ب) پنیر کا ٹکڑا (ج) مشک کا ٹکڑا (د) کدو کا ٹکڑا

(5) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی والدہ کا نام ہے: 091006261

(الف) حضرت اُم سلیم رضی اللہ عنہا (ب) حضرت شفاء رضی اللہ عنہا

(ج) حضرت اُم عطیہ رضی اللہ عنہا (د) حضرت زینب رضی اللہ عنہا

(6) حضرت اُمِ ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا آبائی علاقہ تھا: 091006262

(الف) شام (ب) مصر (ج) حبشہ (د) ایران

(7) حضرت اُمِ ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے غزوات میں خدمت سرانجام دی: 091006263

(الف) زخمیوں کو پانی پلانے کی (ب) دشمن کا مقابلہ کرنے کی

(ج) زرہ تیار کرنے کی (د) تیراندازی کی

(8) جنگ یمامہ میں شہید ہوئے، حضرت اُمِ عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے: 091006264

(الف) بیٹے (ب) بھائی (ج) شوہر (د) غلام

(9) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی ہیں: 091006265

(الف) حضرت اُم عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (ب) حضرت اُم عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(ج) حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (د) حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا

www.ilmkidunya.com

091006266
(10) حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بیٹے کا نام ہے:
(الف) حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما (ب) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما
(ج) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما (د) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما

اضافی معروضی سوالات

091006267
(11) آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام برکا اور کنیت ہے:
(الف) اُم عمارہ (ب) اُم ایمن (ج) ام کلثوم (د) ام سلیم

091006268
(12) آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حبشہ کی رہنے والی تھیں:
(الف) حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا (ب) حضرت اسما رضی اللہ تعالیٰ عنہا
(ج) حضرت ام عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (د) حضرت ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا

091006269
(13) انھوں نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے لیے علیحدہ بچھونا بنا رکھا تھا:
(الف) حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا (ب) حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا
(ج) حضرت زینب رضی اللہ عنہا (د) حضرت شفا بنت عبداللہ رضی اللہ عنہما

091006270
(14) حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ کی استعمال کردہ چیزیں کیسی تھیں؟
(الف) بڑی متبرک (ب) بڑی قیمتی (ج) بڑی نایاب (د) بڑی شان دار

091006271
(15) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے حضرت شفا رضی اللہ عنہا کو بھی عنایت فرمایا تھا:
(الف) ایک کمرا (ب) ایک مکان (ج) ایک مسجد (د) ایک مدرسہ

091006272
(16) حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا پہلا نکاح کس سے ہوا:
(الف) مالک بن حیان (ب) مالک بن نضر (ج) ابوطلحہ (د) ابوعمر

091006273
(17) حضرت اُم سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اوائل اسلام میں کہاں اسلام قبول کیا؟
(الف) مدینہ منورہ (ب) مکہ مکرمہ (ج) طائف (د) یمن

091006274
(18) آپ کا نام نسیبہ بنت حارث تھا، کنیت کیا تھی؟
(الف) ام عطیہ رضی اللہ عنہا (ب) ام سلیم رضی اللہ عنہا
(ج) ام سلمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (د) ام ایمن رضی اللہ عنہا

091006275
(19) حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا عہد رسالت میں کتنے معرکوں میں شریک ہوئیں؟
(الف) سات (ب) آٹھ (ج) نو (د) دس

www.ilmkidunya.com

(20) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا انتقال ہوا: 091006276

(الف) 8ہجری (ب) 9ہجری (ج) 10ہجری (د) 7ہجری

(21) صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور تابعین کرام کن سے میت نہلانے کا طریقہ سیکھتے تھے: 091006277

(الف) حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا سے (ب) حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہ سے

(ج) حضرت ام سلمٰی رضی اللہ عنہا سے (د) حضرت شفا رضی اللہ عنہا سے

(22) حضرت برقا رضی اللہ تعالیٰ عنھا کی کنیت ہے: 091006278

(الف) اُم عمارہ (ب) اُم ایمن (ج) ام کلثوم (د) ام سلیم

(23) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے وصال فرمایا: 091006279

(الف) 11ہجری میں (ب) 12ہجری میں (ج) 13ہجری میں (د) 14ہجری میں

(24) فرماتے تھے اُم ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنھا میری ماں ہیں: 091006280

(الف) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ (ب) حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(ج) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ (د) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(25) آپ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کی کنیت ام عمارہ تھی: 091006281

(الف) حضرت نسیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (ب) حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(ج) حضرت ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا (د) حضرت برقا رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(26) حضرت ام عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا تعلق تھا: 091006282

(الف) قبیلہ اوس سے (ب) قبیلہ بنونجار سے (ج) قبیلہ خزرج سے (د) قبیلہ بنوہاشم سے

(27) 73 مرد اور 2 عورتیں شامل تھیں: 091006283

(الف) بیعت عقبہ میں (ب) بیعت رضوان میں (ج) صلح حدیبیہ میں (د) حلف الفضول میں

(28) غزوہ احد میں شریک ہوئیں اور نہایت بہادری سے لڑیں: 091006284

(الف) حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا (ب) حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(ج) حضرت ام عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (د) حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(29) کفار جب نبی کریم خاتم النبیین ﷺ پر حملہ کرتے تھے تو تیر اور تلوار سے روکتی تھیں: 091006285

(الف) حضرت ام عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (ب) حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(ج) حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا (د) حضرت ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(30) حضرت ام عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک کافر کو قتل کیا تھا: 091006286

(الف) غزوہ احد میں (ب) غزوہ خندق میں (ج) غزوہ بدر میں (د) غزوہ تبوک میں

www.ilmkidunya.com

(31) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد میں جنگ پیش آئی: 091006287

(الف) ذات سلاسل کی (ب) یمامہ کی (ج) روم کی (د) قسطاط کی

(32) جنگ مسیلمہ کذاب کے خلاف لڑی گئی جو جھوٹا دعوے دار تھا: 091006288

(الف) خدا کا (ب) نبوت کا (ج) خلافت کا (د) امامت کا

(33) حضرت ام عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات 13 ہجری میں ہوئی: 091006289

(الف) مکہ مکرمہ میں (ب) یمن میں (ج) مدینہ منورہ میں (د) بغداد میں

(34) آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا لقب ذات النطاقین ہے: 091006290

(الف) حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا (ب) حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(ج) حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (د) حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(35) حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح ہوا: 091006291

(الف) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے (ب) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

(ج) حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے (د) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

(36) حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ایمان لانے والوں میں نمبر تھا: 091006292

(الف) دسواں (ب) اٹھارھواں (ج) بیسواں (د) گیارھواں

(37) جب نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی تو رفیق سفر تھے: 091006293

(الف) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ب) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(ج) حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ (د) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(38) حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ سے احادیث روایت کی ہیں: 091006294

(الف) پچاس 50 (ب) ساٹھ 60 (ج) چھپن 56 (د) ستر 70

(39) حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے تہتر (73) ہجری میں وفات پائی: 091006295

(الف) 80 سال کی عمر میں (ب) 100 سال کی عمر میں (ج) 90 سال کی عمر میں (د) 95 سال کی عمر میں

جوابات

نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب
1	الف	2	ب	3	ب	4	ج	5	الف
6	ج	7	الف	8	الف	9	د	10	الف
11	ب	12	د	13	د	14	الف	15	ب
16	ب	17	الف	18	الف	19	الف	20	الف

www.ilmkidunya.com

21	ب	22	ب	23	الف	24	الف	25	الف
26	ب	27	الف	28	ج	29	الف	30	الف
31	ب	32	ب	33	ج	34	الف	35	ج
36	ب	37	د	38	ج	39	ب		

مشقی مختصر سوالات

سوال نمبر۲۔ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔

1۔ حضرت شفا رضی اللہ عنہا کا مختصر تعارف بیان کریں۔

091006296

جواب: آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام شفا اور والد کا نام عبداللہ بن عبد شمس تھا۔ حضرت شفا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی والدہ کا نام فاطمہ بنت وہب تھا۔ حضرت شفا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح حضرت ابوحثمہ بن حذیفہ عدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہوا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ہجرت سے قبل اسلام قبول کیا۔

2۔ حضرت شفا بنت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نبی کریم ﷺ سے محبت کا کیا عالم تھا؟

091006297

جواب: حضرت شفا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو نبی کریم خاتم النبیین ﷺ سے بہت محبت تھی۔ انھوں نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے لیے علیحدہ بچھونا بنا رکھا تھا، جس پر آپ خاتم النبیین ﷺ تشریف فرما ہوتے اور اس میں آپ خاتم النبیین ﷺ کا پسینہ جذب ہوتا تھا، جس سے خوش بو آتی رہتی تھی، حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ کی استعمال کردہ چیزیں یقیناً بڑی خاص تھیں۔ حضرت شفا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بعد ان کی اولاد نے ان تبرکات کو نہایت احتیاط سے محفوظ رکھا۔

3۔ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا غزوات میں کیا خدمات سرانجام دیں؟

091006298

جواب: حضرت اُم سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے غزوات میں بھی حصہ لیا۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ انصار کی چند عورتوں اور خصوصاً حضرت اُم سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو غزوات میں ساتھ رکھتے تھے۔ یہ خواتین لوگوں کو پانی پلاتیں اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی تھیں، غزوہ احد، غزوہ خیبر اور غزوہ حنین میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے شرکت فرمائی۔

4۔ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کی نبی کریم خاتم النبیین ﷺ سے محبت کا کوئی ایک واقعہ تحریر کریں۔

091006299

جواب: حضرت اُم سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو نبی کریم خاتم النبیین ﷺ سے بہت محبت تھی۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ ان کے ہاں تشریف لے جاتے تھے۔ ایک دفعہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ان کے ہاں پانی کی مشک سے منہ لگا کر پانی پیا تو انھوں نے مشک کا وہ ٹکڑا کاٹ کر اپنے پاس محفوظ کر لیا کیونکہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے ہونٹ مبارک اس سے مس ہوئے تھے۔

5۔ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا کا مختصر تعارف بیان کریں۔

091006300

جواب: آپ کا نام نسیبہ بنت حارث تھا، کنیت اُم عطیہ تھی، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا تعلق انصار کے قبیلہ ابی مالک بن النجار سے تھا۔ حضرت اُم عطیہ رضی اللہ عنہا ہجرت مدینہ سے قبل مسلمان ہوئیں۔

6۔ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا عہد نبوی خاتم النبیین ﷺ میں کیا خدمات سرانجام دیتی تھیں؟ 091006301

جواب: حضرت اُم عطیہ رضی اللہ عنہا عہد رسالت میں سات معرکوں میں شریک ہوئیں۔ جن میں وہ مردوں کے لیے کھانا پکاتیں، سامان کی حفاظت، مریضوں کی تیمارداری اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی تھیں۔

7۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے وصال کے وقت حضرت ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے رونے کا سبب کیا تھا؟ 091006302

جواب: 11 ہجری میں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے وصال فرمایا تو حضرت اُم ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا سخت مغموم تھیں اور رو رہی تھیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے رونے کا سبب بتایا کہ میں تو اس لیے رو رہی ہوں کہ اب وحی کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہے۔

091006303
8۔ حضرت ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اسلام کے لیے دو خدمات بیان کریں۔

جواب: حضرت اُم ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ ہجرت کے بعد مدینہ منورہ واپس آئیں تو غزوہ احد میں شرکت کی۔ اس موقع پر وہ لوگوں کو پانی پلاتیں اور زخمیوں کی تیمارداری کرتی تھیں۔ غزوہ خیبر میں بھی شریک ہوئیں۔

091006304
9۔ حضرت ام عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مختصر تعارف تحریر کریں۔

جواب: آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام نُسیبہ اور کنیت ام عمارہ تھی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا تعلق قبیلہ بنونجار سے تھا۔

091006305
10۔ حضرت ام عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے غزوات میں کیا خدمات سرانجام دیں؟

جواب: آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا غزوہ احد میں شریک ہوئیں اور نہایت بہادری سے لڑیں۔ وہ مشک میں پانی بھر کر لوگوں کو پلا رہی تھیں تو نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے پاس پہنچیں اور سینہ سپر ہو گئیں۔ کفار جب نبی کریم خاتم النبیین ﷺ پر حملہ کرتے تھے تو تیر اور تلوار سے روکتی تھیں۔

091006306
11۔ ہجرت مدینہ میں حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کیا کردار ادا کیا؟

جواب: حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سفر کا سامان تیار کیا، دو تین دن کا کھانا ساتھ رکھا۔ نطاق (کمر بند) جس کو عرب عورتیں کمر پر لپیٹتی ہیں پھاڑ کر اس سے برتن کا منہ باندھا، یہ وہ شرف تھا جس کی بنا پر آج تک ان کو ذات النطاقین (دو کمر بند والی) کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔

091006307
12۔ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نمایاں اوصاف تحریر کریں۔

جواب: حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نیک طبع خاتون تھیں، حق گوئی ان کا خاص شعار تھا۔ نہایت صابرہ تھیں۔ حجاج بن یوسف جیسے ظالم اور جابر کے سامنے وہ حق گوئی سے کام لیتی تھیں۔ انھوں نے جس عزم و ہمت، صبر و تحمل اور استقلال سے کام لیا اس کی مثال تاریخ میں بہت کم ملتی ہے۔ حد درجہ خوددار، باہمت اور تواضع و انکسار کی پیکر تھیں۔

اضافی مختصر سوالات

13۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی حضرت شفا بنت عبد اللہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ تعلق کی ایک مثال تحریر کریں۔ 091006308

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے حضرت شفا رضی اللہ عنہا کو ایک مکان عنایت فرمایا تھا، جس میں وہ اپنے بیٹے کے ساتھ رہائش پذیر تھیں۔ آپ ﷺ کبھی کبھی ان کے گھر بھی تشریف لے جاتے تھے۔

091006309
14۔ حضرت شفا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے علم و فضل کے بارے میں مختصر بیان کیجیے۔

جواب: زمانہ جاہلیت میں بھی حضرت شفا رضی اللہ تعالیٰ عنہا لکھنا پڑھنا جانتی تھیں۔ حضرت شفا رضی اللہ عنہا نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے چند احادیث بھی روایت کی ہیں۔ حضرت شفا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی مرویات کی تعداد بارہ ہے۔

www.ilmkidunya.com

15۔ حضرت اُمِ سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں مختصر تعارفی نوٹ لکھیے۔

091006310

جواب: آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام سھلہ یا رملہ تھا۔ آپ کی کنیت اُم سلیم اور لقب غمیصا اور رمیصا تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے والد کا نام ملحان بن خالد تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی والدہ کا نام ملیکہ بنت مالک تھا۔ حضرت اُم سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا پہلا نکاح مالک بن نضر سے ہوا۔ حضرت اُم سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اوائل اسلام میں مدینہ منورہ میں اسلام قبول کیا۔

16۔ حضرت اُمِ سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی دوسری شادی کا پس منظر بیان کریں۔

091006311

جواب: حضرت اُم سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پہلے شوہر مشرک تھے۔ مذہب تبدیل کرنے پر اصرار کی وجہ سے وہ ناراض ہو کر شام چلے گئے اور وہیں فوت ہو گئے۔ بعد میں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نکاح کا پیغام بھیجا لیکن آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اسلام قبول کرنے کی شرط عائد کی۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسلام قبول کر لیا اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان کو اپنا مہر معاف کرتے ہوئے کہا:
''میرا مہر اسلام ہے''۔

17۔ حضرت اُمِ سلیم نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی خدمت کے لیے کس کو پیش کیا تھا؟

091006312

جواب: حضرت اُم سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے صاحب زادے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی بارگاہ میں خدمت کے لیے پیش کیا۔

18۔ حضرت اُم سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بہادری کا واقعہ بیان کریں۔

091006313

جواب: غزوہ حنین میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہاتھ میں خنجر لیے ہوئے تھیں، نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے پوچھا اس خنجر سے کیا کرو گی؟ بولیں اگر کوئی مشرک قریب آئے گا تو اس سے اس کا پیٹ چاک کر دوں گی، نبی کریم خاتم النبیین ﷺ ان کا جواب سن کر تبسم فرمانے لگے۔

19۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی کیا فضیلت بیان فرمائی ہے؟

091006314

جواب: حضرت اُم سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فضیلت بیان کرتے ہوئے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں جنت میں گیا تو مجھے آہٹ محسوس ہوئی میں نے کہا کون ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ غمیصا بنت ملحان ہیں۔

20۔ حضرت زینب بنت رسول اکرم خاتم النبیین ﷺ کو کس نے غسل دیا تھا؟

091006315

جواب: 8 ہجری میں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی صاحب زادی حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا انتقال ہوا تو حضرت اُم عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور چند عورتوں نے مل کر ان کو غسل دیا۔

21۔ حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے علم و فضل کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

091006316

جواب: حضرت اُم عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے چند حدیثیں بھی روایت کی ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم اور تابعین کرام ان سے میت نہلانے کا طریقہ سیکھتے تھے۔ حضرت اُم عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا احکام نبوی کی خصوصی پابندی کرتی تھیں۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے بیعت لیتے ہوئے جن امور کا ان سے وعدہ لیا تھا انھوں نے اس کی پاس داری کی۔

22۔ صحابیات رضی اللہ عنھن کی زندگی سے مسلمان خواتین کے لیے کیا سبق ملتا ہے؟

091006317

جواب: صحابیات رضی اللہ عنھن کے حالات زندگی میں مسلمان خواتین کے لیے یہ سبق ہے کہ وہ اپنی زندگیاں کو اللہ تعالیٰ اور نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے احکام کی روشنی میں گزاریں، زندگی کے مختلف شعبہ جات میں نمایاں کردار ادا کریں اور ملک و ملت کا نام روشن کریں۔

23۔ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا غزوات میں کون سی خدمات انجام دیتی تھیں؟ 091006318

جواب: حضرت اُم عطیہ رضی اللہ عنہا عہد رسالت میں سات معرکوں میں شریک ہوئیں، جن میں وہ مردوں کے لیے کھانا پکاتیں، سامان کی حفاظت، مریضوں کی تیمارداری اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی تھیں۔

24۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے وصال کے وقت حضرت ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنھا کیوں سخت مغموم تھیں؟ 091006319

جواب: 11 ہجری میں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے وصال فرمایا تو حضرت اُم ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا سخت مغموم تھیں اور رو رہی تھیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے رونے کا سبب بتایا کہ میں تو اس لیے رو رہی ہوں کہ اب وحی کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہے۔

25۔ حضرت ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنھا کی اسلام کے لیے دو خدمات بیان کریں۔ 091006320

جواب: حضرت اُم ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ ہجرت کے بعد مدینہ منورہ واپس آئیں تو غزوہ اُحد میں شرکت کی۔ اس موقع پر وہ لوگوں کو پانی پلاتیں اور زخمیوں کی تیمارداری کرتی تھیں۔ غزوہ خیبر میں بھی شریک ہوئیں۔

26۔ حضرت ام عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کا نام کیا تھا اور آپ کا تعلق کس قبیلہ سے تھا؟ 091006321

جواب: آپ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کا نام نُسیبہ اور کنیت ام عمارہ تھی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کا تعلق قبیلہ بنو نجار سے تھا۔

27۔ ہجرت مدینہ میں حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنھا نے کیا کردار ادا کیا؟ 091006322

جواب: حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنھا نے سفر کا سامان تیار کیا۔ دو تین دن کا کھانا ساتھ رکھا، نطاق (کمر بند) جس کو عرب عورتیں کمر پر لپیٹتی ہیں پھاڑ کر اس سے برتن کا منہ باندھا، یہ وہ شرف تھا جس کی بنا پر آج تک ان کو ذات النطاقین (دو کمر بند والی) کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔

28۔ حضرت ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مختصر تعارف لکھیں۔ 091006323

جواب: آپ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کا نام برکا اور کنیت اُم ایمن ہے۔ آپ رضی اللہ عنھا حبشہ کی رہنے والی تھیں۔ حضرت ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنھا نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے والد گرامی حضرت عبد اللہ کی خادمہ تھیں۔ حضرت اُم ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنھا بچپن سے حضرت عبد اللہ کے ساتھ رہیں اور جب ان کا انتقال ہوا تو حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کے پاس رہنے لگیں۔ اس کے بعد دائرہ اسلام میں داخل ہونے کا شرف حاصل کیا۔ بچپن میں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی انھوں نے ہی پرورش کی۔

29۔ حضرت ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بیٹے حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ 091006324

جواب: حضرت ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بیٹے حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے محبوب خاص تھے۔ نہایت جلیل القدر صحابی تھے اور نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کو ان سے بہت محبت تھی۔

30۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ حضرت ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عزت افزائی کیسے فرمایا کرتے تھے؟ 091006325

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ ان کی نہایت عزت کرتے، آپ خاتم النبیین ﷺ فرماتے تھے اُم ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنھا میری ماں ہیں۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ اکثر و بیشتر ان کے مکان پر خود تشریف لے جاتے۔

31۔ اسلام کے لیے حضرت ام عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی چند خدمات بیان کریں۔ 091006326

جواب: حضرت ام عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا غزوہ احد میں شریک ہوئیں اور نہایت بہادری سے لڑیں۔ وہ مشک میں پانی بھر کر لوگوں کو پلا رہی تھیں تو نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے پاس پہنچیں اور سینہ سپر ہو گئیں، کفار جب نبی کریم خاتم النبیین ﷺ پر حملہ کرتے تھے تو تیر

اور تلوار سے روکتی تھیں۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا فرمان ہے کہ میں نے احد میں اُم عمارہ کو اپنے دائیں اور بائیں لڑتے ہوئے دیکھا۔ غزوہ احد میں انھوں نے ایک کافر کو قتل کیا تھا، حضرت ام عمارہ نے بیعتِ رضوان، غزوہ خیبر اور فتح مکہ میں بھی شرکت کی۔

32۔ جنگ یمامہ کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ 091006327

جواب: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد میں یمامہ کی جنگ پیش آئی۔ یہ جنگ مسیلمہ کذاب کے خلاف لڑی گئی جو نبوت کا جھوٹا دعوے دار تھا۔

33۔ حضرت ام عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کیا منت مانی تھی؟ 091006328

جواب: جب مسیلمہ کذاب نے ان کے بیٹے کو شہید کر دیا تو انھوں نے منت مانی کہ یا مسیلمہ کذاب قتل ہوگا یا وہ خود جان دے دیں گی۔

34۔ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا تعارف لکھیے۔ 091006329

جواب: آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام اسماء اور لقب ذات النطاقین ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہجرت سے ۲۷ سال قبل مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئیں۔ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے شوہر کی طرح قبول اسلام میں سبقت کی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ایمان لانے والوں میں اٹھارھواں نمبر تھا۔

35۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت کے بارے میں مختصر وضاحت کریں۔ 091006330

جواب: حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا مدینہ منورہ پہنچ کر نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئیں اور قبا میں قیام کیا۔ یہاں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدا ہوئے، ان کو لے کر نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے عبداللہ کو گود میں لیا، گھٹی دی اور ان کے لیے دعا فرمائی۔

36۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عظمت و بزرگی کے بارے میں مختصر وضاحت کریں۔ 091006331

جواب: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عظمت و بزرگی کا ہر شخص معترف ہے۔ خلافتِ راشدہ کے بعد حجاز کے بڑے علاقے پر ان کی حکومت قائم ہوئی۔ اس لیے تمام دنیائے اسلام نے ان کی صدا پر لبیک کہی۔

37۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بارے میں وضاحت کیجیے۔ 091006332

جواب: عہدِ بنو اُمیہ میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید کر دیے گئے۔ حجاج بن یوسف نے ان کی لاش کو سولی پر لٹکا دیا۔ تین دن گزرنے پر حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کنیز کو ساتھ لے کر اپنے بیٹے کی لاش پر آئیں۔ لاش الٹی لٹکی تھی، دل تھام کر اس منظر کو دیکھا اور نہایت استقلال سے کہا ''کیا اس سوار کے گھوڑے سے اترنے کا ابھی وقت نہیں آیا''۔

38۔ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کتنی احادیث روایات کی ہیں؟ 091006333

جواب: حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ سے چھپن (56) احادیث روایت کی ہیں۔

39۔ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کب اور کتنی عمر میں وفات پائی؟ 091006334

جواب: حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے تہتر (73) ہجری میں 100 سال کی عمر میں وفات پائی۔

www.ilmkidunya.com

مشقی تفصیلی سوالات

www.ilmkidunya.com

سوال نمبر۳۔ تفصیلی سوالات کے جوابات دیں۔

1۔ حضرت شفا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شخصیت پر نوٹ لکھیں۔ 091006335

جواب: حضرت شفا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا تعارف

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام شفا اور والد کا نام عبداللہ بن عبد شمس تھا۔ حضرت شفا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی والدہ کا نام فاطمہ بنت وہب تھا۔ حضرت شفا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح حضرت ابوحشمہ بن حذیفہ عدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہوا۔

قبول اسلام

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ہجرت سے قبل اسلام قبول کیا۔

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ سے خصوصی محبت وعقیدت

حضرت شفا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو نبی کریم خاتم النبیین ﷺ سے بہت محبت تھی۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کبھی کبھی ان کے گھر تشریف لے جاتے تھے۔ انھوں نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے لیے علیحدہ بچھونا بنا رکھا تھا، جس پر آپ خاتم النبیین ﷺ تشریف فرما ہوتے اور اس میں آپ خاتم النبیین ﷺ کا پسینہ جذب ہوتا تھا، جس سے خوش بو آتی رہتی تھی، حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ کی استعمال کردہ چیزیں یقیناً بڑی متبرک تھیں، حضرت شفا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بعد ان کی اولاد نے ان تبرکات کو نہایت احتیاط سے محفوظ رکھا۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے حضرت شفا رضی اللہ عنہا نے کو ایک مکان بھی عنایت فرمایا تھا، جس میں وہ اپنے بیٹے کے ساتھ رہائش پذیر تھیں۔

علم وفضل

زمانہ جاہلیت میں بھی آپ رضی اللہ عنہا لکھنا پڑھنا جانتی تھیں۔ حضرت شفا رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے چند احادیث بھی روایت کی ہیں۔ حضرت شفا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی مرویات کی تعداد بارہ ہے۔

2۔ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کی شخصیت پر نوٹ لکھیں۔ 091006336

جواب: حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کا تعارف

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام سھلہ یا رملہ تھا، آپ کی کنیت ام سلیم اور لقب غمیصا اور رمیصا تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے والد کا نام ملحان بن خالد تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی والدہ کا نام ملیکہ بنت مالک تھا۔

حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا پہلا نکاح

حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا پہلا نکاح مالک بن نضر سے ہوا۔ حضرت اُم سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اوائل اسلام میں مدینہ منورہ میں اسلام قبول کیا۔ حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شوہر مشرک تھے۔ مذہب تبدیل کرنے پر اصرار کی وجہ سے وہ ناراض ہو کر شام چلے گئے اور وہیں فوت ہو گئے۔

اسلام سے محبت

پہلے شوہر کی وفات کے بعد حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نکاح کا پیغام بھیجا لیکن آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اسلام قبول کرنے کی شرط

عائد کی۔ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسلام قبول کرلیا اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان کو اپنا مہر معاف کرتے ہوئے کہا:
"میرا مہر اسلام ہے"۔ حضرت اُم سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے صاحب زادے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی بارگاہ میں خدمت کے لیے پیش کیا۔

غزوات میں شرکت

حضرت اُم سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے غزوات میں بھی حصہ لیا۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ انصار کی چند عورتوں اور خصوصاً حضرت اُم سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو غزوات میں ساتھ رکھتے تھے۔ یہ خواتین لوگوں کو پانی پلاتیں اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی تھیں، غزوہ احد، غزوہ خیبر اور غزوہ حنین میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے شرکت فرمائی۔

حضرت اُم سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فضیلت

حضرت اُم سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فضیلت بیان کرتے ہوئے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں جنت میں گیا تو مجھے آہٹ محسوس ہوئی میں نے کہا کون ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ انس کی والدہ غمیصا بنت ملحان ہیں۔

شجاعت و بہادری

غزوہ حنین میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہاتھ میں خنجر لیے ہوئے ہوئے تھیں، نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے پوچھا اس خنجر سے کیا کرو گی؟ بولیں اگر کوئی مشرک قریب آئے گا تو اس سے اس کا پیٹ چاک کر دوں گی، نبی کریم خاتم النبیین ﷺ ان کا جواب سن کر تبسم فرمانے لگے۔

علم و فضل

حضرت اُم سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے چند حدیثیں بھی مروی ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مسائل دریافت کرتے تھے۔

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ سے محبت و عقیدت

حضرت اُم سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو نبی کریم خاتم النبیین ﷺ سے بہت محبت تھی۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ ان کے ہاں تشریف لے جاتے تھے۔ ایک دفعہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ان کے ہاں پانی کی مشک سے منہ لگا کر پانی پیا تو انھوں نے مشک کا وہ ٹکڑا کاٹ کر اپنے پاس محفوظ کرلیا، کیوں کہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے ہونٹ مبارک اس سے مس ہوئے تھے۔ حضرت اُم سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا مستقل مزاج اور سخاوت کرنے والی خاتون تھی۔

3۔ حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شخصیت پر نوٹ لکھیں۔

091006337

جواب: حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا تعارف

آپ کا نام نسیبہ بنت حارث تھا، کنیت ام عطیہ تھی، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا تعلق انصار کے قبیلہ ابی مالک بن النجار سے تھا۔ حضرت ام عطیہ ہجرت مدینہ سے قبل مسلمان ہو گئیں۔

غزوات میں شرکت

حضرت اُم عطیہ رضی اللہ عنہا عہد رسالت میں سات معرکوں میں شریک ہوئیں، جن میں وہ مردوں کے لیے کھانا پکاتیں، سامان کی حفاظت، مریضوں کی تیمارداری اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی تھیں۔ 8 ہجری میں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی صاحب زادی حضرت زینب

www.ilmkidunya.com

رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا انتقال ہوا تو حضرت اُم عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور چند عورتوں نے مل کر ان کو غسل دیا۔

علم و فضل

حضرت اُم عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے چند حدیثیں بھی روایت کی ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور تابعین کرام ان سے میت نہلانے کا طریقہ سیکھتے تھے۔ حضرت اُم عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا احکام نبوی کی خصوصی پابندی کرتی تھیں۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ نے بیعت لیتے ہوئے جن امور کا ان سے وعدہ لیا تھا، انھوں کی پاس داری کی۔

4۔ حضرت اُمّ ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شخصیت پر نوٹ لکھیں۔ 091006338

تعارف

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کا نام برکا اور کنیت اُم ایمن ہے۔ آپ رضی اللہ عنہا حبشہ کی رہنے والی تھیں۔ حضرت اُم ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنھا نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کے والد گرامی حضرت عبد اللہ کی خادمہ تھیں۔ حضرت اُم ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنھا بچپن سے حضرت عبد اللہ کے ساتھ رہیں اور جب ان کا انتقال ہوا تو حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کے پاس رہنے لگیں۔ اس کے بعد دائرہ اسلام میں داخل ہونے کا شرف حاصل کیا۔ بچپن میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کی انھوں نے ہی پرورش کی۔ حضرت اُم ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنھا کے شوہر کے انتقال کے بعد ان کا نکاح حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوا۔

غزوات میں شرکت

حضرت اُم ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنھا نے حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ ہجرت کے بعد مدینہ منورہ واپس آئیں تو غزوہ احد میں شرکت کی۔ اس موقع پر وہ لوگوں کو پانی پلاتیں اور زخمیوں کی تیمارداری کرتی تھیں۔ غزوہ خیبر میں بھی شریک ہوئیں۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کے وصال کا صدمہ

11 ہجری میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ نے وصال فرمایا تو حضرت اُم ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنھا سخت مغموم تھیں اور رو رہی تھیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سمجھایا کہ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کے لیے اللہ تعالیٰ کے پاس بہتر چیز موجود ہے فرمانے لگیں: یہ خوب معلوم ہے اور یہ رونے کا سبب بھی نہیں، میں تو اس لیے رو رہی ہوں کہ اب وحی کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اس جواب کا اس قدر اثر ہوا کہ وہ بھی ان کے ساتھ مل کر زار و قطار رونے لگے۔

اولاد

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کے دو بیٹے تھے، حضرت ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہلے شوہر سے تھے۔ وہ صحابی رسول تھے اور غزوہ خیبر میں شہید ہوئے۔ دوسرے بیٹے حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کے محبوب خاص تھے۔ نہایت جلیل القدر صحابی تھے اور نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کو ان سے بہت محبت تھی۔

روایت احادیث

حضرت اُم ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنھا نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ سے چند حدیثیں روایت کی ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنھا نہایت عمدہ اخلاق کی مالک تھیں۔

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ سے خصوصی تعلق

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ ان کی نہایت عزت کرتے تھے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ فرماتے تھے اُم ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا میری ماں ہیں۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ اکثر و بیشتر ان کے مکان پر خود تشریف لے جاتے۔

وفات و تدفین

حضرت ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات مدینہ منورہ میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے ابتدائی دور میں ہوئی اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تدفین جنت البقیع میں ہوئی۔

5۔ حضرت اُم عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شخصیت پر نوٹ لکھیں۔

091006339

جواب: تعارف

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام نُسیبہ اور کنیت ام عمارہ تھی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا تعلق قبیلہ بنو نجار سے تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیعت عقبہ میں شرکت کی۔ بیعت عقبہ میں 73 مرد اور دو عورتیں شامل تھیں۔ حضرت اُم عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بھی ان ہی میں شمار ہوتا ہے۔

غزوات میں شرکت

غزوہ احد میں شریک ہوئیں اور نہایت بہادری سے لڑیں۔ وہ مشک میں پانی بھر کر لوگوں کو پلا رہی تھیں تو نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے پاس پہنچیں اور سینہ سپر ہو گئیں، کفار جب نبی کریم خاتم النبیین ﷺ پر حملہ کرتے تھے تو تیر اور تلوار سے روکتی تھیں۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا فرمان ہے کہ میں نے احد میں ام عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اپنے دائیں اور بائیں لڑتے ہوئے دیکھا۔ غزوہ احد میں انھوں نے ایک کافر کو قتل کیا تھا، حضرت ام عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیعت رضوان، خیبر اور فتح مکہ میں بھی شرکت کی۔

جنگ یمامہ میں شرکت

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد میں یمامہ کی جنگ پیش آئی۔ یہ جنگ مسیلمہ کذاب کے خلاف لڑی گئی جو نبوت کا جھوٹا دعوے دار تھا۔ حضرت اُم عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے ایک بیٹے حبیب کو لے کر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ روانہ ہوئیں۔ جب مسیلمہ کذاب نے ان کے بیٹے کو شہید کر دیا تو انھوں نے منت مانی کہ یا مسیلمہ کذاب قتل ہوگا یا وہ خود جان دے دیں گی۔ یہ کہہ کر تلوار کھینچ لی اور میدان جنگ کی طرف روانہ ہوئیں اور اس بہادری سے مقابلہ کیا کہ انھیں کئی زخم آئے، یہاں تک کہ ایک ہاتھ کٹ گیا۔ اس جنگ میں مسیلمہ کذاب بھی مارا گیا۔

مرویات

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے چند احادیث مروی ہیں۔

وفات و تدفین

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات 13 ہجری میں مدینہ منورہ میں ہوئی اور انھیں جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔

6۔ حضرت اسما بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شخصیت پر نوٹ لکھیں۔

091006340

جواب: تعارف

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام اسماء اور لقب ذاتُ النِطاقَین ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ

www.ilmkidunya.com

عنہ کی بیٹی ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہجرت سے ۲۷ سال قبل مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئیں۔

قبولِ اسلام

حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے شوہر کی طرح قبول اسلام میں سبقت کی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ایمان لانے والوں میں اٹھارواں نمبر تھا۔

ہجرت مدینہ میں خدمات

جب نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّن ﷺ نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی، تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ رفیق سفر تھے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّن ﷺ دوپہر کو ان کے گھر تشریف لائے اور ہجرت کا خیال ظاہر فرمایا۔ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سفر کا سامان تیار کیا، دو تین دن کا کھانا ساتھ رکھا، نطاق (کمر بند) جس کو عرب عورتیں کمر پر لپیٹتی ہیں پھاڑ کر اس سے برتن کا منہ باندھا، یہ وہ شرف تھا جس کی بنا پر آج تک ان کو ذات النطاقین (دو کمر بند والی) کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔

مدینہ منورہ میں آمد

حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا مدینہ منورہ پہنچ کر نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّن ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور قبا میں قیام کیا۔ یہاں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدا ہوئے، ان کو لے کر نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّن ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّن ﷺ نے عبداللہ کو گود میں لیا، گھٹی دی اور ان کے لیے دعا فرمائی۔

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عظمت و بزرگی کا ہر شخص معترف ہے۔ خلافت راشدہ کے بعد حجاز کے بڑے علاقے پر ان کی حکومت قائم ہوئی۔ اس لیے تمام دنیائے اسلام نے ان کی صدا پر لبیک کہی۔ عہد بنو امیہ میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید کر دیے گئے۔ حجاج بن یوسف نے ان کی لاش کو سولی پر لٹکا دیا۔ تین دن گزرنے پر حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کنیز کو ساتھ لے کر اپنے بیٹے کی لاش پر آئیں۔ لاش الٹی لٹکی تھی، دل تھام کر اس منظر کو دیکھا اور نہایت استقلال سے کہا "کیا اس سوار کے گھوڑے سے اترنے کا ابھی وقت نہیں آیا"

عادات وخصائل

حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نیک طبع خاتون تھیں، حق گوئی ان کا خاص شعار تھا۔ نہایت صابرہ تھیں۔ حجاج بن یوسف جیسے ظالم اور جابر کے سامنے وہ حق گوئی سے کام لیتی تھیں۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت ایک ماں کے لیے قیامت تھی لیکن اس میں انھوں نے جس عزم وہمت، صبر وتحمل اور استقلال سے کام لیا اس کی مثال تاریخ میں بہت کم ملتی ہے۔ حد درجہ خوددار، باہمت اور تواضع وانکسار کی پیکر تھیں۔

روایتِ احادیث

حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّن ﷺ سے چھپن (56) احادیث روایت کی ہیں۔

وفات وتدفین

حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے تہتر (73) ہجری میں 100 سال کی عمر میں وفات پائی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی قبر مکہ مکرمہ کے قبرستان میں ہے۔

صوفیہ کرام رحمتہ اللہ علیہم

ابو القاسم قشیری، شیخ فرید الدین عطار، خواجہ نظام الدین دہلوی رحمتہ اللہ علیہم
سید عبداللطیف کاظمی (المعروف امام بری)، مولانا عبدالرحمن جامی اور لعل شہباز قلندر رحمتہ اللہ علیہم

﴿مشقی معروضی سوالات﴾

سوال نمبر ۱۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

(1) حضرت خواجہ نظام الدین اولیا رحمتہ اللہ علیہ کا لقب ہے: 091006341
(الف) گنج شکر (ب) فرید الدین (ج) گنج بخش (د) سلطان الاولیا

(2) حضرت خواجہ نظام الدین اولیا رحمتہ اللہ علیہ کی جائے پیدائش ہے: 091006342
(الف) بدایون (ب) دہلی (ج) بخارا (د) سمرقند

(3) حضرت خواجہ نظام الدین اولیا رحمتہ اللہ علیہ کو خصوصی دسترس حاصل تھی: 091006343
(الف) علوم القرآن پر (ب) علم الانساب پر (ج) علم النجوم پر (د) علم الاصوات پر

(4) حضرت ابو القاسم قشیری رحمتہ اللہ علیہ کی مشہور تصنیف ہے: 091006344
(الف) رسالہ قشیریہ (ب) کشف المحجوب
(ج) پند نامہ (د) راحت القلوب

(5) حضرت شیخ فرید الدین عطار رحمتہ اللہ علیہ کی مشہور تصنیف ہے: 091006345
(الف) تذکرۃ الاولیا (ب) احیاء العلوم (ج) کشف المحجوب (د) مثنوی معنوی

(6) حضرت شاہ عبداللطیف رحمتہ اللہ علیہ کی تبلیغ سے مسلمان ہوئے: 091006346
(الف) ہندو (ب) مسیحی (ج) مجوسی (د) سکھ

(7) حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمتہ اللہ علیہ کو امام تسلیم کیا جاتا ہے: 091006347
(الف) علم نحو کا (ب) علم صرف کا (ج) علم کلام کا (د) علم نجوم کا

(8) حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمتہ اللہ علیہ کے مرشد تھے: 091006348
(الف) حضرت خواجہ عبید اللہ احرار رحمتہ اللہ علیہ (ب) حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمتہ اللہ علیہ
(ج) حضرت بوعلی قلندر رحمتہ اللہ علیہ (د) حضرت خواجہ بختیار کاکی رحمتہ اللہ علیہ

(9) حضرت لعل شہباز قلندر رحمتہ اللہ علیہ کی والدہ کے فرمان کے مطابق، اللہ تعالیٰ کے خوف سے رونے والا: 091006349
(الف) دوزخ میں نہ جائے گا (ب) رزق میں اضافہ پائے گا
(ج) دنیا میں عزت پائے گا (د) مصیبتوں سے محفوظ رہے گا

(10) حضرت لعل شہباز قلندر رحمتہ اللہ علیہ کا اصل نام ہے: 091006350
(الف) عثمان مروندی (ب) بوعلی قلندر (ج) زید مروندی (د) عبدالرحمٰن

www.ilmkidunya.com

اضافی معروضی سوالات

(11) حضرت ابوالقاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے کتنے موضوعات پر احادیث مبارکہ جمع کی ہیں؟ 091006351

(الف) 10 (ب) 20 (ج) 40 (د) 50

(12) حضرت امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے کس سے اکتساب فیض کیا؟ 091006352

(الف) امام بیہقی اور امام الحرمین جوینی سے (ب) ابوعلی دقاق رحمۃ اللہ علیہ

(ج) امام مالک رحمۃ اللہ علیہ (د) امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ

(13) تصوف میں حضرت امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف "رسالہ قشیریہ" کیسا رسالہ ہے؟ 091006353

(الف) پرتاثیر (ب) مختصر اور جامع (ج) لطیف و ظریف (د) دل چسپ

(14) کس تصنیف میں 83 صوفیہ کرام رحمۃ اللہ علیہم کے حالات قلم بند کیے گئے ہیں؟ 091006354

(الف) رسالہ قشیریہ (ب) لطائف القرآن (ج) التفسیر فی علم (د) کشف المحجوب

(15) امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کب ہوئی؟ 091006355

(الف) 1071ء (ب) 1072ء (ج) 1073ء (د) 1074ء

(16) کون شیخ ادویات و ادویہ سازی کے ماہر تھے؟ 091006356

(الف) شیخ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ (ب) مجدد الدین بغدادی رحمۃ اللہ علیہ

(ج) جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ (د) کمال الدین رحمۃ اللہ علیہ

(17) حضرت شیخ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ کا مزار واقع ہے: 091006357

(الف) دہلی (ب) نیشاپور (ج) نور پور (د) ہرات

(18) برصغیر پاک و ہند میں سلسلہ چشتیہ کے معروف صوفی بزرگ کون ہیں؟ 091006358

(الف) حضرت نظام الدین اولیا رحمۃ اللہ علیہ (ب) حضرت مجدد الدین رحمۃ اللہ علیہ

(ج) حضرت فرید الدین رحمۃ اللہ علیہ (د) حضرت جلال الدین رحمۃ اللہ علیہ

(19) حضرت نظام الدین اولیا رحمۃ اللہ علیہ پندرہ برس کی عمر میں کہاں تشریف لائے؟ 091006359

(الف) دہلی (ب) دمشق (ج) مکہ (د) مصر

(20) ہزاروں کی تعداد میں حضرت نظام الدین اولیا رحمۃ اللہ علیہ کے لنگر خانے سے کھانا کھاتے: 091006360

(الف) فقرا و مساکین (ب) غربا (ج) امرا (د) یتیم

(21) "راحت القلوب" حضرت نظام الدین اولیا رحمۃ اللہ علیہ کی کیسی تحریری کاوش ہے: 091006361

(الف) شیخ کامل کے ملفوظات (ب) اپنے ملفوظات

(ج) امیر کے ملفوظات (د) شیخ کامل بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات

(22) "افضل الفوائد" حضرت نظام الدین اولیا رحمۃ اللہ علیہ کے اپنے ملفوظات ہیں کس نے جمع کیے ہیں؟ 091006362

(الف) امیر حسن سجزی رحمۃ اللہ علیہ (ب) امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ

(ج) شیخ نصر الدین رحمۃ اللہ علیہ (د) شیخ فرید الدین رحمۃ اللہ علیہ

(23) حضرت نظام الدین اولیا رحمتہ اللہ علیہ نے کب وفات پائی؟ 091006363

(الف) 1320ء (ب) 1322ء (ج) 1323ء (د) 1324ء

(24) حضرت سید عبداللطیف امام بری کاظمی رحمتہ اللہ علیہ 1026 ہجری میں پیدا ہوئے: 091006364

(الف) ضلع ساہیوال (ب) ضلع چکوال (ج) ضلع سرگودھا (د) ضلع قصور

(25) حضرت امام بری سرکار رحمتہ اللہ علیہ نے ابتدائی تعلیم حاصل کی: 091006365

(الف) داداجان سے (ب) تایاجان سے (ج) چچاجان سے (د) والدگرامی سے

(26) آپ رحمتہ اللہ علیہ بری امام (امامُ البَر خشکی کے امام) کے لقب سے زیادہ مشہور ہیں: 091006366

(الف) حضرت سید عبداللطیف کاظمی رحمتہ اللہ علیہ (ب) حضرت علی ہجویری رحمتہ اللہ علیہ

(ج) حضرت لعل شہباز رحمتہ اللہ علیہ (د) حضرت عبدالرحمٰن جامی رحمتہ اللہ علیہ

(27) امام بری رحمتہ اللہ علیہ حج کی غرض سے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ گئے اور واپس تشریف لائے: 091006367

(الف) 20 سال کی عمر میں (ب) 23 سال کی عمر میں (ج) 25 سال کی عمر میں (د) 29 سال کی عمر میں

(28) حضرت شاہ عبداللطیف رحمتہ اللہ علیہ کا وصال 1117 ہجری میں نور پور شاہاں میں ہوا: 091006368

(الف) کراچی (ب) لاہور (ج) اسلام آباد (د) جہلم

(29) مولانا جامی رحمتہ اللہ علیہ کا نام ہے: 091006369

(الف) عبدالرحمٰن (ب) عبدالرحیم (ج) عبداللہ (د) عبداللطیف

(30) مولانا جامی رحمتہ اللہ علیہ 23 شعبان، 817 ہجری بمطابق 1414ء کو پیدا ہوئے: 091006370

(الف) ایران میں (ب) ترکی میں (ج) آذربائیجان میں (د) ہرات (افغانستان) میں

(31) علم النحو کا امام تسلیم کیا جاتا ہے: 091006371

(الف) مولانا جامی رحمتہ اللہ علیہ کو (ب) امام بری رحمتہ اللہ علیہ کو

(ج) حضرت لعل شہباز رحمتہ اللہ علیہ کو (د) ابن رشد رحمتہ اللہ علیہ کو

(32) علم النحو میں مولانا جامی رحمتہ اللہ علیہ کی مشہور تصنیف ہے: 091006372

(الف) شرح ملاجامی (ب) رقعات جامی (ج) بہارستان جامی (د) رسائل جامی

(33) مولانا جامی رحمتہ اللہ علیہ نے اس فانی دنیا میں 81 برس گزار کر 898 ہجری، بمطابق 14 نومبر 1492ء کو وفات پائی: 091006373

(الف) ہفتہ کے دن (ب) اتوار کے دن (ج) جمعرات کے دن (د) جمعہ کے دن

(34) آپ رحمتہ اللہ علیہ کا مزار "ہرات" افغانستان میں ہے: 091006374

(الف) مولانا جامی رحمتہ اللہ علیہ (ب) مولانا روم رحمتہ اللہ علیہ

(ج) مولانا آزاد رحمتہ اللہ علیہ (د) مولانا آلوسی رحمتہ اللہ علیہ

(35) حضرت لعل شہباز قلندر رحمتہ اللہ علیہ کی ولادت 538 ہجری مروند یا میوند (موجودہ آذربائیجان یا افغانستان) میں ہوئی: 091006375

(الف) بمطابق 1133ء (ب) بمطابق 1143ء (ج) بمطابق 1153ء (د) بمطابق 1163ء

www.ilmkidunya.com

www.ilmkidunya.com

(36) حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ شجرہ نسب تیرہ واسطوں سے پہنچا ہے: 091006376

(الف) حضرت امام زید رحمۃ اللہ علیہ تک (ب) حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ تک

(ج) حضرت امام باقر رحمۃ اللہ علیہ تک (د) حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ تک

(37) حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ علیہ کے آباواجداد ہجرت کر کے ایران سے ہوتے ہوئے افغانستان میں آباد ہوئے: 091006377

(الف) عراق سے (ب) یمن سے (ج) حجاز سے (د) مصر سے

(38) حضرت عثمان بن کبیر المعروف شہباز قلندر رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن مجید حفظ کر لیا تھا: 091006378

(الف) پانچ سال کی عمر میں (ب) چھے سال کی عمر میں (ج) سات سال کی عمر میں (د) آٹھ سال کی عمر میں

(39) حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ علیہ عرصہ دراز تک اسلام کی تبلیغ کرتے رہے: 091006379

(الف) سندھ میں (ب) بلوچستان میں (ج) پنجاب میں (د) کشمیر میں

(40) حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ علیہ کا وصال 21 شعبان المعظم میں ہوا: 091006380

(الف) 650ہجری (ب) 673ہجری (ج) 660ہجری (د) 683ہجری

جوابات

نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب
1	د	2	الف	3	الف	4	الف	5	الف	6	الف
7	الف	8	الف	9	الف	10	الف	11	ج	12	ب
13	ب	14	الف	15	ب	16	الف	17	ب	18	الف
19	الف	20	الف	21	د	22	ب	23	د	24	ب
25	د	26	الف	27	ج	28	ج	29	الف	30	د
31	الف	32	الف	33	د	34	الف	35	ب	36	د
37	الف	38	ج	39	الف	40	ب				

مشقی مختصر سوالات

سوال نمبر ۲۔ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔

1۔ حضرت امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ کا مختصر تعارف بیان کریں۔ 091006381

جواب: آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نام عبدالکریم تھا۔ اپنے آباواجداد میں ایک بزرگ قشیر کی وجہ سے قشیری معروف مشہور ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کنیت ابوالقاسم ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش 986ء میں ایران کے علاقے نیشاپور کے قریب استوا نامی بستی میں ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بچپن ہی میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد وفات پا گئے۔ امام قشیری نے دین و تصوف کی بنیادی تعلیم اپنے شیخ ابوعلی دقاق رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کی۔ امام دقاق رحمۃ اللہ علیہ اخلاص و محبت کا پیکر تھے۔ یہی اخلاص امام قشیری کو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت میں کھینچ لایا۔

2۔ حضرت امام قشیری رحمتہ اللہ علیہ کی دو تصانیف کے نام لکھیں۔
091006382

جواب: التَّیسِیرُ فِی عِلمِ التَّفسِیرِ اور لَطَائِفُ الاِشَارَاتِ فِی تَفسِیرِ القُرآن، علم التفسیر میں آپ رحمتہ اللہ علیہ کی نمایاں کتب ہیں۔ اسمائے باری تعالیٰ پہ التَّحبِیرُ فِی عِلمِ التَّذکِیرِ فِی مَعَانِی اِسمِ اللّٰہِ تَعَالٰی آپ رحمتہ اللہ علیہ کی معتبر کتاب ہے جو اس بات کا منھ بولتا ثبوت ہے کہ قرونِ اولیٰ کے صوفیہ کرام علم دین اور اللہ تعالیٰ کے خوف سے لبریز قلوب و اذہان کے مالک تھے۔

3۔ حضرت خواجہ نظام الدین دہلوی رحمتہ اللہ علیہ کا مختصر تعارف تحریر کریں۔
091006383

جواب: برصغیر پاک و ہند میں سلسلہ چشتیہ کے معروف صوفی بزرگ ہیں۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ اہل بیت کے چشم و چراغ ہیں۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کا نام محمد نظام الدین، والد کا نام احمد بخاری، سلطان الاولیا اور محبوب الٰہی مشہور القابات ہیں۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کے آبا و اجداد بخارا سے ہجرت کر کے بدایون آباد ہوئے، وہیں بدایون میں 1237ء میں آپ کی پیدائش ہوئی۔ پانچ برس کی عمر میں آپ کے والد کا وصال ہوا۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کے والد بدایوں کے قاضی تھے۔ پندرہ (15) برس کی عمر میں دہلی تشریف لائے۔ قرآن و حدیث اور فقہ کی تعلیم نامور علما سے حاصل کی۔

4۔ اشاعت اسلام اور تزکیہ نفس کے حوالے سے حضرت خواجہ نظام الدین دہلوی رحمتہ اللہ علیہ کی خدمات تحریر کریں۔ 091006384

جواب: آپ رحمتہ اللہ علیہ نے پوری زندگی طلب علم، عبادات، ریاضت و مجاہدہ اور لوگوں کی تربیت و اصلاح میں گزار دی۔ آپ متقی، پرہیزگار، صاحب سخاوت و ایثار، دل جوئی کرنے والے، عفو و درگزر سے کام لینے والے، حلیم و بردبار اور حسن سلوک کے پیکر تھے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کے ملفوظات سے تزکیہ نفس اور روحانی آثار واضح ہیں۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کچھ ملے تو جمع نہ کرو، نہ ملے تو فکر نہ کرو، امید رکھو کہ اللہ تعالیٰ ضرور عطا فرمائے گا۔ کسی کی برائی نہ کرو، بلاضرورت قرض نہ لو، ظلم کے بدلے ظلم نہ کرو۔

5۔ شیخ فرید الدین عطار رحمتہ اللہ علیہ کی دو تصانیف کے نام تحریر کریں۔
091006385

جواب: تذکرۃ الاولیا، پند نامہ اور منطق الطیر آپ کی مشہور اصلاحی کتب ہیں، جن کا موضوع حالات اولیا، نصیحت اور تصوف ہے۔

6۔ شیخ فرید الدین عطار رحمتہ اللہ علیہ کو "عطار" کیوں کہا جاتا ہے؟
091006386

جواب: عطار کا لقب آپ رحمتہ اللہ علیہ کے پیشے کے وجہ سے مشہور ہوا۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ خوش بو اور ادویہ سازی کے ماہر تھے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کے مطب سے سینکڑوں لوگ روزانہ فیض یاب ہوتے تھے۔

7۔ حضرت شاہ عبداللطیف رحمتہ اللہ علیہ کے والدین کے نام تحریر کریں۔
091006387

جواب: حضرت شاہ عبداللطیف رحمتہ اللہ علیہ کے والد گرامی کا اسم مبارک سید سخی محمود بادشاہ کاظمی رحمتہ اللہ علیہ اور والدہ ماجدہ کا نام سیدہ غلام فاطمہ کاظمی رحمتہ اللہ علیہ ہے۔

8۔ حضرت امام بری رحمتہ اللہ علیہ کی تبلیغی خدمات مختصر بیان کریں۔
091006388

جواب: حضرت سید عبداللطیف کاظمی قادری رحمتہ اللہ علیہ نے بہت سے علاقوں کا تبلیغی دورہ کیا جن میں کشمیر، بدخشاں، بخارا، مشہد، بغداد اور دمشق شامل ہیں۔ آپ حج کی غرض سے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ گئے اور تقریباً 25 سال کی عمر میں واپس تشریف لائے۔

9۔ حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمتہ اللہ علیہ کی نبی کریم خاتم النبیین ﷺ سے عقیدت و محبت بیان کریں۔
091006389

جواب: مولانا جامی رحمتہ اللہ علیہ کو نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی ذات اقدس سے بہت زیادہ عقیدت و محبت تھی۔ انھوں نے نبی کریم

خاتم النبیین ﷺ کی محبت میں نعتیہ کلام بھی لکھا ہے۔

091006390

10۔ حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمتہ اللہ علیہ کی مشہور کتاب کا نام لکھیں۔

جواب: مولانا جامی رحمتہ اللہ علیہ کو علم النحو کا امام تسلیم کیا جاتا ہے۔ علم النحو میں "شرح ملا جامی" آپ رحمتہ اللہ علیہ کی مشہور تصنیف ہے۔

091006391

11۔ حضرت لعل شہباز قلندر رحمتہ اللہ علیہ کا سلسلہ نسب کن سے ملتا ہے؟

جواب: حضرت لعل شہباز قلندر رحمتہ اللہ علیہ کا سلسلہ شجرہ نسب تیرہ واسطوں سے حضرت امام جعفر صادق رحمتہ اللہ علیہ تک پہنچتا ہے۔

091006392

12۔ حضرت لعل شہباز قلندر رحمتہ اللہ علیہ کے تعلیمی حالات مختصراً بیان کریں۔

جواب: حضرت عثمان بن کبیر المعروف شہباز قلندر رحمتہ اللہ علیہ نے سات سال کی عمر ہی میں قرآن مجید حفظ کر لیا تھا۔ قرآن مجید حفظ کرنے کے بعد آپ نے بہت ہی قلیل عرصے میں مروجہ عربی و فارسی علوم میں بھی مکمل دسترس حاصل کر لی۔

اضافی مختصر سوالات

091006393

13۔ حضرت علی ہجویری رحمتہ اللہ علیہ نے امام قشیری رحمتہ اللہ علیہ کے بارے میں کیا فرمایا ہے؟

جواب: حضرت علی ہجویری رحمتہ اللہ علیہ "کشف المحجوب" میں امام قشیری رحمتہ اللہ علیہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ آپ متاخرین صوفیہ کے امام ہیں، جو اپنے زمانے میں یکتا اور قدر و منزلت میں ارفع و اشرف تھے۔ ہر فن میں آپ رحمتہ اللہ علیہ کے اوصاف موجود ہیں۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کی محققانہ تصانیف بہت زیادہ ہیں۔

091006394

14۔ امام قشیری رحمتہ اللہ علیہ نے تصوف کے بارے میں کیا فرمایا ہے؟ نوٹ لکھیے۔

جواب: حضرت امام قشیری رحمتہ اللہ علیہ نے تصوف کے جو اصول اور صوفی کی جو خصلتیں بیان کی ہیں، ان کا خلاصہ یہ ہے کہ تصوف صرف ذکر و اذکار کا نام ہی نہیں بلکہ انسانی فکر کی ایسی تبدیلی ہے جو انسان کے اوصاف و اخلاق میں ایسا انقلاب لائے کہ انسان اچھے اخلاق کا بہتر نمونہ بن جائے اور انسان ظاہر اور باطن میں پاک صاف ہو جائے اور یہ طہارت انسان کی فکر کو خالص کر دے۔ انسان خشیت الٰہی کا مرقع بن جائے تا کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ کرے اور منفی خیالات و جذبات جیسے انتقام، بخل اور لالچ انسان کے اندر سے نکل جائیں۔

091006395

15۔ امام قشیری رحمتہ اللہ علیہ کی وفات اور آخری آرام گاہ کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: امام قشیری رحمتہ اللہ علیہ کی وفات 1072 عیسوی میں نیشاپور میں ہوئی، آپ رحمتہ اللہ علیہ کو آپ کے مرشد ابو علی دقاق رحمتہ اللہ علیہ کے پہلو میں دفن کیا گیا۔

091006396

16۔ حضرت شیخ فرید الدین عطار رحمتہ اللہ علیہ کے بارے میں مختصر تعارفی نوٹ لکھیے۔

جواب: آپ ایران کے شہر نیشاپور میں پیدا ہوئے۔ آپ کا نام ابو حمید تھا، لیکن قلمی نام فرید الدین سے مشہور ہوئے۔ عطار کا لقب آپ کے پیشے کی وجہ سے مشہور ہوا۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ خوش بو اور ادویہ سازی کے ماہر تھے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کے مطب سے سیکڑوں لوگ روزانہ دوا لے کر جاتے تھے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کے اساتذہ میں مجد الدین بغدادی رحمتہ اللہ علیہ کا نام سر فہرست ہے۔ آپ مختلف علوم و فنون میں مہارت رکھنے کے ساتھ ساتھ فارسی کے مشہور شاعر تھے۔

091006397

17۔ شیخ فرید الدین رحمتہ اللہ علیہ کے علم و فضل کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: آپ رحمتہ اللہ علیہ نے مختلف علوم و فنون خصوصاً علم الکلام، فلسفہ، قرآن و حدیث، فقہ، طب اور خصوصاً ادب میں مہارت حاصل

کی، آپ رحمتہ اللہ علیہ فارسی کے مشہور شاعر تھے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کے اشعار سے بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے دنیا کے مختلف ممالک خصوصاً مصر، دمشق، مکہ، ترکستان اور ہندوستان کی سیر و سیاحت کی۔

18۔ رسالہ قشیریہ کا مختصر تعارف بیان کریں۔ 091006398

جواب: تصوف میں حضرت امام قشیری رحمتہ اللہ علیہ کی تصنیف "رسالہ قشیریہ" ایک ایسا مختصر اور جامع رسالہ ہے جس میں تصوف کے تمام پہلوؤں کو زیر بحث لایا گیا ہے، جس کی ابتدا میں تصوف کے عقائد بیان کیے گئے ہیں، اس کے بعد 83 صوفیہ کرام کے حالات قلم بند کیے گئے ہیں۔

19۔ حضرت ابوالقاسم قشیری رحمتہ اللہ علیہ کب اور کہاں پیدا ہوئے؟ 091006399

جواب: آپ رحمتہ اللہ علیہ کا نام عبدالکریم تھا۔ اپنے آباؤاجداد میں ایک بزرگ قشیر کی وجہ سے قشیری معروف ہوئے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کی کنیت ابوالقاسم ہے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کی پیدائش 986ء میں ایران کے علاقے نیشاپور کے قریب استوانا می بستی میں ہوئی۔

20۔ حضرت خواجہ نظام الدین دہلوی رحمتہ اللہ علیہ کے کوئی سے تین ملفوظات تحریر کریں۔ 091006400

جواب: آپ رحمتہ اللہ علیہ کے ملفوظات سے تزکیہ نفس اور روحانی آثار واضح ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ کچھ ملے تو جمع نہ کرو، نہ ملے تو فکر نہ کرو، امید رکھو کہ اللہ تعالیٰ ضرور عطا فرمائے گا۔ کسی کی برائی نہ کرو، بلا ضرورت نہ لو، ظلم کے بدلے عطا کرو۔ ایسا کرو گے تو بادشاہ تمہارے در آئیں گے، فقر و فاقہ رحمت الٰہی ہے، جس شب فقیر بھوکا سویا، وہ شب اس کی معراج ہے اللہ کی راہ میں جتنا بھی خرچ کرو وہ اسراف نہیں ہے اور جو اللہ کی راہ میں خرچ نہ کیا جائے اسراف ہے خواہ کتنا ہی کم ہو۔

21۔ حضرت خواجہ نظام الدین دہلوی رحمتہ اللہ علیہ کی معاشرتی اور روحانی خدمات کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ 091006401

جواب: ہر صوفی بزرگ کی طرح آپ رحمتہ اللہ علیہ نے بھی اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی خدمت اور برصغیر کے معاشرے کو سدھارنے میں اہم کردار ادا کیا، ہزاروں کی تعداد میں فقرا و مساکین آپ رحمتہ اللہ علیہ کے لنگر خانے سے کھانا کھاتے تھے۔ آپ نے لوگوں کی راہ نمائی کے لیے اخلاص اور تقویٰ سے بھرپور شخصیات تیار کیں۔ ان میں سے شیخ نصیر الدین چراغ دہلوی رحمتہ اللہ علیہ امیر خسرو رحمتہ اللہ علیہ اور حضرت امیر حسن سجزی رحمتہ اللہ علیہ کے نام سرفہرست ہیں۔

22۔ حضرت شیخ فرید الدین عطار رحمتہ اللہ علیہ کی تصنیف پند نامہ کے موضوعات تحریر کریں۔ 091006402

جواب: پند نامہ میں جن موضوعات پر آپ نے لکھا ہے، ان کی ترتیب اس طرح ہے: حمد باری تعالیٰ و نعت رسول خاتم النبیین ﷺ، ائمہ دین اور مجتہدین کی فضیلت، نفس کی بجائے احکامات الٰہیہ تابع فرمانی، خاموشی کے فوائد، ریاکاری سے اجتناب، اخلاق حسنہ، اہل سعادت کے ساتھ بیٹھنے کے فوائد، سکون و عافیت کے اسباب، عجز و انکسار، ذکر کے فوائد اور غصے کے نقصانات اور زندگی کو اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت سمجھنا، نیز مذکورہ تعلیمات سے ان حضرات کی معاشرتی اور روحانی خدمات کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

23۔ حضرت شاہ عبداللطیف رحمتہ اللہ علیہ کو بری امام کیوں کہا جاتا ہے؟ 091006403

جواب: حضرت شاہ عبداللطیف رحمتہ اللہ علیہ کو بری امام کہا جاتا کیوں کہ آپ رحمتہ اللہ علیہ بری امام (امام البر خشکی کے امام) کے لقب سے زیادہ مشہور ہیں۔

24۔ شیخ فرید الدین رحمتہ اللہ علیہ کی وفات کب اور کیسے ہوئی؟ 091006404

جواب: 1221ء میں تاتاریوں کے ہنگاموں کے دوران میں 114 سال کی عمر میں آپ رحمتہ اللہ علیہ کی شہادت ہوئی۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کا مزار مبارک نیشاپور میں واقع ہے۔

25۔ خواجہ نظام الدین اولیا کے اساتذہ کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ 091006405

جواب: قران وحدیث اور فقہ میں آپ رحمتہ اللہ علیہ کے اساتذہ میں علامہ علاء الدین اصولی، شمس الدین خوارزمی اور کمال الدین محمد الزاہد رحمتہ اللہ علیہ قابل ذکر نام ہیں۔ بیس سال کی عمر میں اجودھن موجودہ پاک پتن شریف میں بابا فرید الدین شکر گنج رحمتہ اللہ علیہ کے دست مبارک پر بیعت کی اور چھ پاروں کا درس حاصل کیا۔

26۔ چشتیہ سلسلہ کی امتیازی باتیں تحریر کریں۔ 091006406

جواب: دنیاوی مال ومتاع کے حصول کے لیے لامحدود مشقت کو ترک کرنا ایسا خوف آخرت جو خوف الٰہی پر غالب ہو، اس کو ترک کرنا، بہت زیادہ کھانا اور سونا ترک کرنا، نفس کی تابع فرمانی ترک کرنا۔ یہ چیزیں آج بھی سلسلہ چشتیہ کا امتیاز ہیں اور یہی اسلامی تعلیمات کا نچوڑ ہیں۔

27۔ خواجہ نظام الدین کے معمولات اور اخلاق حسنہ کی مختصر وضاحت کیجیے۔ 091006407

جواب: آپ نے پوری زندگی طلب علم، عبادات، ریاضت ومجاہدہ اور لوگوں کی تربیت واصلاح میں گزاری، آپ متقی، پرہیز گار، صاحب سخاوت وایثار، دل جوئی کرنے والے، عفوودرگزر سے کام لینے والے، حلیم وبردبار اور حسن سلوک کے پیکر تھے، جس کی ایک مثال یہ ہے کہ ایک شخص آپ رحمتہ اللہ علیہ کا سخت مخالف تھا اور آپ کو برا بھلا کہتا رہتا تھا لیکن اس کے فوت ہو جانے پر آپ رحمتہ اللہ علیہ اس کے جنازہ میں تشریف لے گئے اور دعا کی کہ اے اللہ اس شخص نے جو کچھ بھی مجھے کہا، یا میرے ساتھ کیا ہے، میں اس کو معاف کرتا ہوں۔

28۔ خواجہ نظام الدین کی سخاوت کے بارے میں کوئی واقعہ لکھیں۔ 091006408

جواب: ایک بار ایک طالب علم آیا اور آپ رحمتہ اللہ علیہ کے سامنے اپنی ضروریات بیان کی تو اس وقت آپ رحمتہ اللہ علیہ کے پاس ایک بیل کے سوا کچھ نہ تھا، آپ نے وہی بیل طالب علم کے حوالے کر دیا اور فرمایا جاؤ اپنی علمی ضروریات پوری کر لینا۔

29۔ حضرت خواجہ نظام الدین کے ملفوظات کے مجموعہ کے بارے میں مختصر نوٹ لکھیں۔ 091006409

جواب: "افضل الفوائد" آپ رحمتہ اللہ علیہ کے اپنے ملفوظات ہیں جو حضرت امیر خسرو رحمتہ اللہ علیہ نے جمع کیے ہیں اور "فوائد الفوائد" آپ کے وہ ملفوظات ہیں، جن کو حضرت امیر حسن سجزی رحمتہ اللہ علیہ نے جمع کیا ہے، یہ ملفوظات آپ کی تعلیمات کا نچوڑ ہیں جن میں شریعت، عبادت، احسان، حقوق اللہ اور حقوق العباد کا تفصیلی بیان ہے۔

30۔ حضرت سید عبداللطیف کاظمی رحمتہ اللہ علیہ کا مختصر تعارف لکھیے۔ 091006410

جواب: حضرت سید عبداللطیف امام بری کاظمی رحمتہ اللہ علیہ 1617 عیسوی اور 1026 ہجری میں ضلع چکوال کے علاقے چولی کرسال میں پیدا ہوئے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کے والد گرامی کا اسم مبارک سید شیخ محمود بادشاہ کاظمی رحمتہ اللہ علیہ اور والدہ ماجدہ کا نام سیدہ غلام فاطمہ کاظمی رحمتہ اللہ علیہا ہے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کے والد گرامی بھی اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ ولی تھے۔

31۔ حضرت سید عبداللطیف کاظمی رحمتہ اللہ علیہ کی تعلیم وتربیت کے بارے میں مختصر وضاحت کیجیے۔ 091006411

جواب: حضرت امام بری سرکار رحمتہ اللہ علیہ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد گرامی سے حاصل کی۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کے والد نے فقہ وحدیث اور دیگر علوم اسلامی کی تعلیم نجف اشرف عراق سے حاصل کی۔ سید محمود بادشاہ رحمتہ اللہ علیہ جو نجف اشرف سے فارغ التحصیل تھے انھوں نے اپنے بیٹے کی تعلیم وتربیت میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی تھی۔

32۔ حضرت شاہ عبداللطیف رحمتہ اللہ علیہ کا وصال کب اور کہاں ہوا؟ 091006412

جواب: حضرت شاہ عبداللطیف رحمتہ اللہ علیہ کا وصال 1117 ہجری میں نور پور شاہاں اسلام آباد میں ہوا۔

www.ilmkidunya.com

33۔ حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمتہ اللہ علیہ کا مختصر تعارف تحریر کریں۔

091006413

جواب: آپ رحمتہ اللہ علیہ کا نام عبدالرحمٰن اور لقب جامی ہے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کے والد کا اسم گرامی مولانا نظام الدین رحمتہ اللہ علیہ تھا۔ مولانا جامی رحمتہ اللہ علیہ 23 شعبان، 817 ہجری بمطابق 1414ء کو ہرات (افغانستان) میں پیدا ہوئے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ حضرت خواجہ عبید اللہ احرار رحمتہ اللہ علیہ کے دستِ حق پرست پر بیعت ہوئے۔ مولانا جامی رحمتہ اللہ علیہ ذوقِ لطیف سے مالا مال تھے۔ آپ کے دل میں عشقِ حقیقی سمایا ہوا تھا۔

34۔ مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمتہ اللہ علیہ کی خوبیوں کا تذکرہ کیجیے۔

091006414

جواب: آپ کے دل میں عشقِ حقیقی سمایا ہوا تھا۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ صحیح معنوں میں تواضع اور عجز و انکسار کے حامل انسان تھے۔ ترکِ ریا، نفس کشی اور خلوص جیسی خوبیاں آپ رحمتہ اللہ علیہ کے قول و فعل سے نمایاں تھیں۔ احکامِ شریعت کے سخت پابند تھے اور اپنے پیروکاروں کو بھی اس کی تبلیغ کرتے تھے۔ مولانا جامی رحمتہ اللہ علیہ مظلوموں کے مددگار تھے، اگر کسی کو محتاج پاتے تو خفیہ طور پر اس کی مدد کرتے۔

35۔ مولانا جامی رحمتہ اللہ علیہ کی چند نمایاں خدمات بیان کریں۔

091006415

جواب: مولانا جامی رحمتہ اللہ علیہ نے مختلف شہروں میں مساجد، مدارس اور خانقاہیں تعمیر کیں اور ان کا انتظام چلانے کے لیے، بہت سی املاک بھی وقف کیں۔

36۔ مولانا جامی رحمتہ اللہ علیہ بادشاہوں کو کس بات کی تلقین کیا کرتے تھے؟

091006416

جواب: آپ رحمتہ اللہ علیہ بڑے لوگوں اور بالخصوص بادشاہوں کی خوشامد اور چاپلوسی سے متنفر تھے، بلکہ انھیں ہمیشہ نیکی پر کاربند رہنے کے لیے خط لکھا کرتے تھے، چناں چہ ایک خط میں بادشاہِ وقت کو مخاطب کرکے کہتے ہیں کہ ”اے بادشاہ! تو جس تاج و تخت کا دل دادہ ہے وہ ناپائیدار ہے۔ یہ زندگی فنا ہونے والی ہے۔ نہ یہ زمانہ رہے گا نہ یہ زمین، جہاں تک ہو سکے دنیا میں نیکی کر لے، کیوں کہ یہی کام آنے والی ہے۔

37۔ مولانا جامی رحمتہ اللہ علیہ نے کب اور کہاں وفات پائی؟

091006417

جواب: مولانا جامی رحمتہ اللہ علیہ نے اس فانی دنیا میں 81 برس گزار کر 18 محرم الحرام 898 ہجری، بمطابق 1492ء کو جمعہ کے دن وفات پائی۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کا مزار ”ہرات“ افغانستان میں ہے۔

38۔ حضرت لعل شہباز قلندر رحمتہ اللہ علیہ کا مختصر تعارف لکھیں۔

091006418

جواب: حضرت لعل شہباز قلندر رحمتہ اللہ علیہ کا اصل نام سید عثمان مروندی تھا، سندھ میں مدفون ایک مشہور صوفی بزرگ ہیں۔ ان کا مزار سندھ کے علاقے سیہون شریف میں ہے۔ لعل شہباز قلندر رحمتہ اللہ علیہ کی ولادت 538 ہجری بمطابق 1143ء مروند یا میوند (موجودہ آذربائیجان یا افغانستان) میں ہوئی۔

39۔ حضرت لعل شہباز قلندر رحمتہ اللہ علیہ کے آباؤ اجداد کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

091006419

جواب: آپ کے والدِ گرامی کا نام ابراہیم کبیر الدین اور والدہ کا نام ماجدہ بی بی کبیر الدین تھا۔ آپ کے والدین زہد و تقویٰ کی بدولت مشہور تھے اور درس و تدریس سے وابستہ تھے۔ آپ کے آباؤ اجداد عراق سے ہجرت کرکے ایران سے ہوتے ہوئے افغانستان میں آباد ہوئے۔ آپ نے بھی مسلم دنیا گھوم کر سیہون شریف (سندھ) کو پسند فرمایا، یہاں آباد ہوئے اور یہیں پر مدفون ہوئے۔

40۔ حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ کے بارے میں کیا مشہور ہے؟ 091006420

جواب: آپ کی والدہ کے متعلق مشہور ہے کہ رات کی تاریکی میں بیٹھ کر رویا کرتی تھیں۔ آپ فرماتی تھیں: اللہ کے خوف سے رونے والا دوزخ میں نہ جائے گا۔ ان کی ذات خشیت الٰہی کا پیکر تھی۔ رات کا زیادہ تر حصہ عبادت میں گزارتیں۔

41۔ حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیم و تربیت کے بارے میں مختصر وضاحت کریں۔ 091006421

جواب: بچپن میں ابتدائی منزلیں اپنے والد محترم کے سائے میں طے کیں۔ جو تبریز میں بڑا درجہ رکھتے تھے۔ ان کی نگرانی میں آپ کی نشوونما ہوئی اور تعلیم و تربیت کا اہتمام ہوا۔ صاحب علم و فضل والد کی وجہ سے سید عثمان مروندی رحمۃ اللہ علیہ کو اہل اللہ کی صحبتیں بچپن سے میسر آئی تھیں۔ آپ سیر و سیاحت کرتے ہوئے حضرت بو علی قلندر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پہنچے۔ ان کی ہدایت پر آپ نے سندھ میں قیام فرمایا۔

42۔ حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ علیہ کی اہم خدمات تحریر کریں۔ 091006422

جواب: حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ علیہ نے بندگان خدا کو سیدھی راہ دکھائی۔ ان کے اخلاق کو سنوارا، انسانوں کے دلوں میں نیکی اور سچائی کی لگن پیدا کی اور ایک دوسرے کے ساتھ محبت اور پیار سے رہنا سکھایا۔ ہزاروں لوگوں نے آپ کے ہاتھ سے ہدایت پائی اور بہت سے بھٹکے ہوئے لوگوں کا رشتہ اللہ تعالیٰ سے جوڑا۔ آپ عرصہ دراز تک سندھ میں اسلام کی تبلیغ کرتے رہے۔

43۔ حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کب اور کہاں ہوئی؟ 091006423

جواب: آپ کا وصال 21 شعبان المعظم 673 ہجری میں ہوا۔ آپ کا مزار سیہون (سندھ) میں ہے۔

44۔ حضرت فریدالدین رحمۃ اللہ علیہ کے علم و فضل کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ 091006424

جواب: آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مختلف علوم و فنون خصوصاً علم الکلام، فلسفہ، قرآن و حدیث، فقہ، طب اور خصوصاً ادب میں مہارت حاصل کی، آپ رحمۃ اللہ علیہ فارسی کے مشہور شاعر تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اشعار سے بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دنیا کے مختلف ممالک خصوصاً مصر، دمشق، مکہ، ترکستان اور ہندوستان کی سیر و سیاحت کی۔

45۔ حضرت شیخ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ کی اہم تصانیف کے بارے میں مختصر نوٹ لکھیے۔ 091006425

جواب: تذکرۃ الاولیا، پند نامہ اور منطق الطیر آپ کی مشہور اصلاحی کتب ہیں، جن کا موضوع حالات اولیا، نصیحت اور تصوف ہے۔ مشہور زمانہ صوفی بزرگ مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی شیخ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ سے فیض حاصل کیا اور مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ کی شاعری کا منبع ماخذ شیخ سے اکتساب فیض ہی ہے۔ آپ کی مایہ ناز تصنیف تذکرۃ الاولیا میں تقریباً 96 اولیا کرام کے حالات بیان ہوئے ہیں۔

46۔ حضرت شیخ فریدالدین رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کب اور کیسے ہوئی؟ 091006426

جواب: 1221ء میں تاتاریوں کے ہنگاموں کے دوران میں 114 سال کی عمر میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزار مبارک نیشاپور میں واقع ہے۔

47۔ حضرت خواجہ نظام الدین اولیا دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں مختصر نوٹ لکھیے۔ 091006427

جواب: برصغیر پاک و ہند میں سلسلہ چشتیہ کے معروف صوفی بزرگ ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اہل بیت کے چشم و چراغ ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نام محمد نظام الدین، والد کا نام احمد بخاری، سلطان الاولیا اور محبوب الٰہی مشہور القابات ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے آباواجداد بخارا سے

www.ilmkidunya.com

ہجرت کر کے بدایون آباد ہوئے، وہیں بدایون میں 1237ء میں آپ کی پیدائش ہوئی۔ پانچ سال کی عمر میں آپ کے والد کا انتقال ہوا۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کے والد بدایون کے قاضی تھے۔ پندرہ برس کی عمر میں دہلی تشریف لائے۔ آپ کو علوم القرآن پر خاص دسترس حاصل تھی۔

48۔ حضرت خواجہ نظام الدین اولیا کے اساتذہ کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟
091006428

جواب: قران وحدیث اور فقہ میں آپ رحمتہ اللہ علیہ کے اساتذہ میں علامہ علاء الدین اصولی، شمس الدین خوارزمی اور کمال الدین محمد الزاہد رحمتہ اللہ علیہ قابل ذکر نام ہیں۔ بیس سال کی عمر میں اجودھن موجود پاک پتن شریف میں بابا فرید الدین شکر گنج رحمتہ اللہ علیہ کے دست مبارک پر بیعت کی اور چھ پاروں کا درس حاصل کیا۔

49۔ چشتیہ سلسلہ کی امتیازی باتیں تحریر کریں۔
091006429

جواب: دنیاوی مال ومتاع کے حصول کے لیے لامحدود مشقت کو ترک کرنا ایسا خوف آخرت جو خوفِ الٰہی پر غالب ہو، اس کو ترک کرنا، بہت زیادہ کھانا اور سونا ترک کرنا، نفس کی تابع فرمانی ترک کرنا۔ یہ چیزیں آج بھی سلسلہ چشتیہ کا امتیاز ہیں اور یہی اسلامی تعلیمات کا نچوڑ ہیں۔

50۔ حضرت خواجہ نظام الدین کے معمولات اور اخلاق حسنہ کی مختصر وضاحت کیجیے۔
091006430

جواب: آپ نے پوری زندگی طلب علم، عبادات، ریاضت ومجاہدہ اور لوگوں کی تربیت واصلاح میں گزاری، آپ متقی، پرہیزگار، صاحب سخاوت وایثار، دل جوئی کرنے والے، عفوودرگزر سے کام لینے والے، حلیم وبردبار اور حسن سلوک کے پیکر تھے، جس کی ایک مثال یہ ہے کہ ایک شخص آپ رحمتہ اللہ علیہ کا سخت مخالف تھا اور آپ کو برا بھلا کہتا رہتا تھا لیکن اس کے فوت ہو جانے پر آپ رحمتہ اللہ علیہ اس کے جنازہ میں تشریف لے گئے اور دعا کی کہ اے اللہ اس شخص نے جو کچھ بھی مجھے کہا، یا میرے ساتھ کیا ہے، میں اس کو معاف کرتا ہوں۔

51۔ حضرت خواجہ نظام الدین کی سخاوت کے بارے میں کوئی واقعہ لکھیں۔
091006431

جواب: ایک بار ایک طالب علم آیا اور آپ رحمتہ اللہ علیہ کے سامنے اپنی ضروریات بیان کی تو اس وقت آپ رحمتہ اللہ علیہ کے پاس ایک بیل کے سوا کچھ نہ تھا، آپ نے وہی بیل طالب علم کے حوالے کر دیا اور فرمایا جاؤ دینی علمی ضروریات پوری کر لینا۔

52۔ حضرت خواجہ نظام الدین کے ملفوظات کے مجموعہ کے بارے میں مختصر نوٹ لکھیں۔
091006432

جواب: "افضل الفوائد" آپ رحمتہ اللہ علیہ کے اپنے ملفوظات ہیں جو حضرت امیر خسرو رحمتہ اللہ علیہ نے جمع کیے ہیں اور "فوائد الفوائد" آپ کے وہ ملفوظات ہیں، جن کو حضرت امیر حسن سجزی رحمتہ اللہ علیہ نے جمع کیا ہے، یہ ملفوظات آپ کی تعلیمات کا نچوڑ ہیں جن میں شریعت، عبادت، احسان، حقوق اللہ اور حقوق العباد کا تفصیلی بیان ہے۔

مشقی تفصیلی سوالات

سوال نمبر ۳۔ تفصیلی سوالات کے جوابات دیں۔

1۔ حضرت ابوالقاسم قشیری رحمتہ اللہ علیہ کی شخصیت پر نوٹ تحریر کریں۔
091006433

جواب: حضرت ابوالقاسم قشیری رحمتہ اللہ علیہ کا تعارف

آپ رحمتہ اللہ علیہ کا نام عبدالکریم تھا۔ اپنے آباؤ اجداد میں ایک بزرگ قشیر کی وجہ سے قشیری معروف ہوئے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کی کنیت ابوالقاسم ہے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کی پیدائش 986ء میں ایران کے علاقے نیشاپور کے قریب استوا نامی بستی میں ہوئی۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کے بچپن ہی میں آپ رحمتہ اللہ علیہ کے والد وفات پا گئے۔

اکتساب علم

امام قشیری رحمتہ اللہ علیہ نے دین وتصوف کی بنیادی تعلیم اپنے شیخ ابو علی دقاق رحمتہ اللہ علیہ سے حاصل کی۔ امام دقاق رحمتہ اللہ علیہ اخلاص ومحبت کا پیکر تھے۔ یہی اخلاص امام قشیری کو آپ رحمتہ اللہ علیہ کی صحبت میں کھینچ لایا۔ حضرت امام قشیری رحمتہ اللہ علیہ نے امام بیہقی رحمتہ اللہ علیہ اور امام الحرمین جوینی رحمتہ اللہ علیہ سے بھی اکتساب فیض کیا۔

تالیفات وتصنیفات

اَلتَّیسِیر فِی عِلمِ التَّفسِیر اور لَطَائفِ القرآن فی تَفسِیرِ القرآن، علم التفسیر میں آپ کی نمایاں کتب ہیں۔ اسمائے باری تعالیٰ پہ التَّحبِیر فِی عِلمِ التَّذکِیرِ فِی مَعَانِیِ اِسمِ اللّٰہِ تَعَالٰی آپ کی معتبر کتاب ہے جو اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ قرونِ اولیٰ کے صوفیہ کرام علم دین اور اللہ تعالیٰ کے خوف سے لبریز قلوب واذہان کے مالک تھے۔

چالیس موضوعات پر احادیث مبارکہ

آپ رحمتہ اللہ علیہ نے چالیس موضوعات پر احادیث مبارکہ جمع کی ہیں، جو معاشرتی اصلاح کے حوالے سے اپنا خاص مقام رکھتی ہیں۔

قدر ومنزلت میں ارفع واشرف

حضرت علی ہجویری رحمتہ اللہ علیہ "کشف المحجوب" میں امام قشیری رحمتہ اللہ علیہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ آپ متاخرین صوفیہ کے امام ہیں، جو اپنے زمانے میں یکتا اور قدر ومنزلت میں ارفع واشرف تھے۔ ہر فن میں آپ رحمتہ اللہ علیہ کے اوصاف موجود ہیں۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کی محققانہ تصانیف بہت زیادہ ہیں۔

تصوف کے بارے میں تعلیمات

آپ نے تصوف کے جو اصول اور صوفی کی جو خصلتیں بیان کی ہیں۔ ان کا خلاصہ یہ ہے کہ تصوف صرف ذکر واذکار کا نام ہی نہیں بلکہ انسانی فکر کی ایسی تبدیلی ہے جو انسان کے اوصاف واخلاق میں ایسا انقلاب لے آئے کہ انسان اچھے اخلاق کا بہتر نمونہ بن جائے اور انسان ظاہر اور باطن میں پاک صاف ہو جائے اور یہ طہارت انسان کی فکر کو خالص کر دے۔ انسان حیثیت الٰہی کا مرقع بن جائے تاکہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ کرے اور منفی خیالات وجذبات جیسے انتقام، بخل اور لالچ انسان کے اندر سے نکل جائیں۔

تصوف میں حضرت امام قشیری رحمتہ اللہ علیہ کی تصنیف "رسالہ قشیریہ"

تصوف میں حضرت امام قشیری رحمتہ اللہ علیہ کی تصنیف "رسالہ قشیریہ" ایک ایسا مختصر اور جامع رسالہ ہے۔ جس میں تصوف کے تمام پہلوؤں کو زیر بحث لایا گیا ہے، جس کی ابتدا میں تصوف کے عقائد بیان کیے گئے ہیں، اس کے بعد 83 صوفیہ کرام رحمتہ اللہ علیہم کے حالات قلم بند کیے گئے ہیں۔

وفات وتدفین

امام قشیری رحمتہ اللہ علیہ کی وفات 1072 عیسوی میں نیشاپور میں ہوئی۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کو آپ کے مرشد ابو علی دقاق رحمتہ اللہ علیہ کے پہلو میں دفن کیا گیا۔

www.ilmkidunya.com

2۔ حضرت شیخ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت پر نوٹ تحریر کریں۔ 091006434

جواب: حضرت شیخ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ کا تعارف

آپ ایران کے شہر نیشاپور میں پیدا ہوئے۔ آپ کا نام ابوحمید تھا، لیکن نام فریدالدین سے مشہور ہوئے۔ عطار کا لقب آپ کے پیشے کی وجہ سے مشہور ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ خوش بو اور ادویہ سازی کے ماہر تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مطب سے سیکڑوں لوگ روزانہ دوا لے کر جاتے تھے۔

اکتساب علوم وفنون

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اساتذہ میں مجدالدین بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا نام سرفہرست ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مختلف علوم وفنون خصوصاً علم الکلام، فلسفہ، قرآن وحدیث، فقہ، طب اور خصوصاً ادب میں مہارت حاصل کی، آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مشہور شاعر تھے۔

سیروسیاحت

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اشعار سے بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دنیا کے مختلف ممالک خصوصاً مصر، دمشق، مکہ، ترکستان اور ہندوستان کی سیروسیاحت کی۔

مشہور اصلاحی کتب

تذکرۃ الاولیا، پندنامہ اور منطق الطیر آپ کی مشہور اصلاحی کتب ہیں، جن کا موضوع حالات اولیا، نصیحت اور تصوف ہے۔ مشہور زمانہ صوفی بزرگ مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی شیخ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ سے فیض حاصل کیا اور مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ کی شاعری کا منبع ماخذ شیخ سے اکتساب فیض ہی ہے۔

مایہ ناز تصنیف

آپ کی مایہ ناز تصنیف تذکرۃ الاولیا میں تقریباً 96 اولیا کرام کے حالات بیان ہوئے ہیں۔ چند اہم جن موضوعات پر آپ نے لکھا ہے، ان کی ترتیب اس طرح ہے: حمد باری تعالیٰ ونعت رسول مقبول، ائمہ دین اور مجتہدین کی فضیلت، نفس کی بجائے احکامات الٰہیہ تابع فرمانی، خاموشی کے فوائد، ریاکاری سے اجتناب، اخلاق حسنہ، اہل سعادت کے ساتھ بیٹھنے کے فوائد، سکون وعافیت کے اسباب، عجز وانکسار، ذکر کے فوائد اور غصے کے نقصانات اور زندگی کو اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت سمجھنا، نیز مذکورہ تعلیمات سے ان حضرات کی معاشرتی اور روحانی خدمات کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

شہادت

1221ء میں تاتاریوں کے ہنگاموں کے دوران میں 114 سال کی عمر میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزار مبارک نیشاپور میں واقع ہے۔

حاصل کلام

آج کا معاشرہ اگر ان تعلیمات پیرا ہو جائے تو انفرادی اور اجتماعی اصلاح ممکن ہوسکتی ہے اہل اللہ کی صحبت سے ہی ظاہری اور باطنی فوائد وثمرات حاصل ہوسکتے ہیں۔

3۔ حضرت خواجہ نظام الدین اولیا دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت پر نوٹ تحریر کریں۔ 091006435

جواب: حضرت خواجہ نظام الدین اولیا دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا تعارف

برصغیر پاک وہند میں سلسلہ چشتیہ کے معروف صوفی بزرگ ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اہل بیت کے چشم وچراغ ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ

علیہ کا نام محمد نظام الدین، والد کا نام احمد بخاری، سلطان الاولیا اور محبوب الٰہی مشہور القابات ہیں۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کے آباواجداد بخارا سے ہجرت کر کے بدایون آباد ہوئے، وہیں بدایون میں 1237ء میں آپ کی پیدائش ہوئی۔ پانچ سال کی عمر میں آپ کے والد کا انتقال ہوا۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کے والد بدایون کے قاضی تھے۔

اکتساب علم وتصوف

آپ رحمتہ اللہ علیہ پندرہ برس کی عمر میں دہلی تشریف لائے۔ قرآن وحدیث اور فقہ میں آپ رحمتہ اللہ علیہ کے اساتذہ میں علامہ علاء الدین اصولی، شمس الدین خوارزمی اور کمال الدین محمد الزاہد رحمتہ اللہ علیہ قابل ذکر نام ہیں۔ بیس سال کی عمر میں اجودھن موجودہ پاک پتن شریف میں بابا فریدالدین شکر گنج رحمتہ اللہ علیہ کے دست مبارک پر بیعت کی اور چھ پاروں کا درس حاصل کیا۔ شیخ نے کلاہ چہار ترکی یعنی چار کونوں والی ٹوپی عطا کی جو بنیادی طور پر چار چیزوں کو ترک کرنے کا وعدہ تھا۔ دنیاوی مال ومتاع کے حصول کے لیے لامحدود مشقت کو ترک کرنا ایسا خوف آخرت جو خوف الٰہی پر غالب ہو، اس کو ترک کرنا بہت زیادہ کھانا اور سونا ترک کرنا نفس کی تابع فرمانی ترک کرنا۔

دہلی تشریف آوری

آپ اپنے شیخ کے حکم پر دہلی تشریف لائے اور خلق خدا کی خدمت کا سلسلہ شروع کیا۔ آپ کا مزار مبارک دہلی میں ہی ہے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ اپنے مریدین کو کثرت سے قرآن مجید کی تلاوت کی ہدایت فرماتے۔ آپ کو علوم قرآن پر خاص دست رس حاصل تھی۔

علم وفضل اور زہد وتقویٰ

آپ نے پوری زندگی طلب علم، عبادات، ریاضت ومجاہدہ اور لوگوں کی تربیت واصلاح میں گزاری، آپ متقی، پرہیزگار، صاحب سخاوت وایثار، دل جوئی کرنے والے، عفوودرگزر سے کام لینے والے، حلیم وبردبار اور حسن سلوک کے پیکر تھے، جس کی ایک مثال یہ ہے کہ ایک شخص آپ رحمتہ اللہ علیہ کا سخت مخالف تھا اور آپ کو برا بھلا کہتا رہتا تھا لیکن اس کے فوت ہو جانے پر آپ رحمتہ اللہ علیہ اس کے جنازہ پر تشریف لے گئے اور دعا کی کہ اے اللہ اس شخص نے جو کچھ بھی مجھے کہا، یہ میرے ساتھ کیا ہے، میں اس کو معاف کرتا ہوں۔

تزکیہ نفس اور روحانی آثار

آپ رحمتہ اللہ علیہ کے ملفوظات سے تزکیہ نفس اور روحانی آثار واضح ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ کچھ ملے تو جمع نہ کرو، نہ ملے تو فکر نہ کرو، امید رکھو کہ اللہ تعالیٰ ضرور عطا فرمائے گا۔ کسی کی برائی نہ کرو، بلا ضرورت نہ لو، ظلم کے بدلے عطا کرو۔ ایسا کرو گے تو بادشاہ تمھارے در آئیں گے، فقر وفاقہ رحمت الٰہی ہے، جس شب فقیر بھوکا سویا، وہ شب اس کی معراج ہے اللہ کی رہ میں جتنا بھی خرچ کرو وہ اسراف نہیں ہے اور جو اللہ کی راہ میں خرچ نہ کیا جائے اسراف ہے خواہ کتنا ہی کم ہو۔

اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی خدمت

ہر صوفی بزرگ کی طرح آپ رحمتہ اللہ علیہ نے بھی اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی خدمت اور برصغیر کے معاشرے کو سدھارنے میں اہم کردار ادا کیا، ہزاروں کی تعداد میں فقرا ومساکین آپ رحمتہ اللہ علیہ کے لنگر خانے سے کھانا کھاتے، آپ نے لوگوں کی راہ نمائی کے لیے اخلاص اور تقویٰ سے بھرپور شخصیات تیار کیں، ان میں سے شیخ نصیر الدین چراغ دہلوی رحمتہ اللہ علیہ امیر خسرو رحمتہ اللہ علیہ اور حضرت امیر حسن سجزی رحمتہ اللہ علیہ کے نام سرفہرست ہیں۔

علمی اور اصلاحی کاوشیں

"راحت القلوب" آپ کی وہ تحریری کاوش ہے، جس میں آپ نے اپنے شیخ کامل بابا فریدالدین گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ کے ملفوظات

www.ilmkidunya.com

اکٹھے کیے ہیں۔ "افضل الفوائد" آپ رحمتہ اللہ علیہ کے اپنے ملفوظات ہیں جو حضرت امیر خسرو رحمتہ اللہ علیہ نے جمع کیے ہیں اور "فوائد الفوائد" آپ کے وہ ملفوظات ہیں، جن کو حضرت امیر حسن سجزی رحمتہ اللہ علیہ نے جمع کیا ہے، یہ ملفوظات آپ کی تعلیمات کا نچوڑ ہیں جن میں شریعت، عبادت، احسان، حقوق اللہ اور حقوق العباد کا تفصیلی بیان ہے۔

وفات

آپ رحمتہ اللہ علیہ نے 1324ء میں وفات پائی۔

4۔ حضرت سید عبداللطیف کاظمی رحمتہ اللہ علیہ (المعروف امام بری) کی شخصیت پر نوٹ تحریر کریں۔

091006436

تعارف

حضرت سید عبداللطیف امام بری کاظمی رحمتہ اللہ علیہ 1026 ہجری میں ضلع چکوال کے علاقے چولی کرسال میں پیدا ہوئے۔

والدین

آپ رحمتہ اللہ علیہ کے والد گرامی کا اسم مبارک سید سخی محمود بادشاہ کاظمی رحمتہ اللہ علیہ اور والدہ ماجدہ کا نام سیدہ غلام فاطمہ کاظمی رحمتہ اللہ علیہا ہے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کے والد گرامی بھی اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ ولی تھے۔

تعلیم وتربیت

حضرت امام بری سرکار رحمتہ اللہ علیہ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد گرامی سے حاصل کی۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کے والد نے فقہ و حدیث اور دیگر علوم اسلامی کی تعلیم نجف اشرف عراق سے حاصل کی۔ سید محمود بادشاہ رحمتہ اللہ علیہ جو نجف اشرف سے فارغ التحصیل تھے انھوں نے اپنے بیٹے کی تعلیم وتربیت میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی تھی۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ بری امام (امام برخشکی کے امام) کے لقب سے زیادہ مشہور ہیں۔

تبلیغ اسلام

حضرت سید عبداللطیف کاظمی قادری رحمتہ اللہ علیہ نے بہت سے علاقوں کا تبلیغی دورہ کیا جن میں کشمیر، بدخشاں، بخارا، مشہد، بغداد اور دمشق شامل ہیں آپ حج کی غرض سے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ گئے اور تقریباً 25 سال کی عمر میں واپس تشریف لائے۔

حضرت سید عبداللطیف کاظمی قادری رحمتہ اللہ علیہ نے نور پور شاہاں میں قیام کے دوران اسلامی تعلیمات کے ذریعے سے لاتعداد ہندوؤں کے دلوں میں اسلام کی شمع روشن کی۔

وصال

حضرت شاہ عبداللطیف رحمتہ اللہ علیہ کا وصال 1117 ہجری بمطابق 1706ء میں نور پور شاہاں اسلام آباد میں ہوا۔

5۔ حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمتہ اللہ علیہ کی شخصیت پر نوٹ تحریر کریں۔

091006437

تعارف

آپ رحمتہ اللہ علیہ کا نام عبدالرحمٰن اور لقب جامی ہے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کے والد کا اسم گرامی مولانا نظام الدین رحمتہ اللہ علیہ تھا۔ مولانا جامی رحمتہ اللہ علیہ 23 شعبان، 817 ہجری بمطابق 1414ء کو ہرات (افغانستان) میں پیدا ہوئے۔

www.ilmkidunya.com

ذوق لطیف اور عشقِ حقیقی

آپ رحمۃ اللہ علیہ حضرت خواجہ علیہ اللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ کے دستِ حق پرست پر بیعت ہوئے۔ مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ ذوقِ لطیف سے مالا مال تھے۔ آپ کے دل میں عشقِ حقیقی سمایا ہوا تھا۔ مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ کو نبی کریم خاتم النّبیّین ﷺ کی ذاتِ اقدس سے بہت زیادہ عقیدت و محبت تھی۔ انھوں نے نبی کریم خاتم النّبیّین ﷺ کی محبت میں نعتیہ کلام بھی لکھا ہے۔ ان کی فارسی میں معروف نعت کا شعر ہے:

نسیما! جانب بطحا گزر کن ترجمہ: بادِ نسیم جب تیرا شہر بطحا سے گزر ہو

زاحوالم محمد را خبر کن میرے احوال (حالات) سرکار (نبی کریم خاتم النّبیّین ﷺ) کی خدمت میں بیان کرنا

(نفحات الانس فی مجالس القدس: 260)

نمایاں اوصاف

آپ رحمۃ اللہ علیہ صحیح معنوں میں تواضع اور عجز و انکسار کے حامل انسان تھے۔ ترکِ ریا، نفس کشی اور خلوص جیسی خوبیاں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے قول و فعل سے نمایاں تھیں۔ احکامِ شریعت کے سخت پابند تھے اور اپنے پیروکاروں کو بھی اس کی تبلیغ کرتے تھے۔ مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ مظلوموں کے مددگار تھے، اگر کسی کو محتاج پاتے تو خفیہ طور پر اس کی مدد کرتے۔ قرآن مجید کو سمجھنے کے لیے جن علوم کا جاننا ضروری ہے ان میں علم النحو سرِ فہرست ہے۔ مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ کو علم النحو کا امام تسلیم کیا جاتا ہے۔ علم النحو میں "شرح ملا جامی" آپ رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور تصنیف ہے۔

اسلام کے لیے خدمات

مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ نے مختلف شہروں میں مساجد، مدارس اور خانقاہیں تعمیر کیں اور ان کا انتظام چلانے کے لیے بہت سی املاک بھی وقف کیں۔

سلاطین کو نیکی کی تلقین

آپ رحمۃ اللہ علیہ بڑے لوگوں اور بالخصوص بادشاہوں کی خوشامد اور چاپلوسی سے متنفر تھے، بلکہ انھیں ہمیشہ نیکی پر کاربند رہنے کے لیے خط لکھا کرتے تھے، چناں چہ ایک خط میں بادشاہِ وقت کو مخاطب کر کے کہتے ہیں کہ: اے بادشاہ! تو جس تاج و تخت کا دل دادہ ہے وہ ناپائیدار ہے۔ یہ زندگی فنا ہونے والی ہے۔ نہ یہ زمانہ رہے گا نہ یہ زمین، جہاں تک ہو سکے دنیا میں نیکی کر لے، کیوں کہ یہی کام آنے والی ہے۔

وفات و تدفین

مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ نے اس فانی دنیا میں 81 برس گزار کر 18 محرم الحرام 898 ہجری، بمطابق 14 نومبر 1492ء کو جمعہ کے دن وفات پائی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزار "ہرات" افغانستان میں ہے۔

091006438

6۔ حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت پر نوٹ تحریر کریں۔

تعارف

حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ علیہ جن کا اصل نام سید عثمان مروندی تھا، سندھ میں مدفون ایک مشہور صوفی بزرگ ہیں۔ ان کا مزار

www.ilmkidunya.com

سندھ کے علاقے سیہون شریف میں ہے۔ لعل شہباز قلندر رحمتہ اللہ علیہ کی ولادت 538 ہجری بمطابق 1143ء مروند یا میوند (موجودہ آذربائیجان یا افغانستان) میں ہوئی۔ لعل شہباز قلندر رحمتہ اللہ علیہ کا سلسلہ شجرہ نسب تیرہ واسطوں سے حضرت امام جعفر صادق رحمتہ اللہ علیہ تک پہنچتا ہے۔

والدین

آپ کے والدِ گرامی کا نام ابراہیم کبیر الدین اور والدہ کا نام ماجدہ کبیر الدین تھا۔ آپ کے والدین زہد و تقویٰ کی بدولت مشہور تھے اور درس و تدریس سے وابستہ تھے۔ آپ کے آباؤاجداد عراق سے ہجرت کر کے ایران سے ہوتے ہوئے افغانستان میں آباد ہوئے۔ آپ نے بھی مسلم دنیا گھوم کر سیہون شریف (سندھ) کو پسند فرمایا، یہاں آباد ہوئے اور یہیں پر مدفون ہوئے۔

خاندانی خصائص

شیخ مروندی رحمتہ اللہ علیہ خاندانی اعتبار سے اعلیٰ نسب رکھتے تھے۔ اس لیے صالحیت وسخا کے بہت سے خصائص ان کے خاندان میں منتقل ہو گئے تھے۔ آپ کی والدہ کے متعلق مشہور ہے کہ رات کی تاریکی میں بیٹھ کر رویا کرتی تھیں۔ آپ فرماتی تھیں: اللہ کے خوف سے رونے والا دوزخ میں نہ جائے گا۔ ان کی ذات خشیتِ الٰہی کا پیکر تھی۔ رات کا زیادہ تر حصہ عبادت میں گزارتیں۔

تعلیم و تربیت

حضرت عثمان بن کبیر المعروف شہباز قلندر رحمتہ اللہ علیہ نے سات سال کی عمر ہی میں قرآن مجید حفظ کر لیا تھا۔ قرآن مجید حفظ کرنے کے بعد آپ نے بہت ہی قلیل عرصے میں مروجہ عربی و فارسی علوم میں بھی مکمل دسترس حاصل کر لی۔

بچپن میں ابتدائی منزلیں اپنے والد محترم کے سائے میں طے کیں۔ جو تبریز میں بڑا درجہ رکھتے تھے۔ ان کی نگرانی میں آپ کی نشوونما ہوئی اور تعلیم و تربیت کا اہتمام ہوا۔ صاحبِ علم و فضل والد کی وجہ سے سید عثمان مروندی رحمتہ اللہ علیہ کو اہل اللہ کی صحبتیں بچپن ہی سے میسر آئی تھیں۔ آپ سیر و سیاحت کرتے ہوئے حضرت بوعلی قلندر رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں پہنچے۔ ان کی ہدایت پر آپ نے سندھ میں قیام فرمایا۔

تبلیغی خدمات

حضرت لعل شہباز قلندر رحمتہ اللہ علیہ نے بندگانِ خدا کو سیدھی راہ دکھائی۔ ان کے اخلاق کو سنوارا، انسانوں کے دلوں میں نیکی اور سچائی کی لگن پیدا کی اور ایک دوسرے کے ساتھ محبت اور پیار سے رہنا سکھایا۔ ہزاروں لوگوں نے آپ کے ہاتھ سے ہدایت پائی اور بہت سے بھٹکے ہوئے لوگوں کا رشتہ اللہ تعالیٰ سے جوڑا۔ آپ عرصہ دراز تک سندھ میں اسلام کی تبلیغ کرتے رہے۔

وصال و تدفین

آپ کا وصال 21 شعبان المعظم 673 ہجری میں ہوا۔ آپ کا مزار سیہون (سندھ) میں ہے۔

www.ilmkidunya.com

علماو مفکرین رحمۃ اللہ علیہم

امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ، امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ، ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ
شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ، شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ، ابن رشد رحمۃ اللہ علیہ

﴿مشقی معروضی سوالات﴾

سوال نمبر ۱۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

(1) امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور کتاب ہے: 091006439

(الف) الموافقات (ب) علوم القرآن (ج) کتاب العمر (د) تاریخ الخلفاء

(2) امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ کا سن وفات ہے: 091006440

(الف) 790 ہجری (ب) 792 ہجری (ج) 794 ہجری (د) 796 ہجری

(3) علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ کس ملک کے سلطان کے وزیر مقرر ہوئے؟ 091006441

(الف) تیونس (ب) مراکش (ج) مصر (د) نائجیریا

(4) علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ کی شہرہ آفاق تصنیف ہے: 091006442

(الف) مقدمہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ (ب) الاتقان فی علوم القرآن

(ج) سیر اعلام النبلاء (د) تفسیر جلالین

(5) امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف کی تعداد ہے: 091006443

(الف) دو سو سے زائد (ب) تین سو سے زائد (ج) پانچ سو سے زائد (د) سات سو سے زائد

(6) ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کا لقب ہے: 091006444

(الف) محی الدین کا (ب) معین الدین کا (ج) نصیر الدین کا (د) عماد الدین کا

(7) ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور تصنیف ہے: 091006445

(الف) فتوحات مکیہ (ب) کشف المحجوب (ج) بدایۃ المجتهد (د) احیاء علوم الدین

(8) شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ نسب ملتا ہے: 091006446

(الف) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے (ب) حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

(ج) حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے (د) حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

(9) شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کو کمال حاصل تھا: 091006447

(الف) علم حدیث میں (ب) علم نجوم میں (ج) شاعری کے میدان میں (د) علم انساب میں

(10) ابن رشد متاثر تھے: 091006448

(الف) امام غزالی سے (ب) ارسطو سے (ج) افلاطون سے (د) ابن عربی سے

www.ilmkidunya.com

اضافی معروضی سوالات

(11) امام شاطبی رحمتہ اللہ علیہ نے وفات پائی؟
091006449
(الف) 770ہجری (ب) 790ہجری (ج) 800ہجری (د) 850ہجری

(12) امام شاطبی رحمتہ اللہ علیہ نے قرآن پاک کی قرأت کی تعلیم کہاں سے حاصل کی؟
091006450
(الف) شہر بلنسیہ (ب) شاطبہ (ج) بلخ (د) بخارا

(13) امام شاطبی رحمتہ اللہ علیہ زیارت کے لیے کہاں تشریف لے گئے؟
091006451
(الف) بیت المقدس (ب) خانہ کعبہ (ج) مکہ مکرمہ (د) مدینہ منورہ

(14) آپ رحمتہ اللہ علیہ کا اصل نام کیا تھا؟ کنیت ابوالفضل اور لقب جلال الدین تھا:
091006452
(الف) عبدالرحمٰن (ب) عبداللہ (ج) عبدالکریم (د) عبدالوہاب

(15) امام جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ کی پیدائش مصر کے قدیم قصبے اسیوط میں کس ہجری میں ہوئی:
091006453
(الف) 848میں (ب) 849میں (ج) 850میں (د) 851میں

(16) علامہ ابن خلدون رحمتہ اللہ علیہ کی شہرت کی سب سے بڑی وجہ ہے:
091006454
(الف) فلسفہ (ب) فقہ (ج) علم الانساب (د) شاعری

(17) امام جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ نے آٹھ سال کی عمر میں کمال الدین ابن الہمام حنفی رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں رہ کر کیا کیا؟
091006455
(الف) فقہ پڑھی (ب) قرآن پاک حفظ (ج) احادیث پڑھی (د) تاریخ اسلام پڑھا

(18) کس نے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے مجھے سات علوم یعنی تفسیر، حدیث، فقہ، نحو، معانی، بیان، اور بدیع میں کمال عطا فرمایا ہے؟ 091006456
(الف) علامہ ابن خلدون رحمتہ اللہ (ب) امام شافعی رحمتہ اللہ
(ج) امام مالک رحمتہ اللہ (د) امام جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ

(19) امام جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ کو احادیث یاد تھیں؟
091006457
(الف) دو لاکھ (ب) تین لاکھ (ج) چار لاکھ (د) پانچ لاکھ

(20) امام جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ محدث ہونے کے ساتھ ساتھ کیا تھے؟
091006458
(الف) بہترین مورخ (ب) بہترین مفسر (ج) بہترین فاتح (د) الف، ب، ج تمام

(21) علامہ سیوطی رحمتہ اللہ علیہ نے کب وفات پائی:
091006459
(الف) 912ہجری (ب) 911ہجری
(ج) 913ہجری (د) 910ہجری

(22) عالم اسلام کے مشہور و معروف مورخ، فقیہ، فلسفی اور سیاست دان تھے:
091006460
(الف) ابن خلدون (ب) محمد بن قاسم (ج) ابوہشم (د) ابوحیان

www.ilmkidunya.com

(23) کتنے سال کی عمر میں طاعون کی بیماری پھیلنے کی وجہ سے ابن خلدون رحمتہ اللہ علیہ کے والدین اور اکثر اساتذہ انتقال کر گئے؟

091006461

(الف) 17 سال (ب) 18 سال (ج) 19 سال (د) 20 سال

(24) ابن خلدون کو کون سی نوکری پسند نہیں تھی، جس کی وجہ سے تیونس چھوڑ کر مراکش میں جا بسے؟ 091006462

(الف) ادیب کی (ب) مصنف کی (ج) شاعر کی (د) کاتب کی

(25) ابن خلدون رحمتہ اللہ علیہ کی علمی خدمات کو کتنے پہلوؤں پر جانچا جاتا ہے؟ 091006463

(الف) تین (ب) چار (ج) پانچ (د) چھ

(26) کس کو تاریخ اور فلسفہ تاریخ اور عمرانیات (سوشیالوجی) کا ماہر تسلیم کیا جاتا ہے؟ 091006464

(الف) ابن خلدون کو (ب) ابوحیان کو (ج) علامہ سیوطی کو (د) امام شاطبی

(27) ابن خلدون کا 74 برس کی عمر 808ھ میں کہاں انتقال ہوا: 091006465

(الف) تیونس (ب) قاہرہ (ج) مراکش (د) مصر

(28) ابن عربی 17 رمضان 560 ہجری (28 جولائی 1168ء) کو پیدا ہوئے: 091006466

(الف) اشبیلیہ (ب) قرطبہ (ج) مرسیہ (اندلس) (د) غرناطہ

(29) ابن عربی رحمتہ اللہ علیہ کا تعلق حاتم طائی کے قبیلے سے تھا: 091006467

(الف) شاہ عبدالعزیز کے (ب) حاتم طائی کے (ج) ابن رشد کے (د) مامون الرشید کے

(30) آپ رحمتہ اللہ علیہ کی کتاب فتوحات مکیہ اور فُصُوص الحکم نے بہت شہرت پائی: 091006468

(الف) ابن عربی رحمتہ اللہ علیہ (ب) ابن رشد رحمتہ اللہ علیہ

(ج) ابن بطوطہ رحمتہ اللہ علیہ (د) مولانا جامی رحمتہ اللہ علیہ

(31) ابن عربی رحمتہ اللہ علیہ کی تصانیف کی تعداد بیان کی جاتی ہے: 091006469

(الف) 200 سے زائد (ب) 500 سے زائد (ج) 300 سے زائد (د) 800 سے زائد

(32) شاہ عبدالعزیز رحمتہ اللہ علیہ 25 رمضان المبارک 1159 ہجری کو پیدا ہوئے: 091006470

(الف) آگرہ میں (ب) لکھنؤ میں (ج) جوناگڑھ میں (د) دہلی میں

(33) آپ رحمتہ اللہ علیہ کا تاریخی نام غلام حلیم ہے: 091006471

(الف) شاہ عبدالعزیز رحمتہ اللہ علیہ (ب) ابن رشد رحمتہ اللہ علیہ

(ج) ابن عربی رحمتہ اللہ علیہ (د) شاہ اسماعیل رحمتہ اللہ علیہ

(34) شاہ عبدالعزیز رحمتہ اللہ علیہ کا سلسلہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پہنچتا ہے: 091006472

(الف) 20 واسطوں سے (ب) 34 واسطوں سے (ج) 25 واسطوں سے (د) 30 واسطوں سے

(35) شاہ عبدالعزیز رحمتہ اللہ علیہ لقب سے مشہور ہیں: 091006473

(الف) سراج الہند (ب) امام الہند (ج) سراج الدولۃ (د) سراج الدین

www.ilmkidunya.com

(36) والد بزرگ وار کے انتقال کے بعد شاہ عبدالعزیز رحمتہ اللہ علیہ علوم حدیث وتفسیر کی درس وتدریس میں مصروف رہے: 091006474

(الف) تقریباً دس سال تک (ب) تقریباً بارہ سال تک (ج) تقریباً پانچ سال تک (د) تقریباً آٹھ سال تک

(37) شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ نے 7/شوال 1239 ہجری کو وفات پائی: 091006475

(الف) 50 برس کی عمر میں (ب) 80 برس کی عمر میں (ج) 60 برس کی عمر میں (د) 70 برس کی عمر میں

(38) محمد بن احمد بن رشد رحمتہ اللہ علیہ ایک باعزت گھرانے میں پیدا ہوئے: 091006476

(الف) مراکش کے (ب) قرطبہ کے (ج) الجزائر کے (د) یمن کے

(39) ابن رشد رحمتہ اللہ علیہ نے وفات پائی: 091006477

(الف) مراکش میں (ب) لبنان میں (ج) لیبیا میں (د) بغداد میں

(40) ابن رشد رحمتہ اللہ علیہ کی بہت سی تصانیف ہیں جن میں خاص طور پر قابلِ ذکر ہے: 091006478

(الف) فتوحاتِ مکیہ (ب) بدایۃ المجتہد (ج) کشف الاسرار (د) احیاء العلوم

جوابات

نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب
1	الف	2	الف	3	الف	4	الف	5	ج	6	الف
7	الف	8	ب	9	الف	10	ب	11	ب	12	ب
13	الف	14	الف	15	ب	16	الف	17	ب	18	د
19	الف	20	الف	21	ب	22	الف	23	الف	24	د
25	الف	26	الف	27	ب	28	ج	29	ب	30	الف
31	د	32	د	33	الف	34	ب	35	الف	36	ب
37	ب	38	ب	39	الف	40	ب				

مشقی مختصر سوالات

سوال نمبر ۲۔ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔

1۔ امام شاطبی رحمتہ اللہ علیہ کا مختصر تعارف بیان کریں۔ 091006479

جواب: ابو اسحاق، ابراہیم بن موسیٰ الشاطبی رحمتہ اللہ علیہ مشہور محدث فقیہ اور جامع العلوم تھے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کا خاندان بنولخم سے تعلق رکھتا تھا۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے قرآن پاک کی قراءت کی تعلیم شاطبہ میں حاصل کی۔ قرآن مجید حفظ کیا اور حدیث وفقہ کی ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ بیت المقدس تشریف لے گئے۔

2۔ امام شاطبی رحمتہ اللہ علیہ کن علوم کے ماہر تھے؟ کوئی سے دو نام لکھیں۔ 091006480

جواب: امام شاطبی رحمتہ اللہ علیہ علوم شرعیہ کے ماہر عالم اور فقہ کے امام تسلیم کیے جاتے تھے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ ذہنی وسعت اور قوی ادراک رکھنے والے تھے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کو فقہ میں ید طولیٰ حاصل تھا۔

www.ilmkidunya.com

3 - امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی کوئی سی دو تصانیف کے نام تحریر کریں۔ 091006481

جواب: ''تفسیر جلالین اور تفسیر در منثور'' کے علاوہ قرآنیات پر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''الاتقان فی علوم القرآن'' علما میں کافی مقبول ہے۔ تاریخ اسلام پر ''تاریخ الخلفا'' امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور زمانہ تصنیف ہے۔

4 - امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کن علوم کے ماہر تھے؟ 091006482

جواب: علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حق تعالیٰ نے مجھے سات علوم یعنی تفسیر، حدیث، فقہ، نحو، معانی، بیان اور بدیع میں کمال عطا فرمایا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے خود فرمایا کہ: مجھے دو لاکھ احادیث یاد ہیں اور اگر مجھے اس سے زیادہ ملتیں تو ان کو بھی یاد کرتا۔

5- علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ کی شہرہ آفاق کتاب کا نام کیا ہے؟ 091006483

جواب: ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ کو تاریخ اور فلسفہ تاریخ اور عمرانیات (سوشیالوجی) کا ماہر تسلیم کیا جاتا ہے۔ ان کی شہرہ آفاق کتاب ''مقدمہ ابن خلدون'' ہے۔ یہ کتاب فلسفہ، تاریخ، سیاست، عمرانیات، اقتصادیات اور ادبیات کا خزانہ ہے۔

6- علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ کی علمی خدمات تحریر کریں۔ 091006484

جواب: ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ کی علمی خدمات کو تین مختلف پہلوؤں پر جانچا جاتا ہے۔ اول: مؤرخ و تاریخ نویس کی حیثیت سے، دوم: فلسفہ تاریخ کے بانی کی حیثیت سے اور سوم: عمرانیات کے امام اور ماہر کی حیثیت ہے۔

7- ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کا مکمل نام تحریر کریں۔ 091006485

جواب: ابن عربی کا نام محمد بن علی اور لقب محی الدین ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو شیخ اکبر بھی کہا جاتا ہے۔

8- ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ نے کن موضوعات پر کتب تصنیف کیں؟ 091006486

جواب: آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف کی تعداد 500 سے زائد بیان کی جاتی ہے۔ شیخ اکبر کی تصانیف اپنے زمانے کے مروجہ علوم اسلامی کا احاطہ کرتی ہیں اور زیادہ تر تصوف کے موضوع پر ہیں، نیز آپ نے حدیث، تفسیر، سیرت اور ادب کے موضوع پر بھی کتابیں لکھیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے تحریری سرمایۂ ادب میں صوفیانہ شاعری وغیرہ بھی شامل ہے۔

9- شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا مختصر تعارف لکھیے۔ 091006487

جواب: آپ رحمۃ اللہ علیہ کا تاریخی نام غلام حلیم ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ 34 واسطوں سے حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پہنچتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ سراج الہند کے لقب سے مشہور ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے بیٹے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو علم کی وسعت کے ساتھ حاضر دماغی میں بھی کمال حاصل تھا۔

10- شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کن علوم کے فروغ کے لیے کارہائے نمایاں سرانجام دیے؟ 091006488

جواب: شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کی عظیم شخصیت اپنے دور کے محدثین و مشائخ کا مرجع و ماخذ ہے۔ جن کے شاگرد پوری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پرفتن دور میں قرآن و حدیث کے علوم کے فروغ کے لیے جو کارہائے نمایاں سرانجام دیے، ان کی وجہ سے وہ ہمیشہ یاد کیے جائیں گے۔

11- ابن رشد رحمۃ اللہ علیہ کا مختصر تعارف لکھیں۔ 091006489

جواب: اسلامی فلسفہ کی دنیا میں ابن رشد کا نام کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ محمد بن احمد بن رشد رحمۃ اللہ علیہ قرطبہ (اندلس) کے ایک باعزت گھرانے میں پیدا ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فقہ، طب اور فلسفہ میں اپنے زمانے کے علما سے سند فراغت حاصل کرنے کے بعد حکمت

www.ilmkidunya.com

میں کمال حاصل کیا۔548 ہجری میں ابن طفیل نے ابو یعقوب یوسف بن عبدالرحمان سے آپ رحمتہ اللہ علیہ کی ملاقات کروائی۔ جو فلسفے کے دلدادہ تھے ابن رشد نے ان کے لیے ارسطو کی کتابوں کو مختصر کیا۔ امیر مراکش نے انھیں اپنا طبیب بنانے کے لیے مراکش آنے کی دعوت دی۔ جلد ہی وہ قرطبہ کا قاضی بن کر واپس آ گئے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے مراکش میں وفات پائی۔

12۔ ابن رشد رحمتہ اللہ علیہ کی ایک کتاب کا نام لکھیں۔

091006490

جواب: آپ رحمتہ اللہ علیہ کی بہت سی تصانیف ہیں جن میں "بدایة المجتهد" خاص طور پر قابل ذکر ہے۔

اضافی مختصر سوالات

13۔ امام شاطبی رحمتہ اللہ علیہ کے تحصیل علم کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

091006491

جواب: آپ رحمتہ اللہ علیہ نے قرآن پاک کی قرأت کی تعلیم شاطبہ سے حاصل کی۔ قرآن پاک حفظ کیا اور حدیث و فقہ کا کچھ حصہ پڑھا اور شاطبہ کی مساجد میں منعقد ہونے والے علم کے حلقوں میں شریک ہوئے۔ بچپن سے آپ رحمتہ اللہ علیہ کا میلان علم قرأت کی طرف تھا، یہ علم آپ رحمتہ اللہ علیہ نے ابو عبداللہ محمد بن ابوالعاص النفری رحمتہ اللہ علیہ سے حاصل کیا۔ مزید تعلیم کے لیے قریبی شہر بلنسیہ تشریف لے گئے۔

14۔ امام شاطبی رحمتہ اللہ علیہ کی وفات کب اور کہاں ہوئی؟

091006492

جواب: امام شاطبی رحمتہ اللہ علیہ 790 ہجری کو قاہرہ میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ آپ کی نماز جنازہ مشہور عالم علامہ عراقی نے پڑھائی۔

15۔ امام شاطبی رحمتہ اللہ علیہ کی علمی و ادبی صلاحیتوں اور تقویٰ کے بارے میں مختصر تحریر کریں۔

091006493

جواب: امام شاطبی رحمتہ اللہ علیہ علوم شرعیہ کے ماہر عالم اور لغت کے امام تسلیم کیے جاتے تھے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے ایک اعلیٰ پائے کے ادیب اور شاعر کے طور پر بھی اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوایا۔ امام شاطبی رحمتہ اللہ علیہ صلاح اور تقویٰ، قول کے سچے اور بلند کردار کے حامل تھے۔

16۔ امام جلال الدین رحمتہ اللہ علیہ کا مختصر تعارف لکھیے۔

091006494

جواب: آپ رحمتہ اللہ علیہ کا اصل نام عبدالرحمٰن، کنیت ابوالفضل اور لقب جلال الدین تھا۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ ایک شہرہ آفاق مفسر، محدث، فقیہ اور مورخ تھے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کی کتب کی تعداد 500 سے زائد ہے۔ "تفسیر جلالین اور تفسیر درمنثور" کے علاوہ قرآنیات پر آپ رحمتہ اللہ علیہ کی کتاب علما میں کافی مقبول ہے۔ تاریخ اسلام پر تاریخ الخلفا امام جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ کی مشہور زمانہ تصنیف ہے۔

17۔ امام جلال الدین رحمتہ اللہ علیہ کو سیوطی کیوں کہا جاتا ہے؟

091006495

جواب: آپ رحمتہ اللہ علیہ کی پیدائش مصر کے قدیم قصبے اسیوط میں ۸۴۹ ہجری میں ہوئی۔ اسی نسبت سے آپ رحمتہ اللہ علیہ کو سیوطی کہا جاتا ہے۔

18۔ علامہ سیوطی کے علم و فضل کے بارے میں مختصر نوٹ لکھیے۔

091006496

جواب: علامہ سیوطی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حق تعالیٰ نے مجھے سات علوم یعنی تفسیر، حدیث، فقہ، نحو، معانی، بیان، اور بدیع میں کمال عطا فرمایا ہے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ حج کے موقع پر میں نے آب زم زم پیا اور اس وقت یہ دعا مانگی کہ علم فقہ میں مجھے علامہ بلقینی اور حدیث میں علامہ ابن حجر عسقلانی رحمتہ اللہ علیہ کا رتبہ مل جائے۔ چنانچہ آپ رحمتہ اللہ علیہ کی تصانیف اور آپ رحمتہ اللہ علیہ کی علمی شان اس کی شاہد ہے کہ آپ رحمتہ اللہ علیہ کی یہ دعا بارگاہ الٰہی میں مقبول ہوئی۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے خود فرمایا کہ "مجھے دو لاکھ احادیث یاد ہیں اور اگر مجھے اس سے زیادہ ملتیں تو ان کو بھی یاد کرتا۔"

www.ilmkidunya.com

19۔ علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کسی کا ہدیہ کیوں قبول نہ فرماتے تھے؟ 091006497

جواب: علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کو دنیاوی مال و دولت سے محبت نہ تھی۔ اکثر امراء و اغنیا آپ رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کے لیے تحفے تحائف لے کر حاضر ہوتے تھے آپ رحمۃ اللہ علیہ کسی کا ہدیہ قبول نہ فرماتے تھے۔ علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ حلیم الطبع، فہم و فراست کے حامل اور علم و ادب محبت کرنے والی شخصیت تھے۔

20۔ علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ کا مختصر تعارف لکھیں۔ 091006498

جواب: علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ عالم اسلام کے مشہور و معروف مورخ، فقیہ، فلسفی اور سیاست دان تھے۔ ان کا مکمل نام ابوزید عبدالرحمٰن بن محمد بن محمد بن خلدون رحمۃ اللہ علیہ تھا۔ وہ تیونس میں پیدا ہوئے اور تعلیم سے فراغت کے بعد تیونس کے سلطان ابوعنان کے وزیر مقرر ہوئے، تاہم درباری سازشوں سے تنگ آ کر حاکم غرناطہ کے پاس چلے گئے۔ یہ سرزمین بھی راس نہ آئی مصر آ گئے اور جامعۃ الازہر میں درس و تدریس پر مامور ہوئے۔ مصر میں انھیں فقہ مالکی کا منصب قضا تفویض کیا گیا۔ اسی عہدے پر انھوں نے وفات پائی۔ ان کا سب سے بڑا علمی کارنامہ مقدمہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے مشہور ہے۔ یہ مقدمہ تاریخ، سیاست، عمرانیات، اقتصادیات اور ادبیات کا گراں مایہ خزانہ ہے۔

21۔ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیم و تدریس کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ 091006499

جواب: ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ نے بچپن میں ہی قرآن مجید حفظ کر لیا اور مجوزہ تعلیمی نصاب پر دسترس حاصل کر لی۔ نصاب میں قرآن مجید، حدیث نبوی، علم کلام، نحو، ریاضی اور فلسفہ منطق وغیرہ شامل ہیں۔

22۔ علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کب اور کہاں ہوئی؟ 091006500

جواب: علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ نے تیونس اندلس اور مصر میں عمر گزاری۔ 74 برس کی عمر میں 808ھ میں قاہرہ میں آپ کا انتقال ہوا۔ علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ ایک خاص طرز تحریر کے حامل فرد تھے۔ آپ کی تحریروں میں ادب کا غلبہ تھا، جس کی وجہ سے وہ لوگوں کی دل چسپی کا باعث بنیں۔

23۔ علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ کا پورا نام کیا تھا؟ 091006501

جواب: ان کا مکمل نام ابوزید عبدالرحمٰن بن محمد بن محمد بن خلدون رحمۃ اللہ علیہ تھا۔

24۔ علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ کے افکار تحریر کریں۔ 091006502

جواب: ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ بلند خیالات اور امنگوں کے مالک تھے۔ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ کی علمی خدمات کو تین مختلف پہلوؤں پر جانچا جاتا ہے۔ اول: مورخ و تاریخ نویس کی حیثیت سے، دوم: فلسفہ و تاریخ کے بانی کی حیثیت سے اور سوم: عمرانیات کے امام اور ماہر کی حیثیت سے۔ علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور تصانیف میں کتاب العبر اور مقدمہ ابن خلدون ہیں۔

25۔ امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف کے نام تحریر کریں۔ 091006503

جواب: آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف میں الاعتصاد فی اھل البدع و الضلالات ، الموافقات فی اصول الشریعۃ (علم فقہ میں یہ ایک بہت عمدہ کتاب ہے) اور کتاب المجالس وغیرہ شامل ہیں۔

26۔ شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کب اور کہاں پیدا ہوئے؟ 091006504

جواب: شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ 25 رمضان المبارک 1159 ہجری کو دہلی میں پیدا ہوئے۔

www.ilmkidunya.com

27۔ شیخ ابن عربی رحمتہ اللہ علیہ کی تعلیم و تربیت کے بارے میں مختصر نوٹ لکھیں۔ 091006505

جواب: آپ رحمتہ اللہ علیہ 580 ہجری میں اشبیلیہ چلے آئے جو علم و معرفت کا مرکز تھا جہاں انھوں نے تیس سال تک تعلیم حاصل کی، اشبیلیہ ہی میں ان کی اپنے شیخ سے ملاقات ہوئی جن سے انھوں نے تصوف کی تعلیم حاصل کی۔

28۔ شیخ ابن عربی رحمتہ اللہ علیہ کی مشہور ترین کتب کے نام لکھیں۔ 091006506

جواب: آپ کی کتاب فتوحات مکیہ اور فصوص الحکم نے بہت شہرت پائی۔

29۔ شیخ ابن عربی رحمتہ اللہ علیہ نے کب اور کہاں وفات پائی؟ 091006507

جواب: آپ رحمتہ اللہ علیہ نے 638 ہجری میں وفات پائی اور جبل قاسیون میں دفن کیے گئے۔

30۔ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ کب اپنے والد کے جانشین مقرر ہوئے؟ 091006508

جواب: شاہ عبدالعزیز رحمتہ اللہ علیہ جب سترہ سال کے ہوئے تو ان کے والد بزرگوار حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ کی وفات ہوئی۔ اوائل عمر ہی میں کثرت امراض کے باوجود شاہ صاحب نے درس و تدریس کا عمل جاری رکھا اور اپنے والد کے جانشین مقرر ہوئے۔

31۔ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ نے کب وفات پائی؟ 091006509

جواب: شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ نے اسی (80) برس کی عمر میں 7/ شوال 1239 ہجری کو وفات پائی۔

32۔ ابن رشد رحمتہ اللہ علیہ کے علم و فضل کے بارے میں مختصر وضاحت کریں۔ 091006510

جواب: ابن رشد ارسطو کے بڑے مداح تھے۔ ان کا خیال یہ تھا کہ ارسطو علم کی انتہائی بلندیوں پر پہنچا ہوا تھا، انھوں نے اپنے آپ کو ارسطو کی کتابوں کی تلخیص اور تشریح کے لیے وقف کر رکھا تھا، جو کچھ ابن رشد نے لکھا اہل یورپ نے اس کا ترجمہ کیا اور اسے سیکھنا شروع کر دیا حتیٰ کہ یہی ان کی حکمت کی بنیاد اور فلسفیانہ سرگرمیوں کے لیے معیار بن گیا۔

مشقی تفصیلی سوالات

سوال نمبر ۳۔ تفصیلی سوالات کے جوابات دیں۔

1۔ امام شاطبی رحمتہ اللہ علیہ کی شخصیت پر نوٹ تحریر کریں۔ 091006511

جواب: امام شاطبی رحمتہ اللہ علیہ

تعارف

ابو اسحاق، ابراہیم بن موسیٰ الشاطبی رحمتہ اللہ علیہ مشہور محدث فقیہ اور جامع العلوم تھے، جنھیں مجددین اسلام میں بھی شمار کیا جاتا ہے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ 538 ہجری کو اندلس کے قصبے شاطبہ میں پیدا ہوئے۔

تصانیف

آپ رحمتہ اللہ علیہ کی تصانیف میں "الاعتصام" اور "الموافقات" بہت زیادہ شہرت کی حامل ہیں۔ علم فقہ میں "الموافقات" بہت زیادہ اہمیت کی حامل کتاب ہے۔

اکتساب علم

آپ رحمتہ اللہ علیہ نے قرآن پاک کی قرآت کی تعلیم شاطبہ سے حاصل کی۔ قرآن پاک حفظ کیا اور حدیث و فقہ کا کچھ حصہ پڑھا اور شاطبہ کی مساجد میں منعقد ہونے والے علم کے حلقوں میں شریک ہوئے۔ بچپن سے آپ رحمتہ اللہ علیہ کا میلان علم قراءت کی طرف تھا، یہ علم آپ رحمتہ اللہ علیہ نے ابو عبداللہ محمد بن ابوالعاص النفری رحمتہ اللہ علیہ سے حاصل کیا۔ مزید تعلیم کے لیے قریبی شہر بلنسیہ تشریف لے گئے۔

www.ilmkidunya.com

تعلیم وتدریس

آپ رحمتہ اللہ علیہ 590 ہجری کو بیت المقدس تشریف لے گئے۔ قبلہ اول کی زیارت کے بعد امام صاحب دوبارہ مدرسہ فاضلیہ قاہرہ لوٹ آئے اور تعلیم وتدریس کے فرائض انجام دینے لگے۔

علم وفضل

امام شاطبی رحمتہ اللہ علیہ علوم شرعیہ کے ماہر عالم اور لغت کے امام تسلیم کیے جاتے تھے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے ایک اعلیٰ پائے کے ادیب اور شاعر کے طور پر بھی اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوایا۔

زہد وتقویٰ

امام شاطبی رحمتہ اللہ علیہ صالح انسان، قول کے سچے اور بلند کردار کے حامل تھے۔ آپ متقی، صابر، پاک باز، معزز شخصیت تھے۔

وفات وتدفین

امام شاطبی رحمتہ اللہ علیہ 590 ہجری علوم کو قاہرہ میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ آپ کی نماز جنازہ مشہور عالم علامہ عراقی نے پڑھائی۔

2۔ امام جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ کی شخصیت پر نوٹ لکھیں۔ 091006512

جواب: امام جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ

تعارف

آپ رحمتہ اللہ علیہ کا اصل نام عبدالرحمٰن، کنیت ابوالفضل اور لقب جلال الدین تھا۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ ایک شہرہ آفاق مفسر، محدث، فقیہ اور مورخ تھے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کی پیدائش مصر کے قدیم قصبے اسیوط میں ۸۴۹ ہجری میں ہوئی۔ اسی نسبت سے آپ رحمتہ اللہ علیہ کو سیوطی کہا جاتا ہے۔

اکتساب علم

امام جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ نے آٹھ سال کی عمر میں شیخ کمال الدین ابن الھمام حنفی رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں رہ کر قرآن مجید حفظ کیا۔ اس کے بعد شمس فرومانی حنفی رحمتہ اللہ علیہ کی شاگردی میں رہے اور ان دونوں حضرات سے متعدد کتب پڑھیں۔

تصنیفات

آپ رحمتہ اللہ علیہ کی کتب کی تعداد 500 سے زائد ہے۔ "تفسیر جلالین اور تفسیر در منثور" کے علاوہ قرآنیات پر آپ رحمتہ اللہ علیہ کی کتاب الاتقان فی علوم القرآن علما میں کافی مقبول ہے۔ تاریخ اسلام پر تاریخ الخلفا امام جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ کی مشہور زمانہ تصنیف ہے۔

علم وفضل

علامہ سیوطی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حق تعالیٰ نے مجھے سات علوم یعنی تفسیر، حدیث، فقہ، نحو، معانی، بیان، اور بدیع میں کمال عطا فرمایا ہے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ حج کے موقع پر میں نے آب زم زم پیا اور اس وقت یہ دعا مانگی کہ علم فقہ میں مجھے بلقینی اور حدیث میں علامہ ابن حجر عسقلانی رحمتہ اللہ علیہ کا رتبہ مل جائے، چناں چہ آپ رحمتہ اللہ علیہ کی تصانیف اور آپ رحمتہ اللہ علیہ کی علمی شان اس کی شاہد ہے کہ

آپ رحمتہ اللہ علیہ کی یہ دعا بارگاہ الٰہی میں مقبول ہوئی۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے خود فرمایا کہ: مجھے دو لاکھ احادیث یاد ہیں اور اگر مجھے اس سے زیادہ ملتیں تو ان کو بھی یاد کرتا۔

بطور محدث و مورخ

آپ رحمتہ اللہ علیہ محدث ہونے کے ساتھ ساتھ ایک بہترین مورخ بھی تھے۔ خلفائے ملت اسلامیہ پر آپ رحمتہ اللہ علیہ کی تصنیف تاریخ الخلفا ہے، جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت سے لے کر بغداد کے آخری خلیفہ کے عہد خلافت تک سن وار لکھی گئی ہے۔

سیرت و کردار

علامہ سیوطی رحمتہ اللہ علیہ کو دنیاوی مال و دولت سے محبت نہ تھی۔ اکثر امرا و اغنیا آپ رحمتہ اللہ علیہ سے ملاقات کے لیے تحفے تحائف لے کر حاضر ہوتے تھے، آپ رحمتہ اللہ علیہ کسی کا ہدیہ قبول نہ فرماتے تھے۔ علامہ سیوطی رحمتہ اللہ علیہ حلیم الطبع فہم و فراست کے حامل اور علم و ادب محبت کرنے والی شخصیت تھے۔

وفات:

علامہ سیوطی رحمتہ اللہ علیہ نے 19 جمادی الاول 911 ہجری میں وفات پائی۔

3۔ علامہ ابن خلدون رحمتہ اللہ علیہ کی شخصیت پر نوٹ تحریر کریں۔

091006513

جواب: علامہ ابن خلدون رحمتہ اللہ علیہ

تعارف

علامہ ابن خلدون رحمتہ اللہ علیہ عالم اسلام کے مشہور و معروف مورخ، فقیہ، فلسفی اور سیاست دان تھے۔ ان کا مکمل نام ابوزید عبدالرحمٰن بن محمد بن محمد بن خلدون رحمتہ اللہ علیہ تھا۔ وہ تیونس میں پیدا ہوئے اور تعلیم سے فراغت کے بعد تیونس کے سلطان ابوعنان کے وزیر مقرر ہوئے، تاہم درباری سازشوں سے تنگ آ کر حاکم غرناطہ کے پاس چلے گئے۔ یہ سرزمین بھی راس نہ آئی مصر آ گئے اور جامعۃ الازھر میں درس و تدریس پر مامور ہوئے۔ مصر میں انھیں فقہ مالکی کا منصب قضا تفویض کیا گیا۔ اسی عہدے پر انھوں نے وفات پائی۔

علمی کارنامے

ان کا سب سے بڑا علمی کارنامہ مقدمہ ابن خلدون رحمتہ اللہ علیہ کے نام سے مشہور ہے۔ یہ مقدمہ تاریخ، سیاست، عمرانیات، اقتصادیات اور ادبیات کا گراں مایہ خزانہ ہے۔

اکتساب علم

ابن خلدون رحمتہ اللہ علیہ نے بچپن میں ہی قرآن مجید حفظ کر لیا اور مجوزہ تعلیمی نصاب پر دسترس حاصل کر لی۔ نصاب میں قرآن مجید، حدیث نبوی، علم کلام، نحو، ریاضی اور فلسفہ و منطق وغیرہ شامل ہیں۔

علمی خدمات کے مراحل

ابن خلدون رحمتہ اللہ علیہ کی علمی خدمات کو تین مختلف پہلوؤں پر جانچا جاتا ہے۔ اول: مورخ و تاریخ نویس کی حیثیت سے، دوم: فلسفہ و تاریخ کے بانی کی حیثیت سے اور سوم: عمرانیات کے امام اور ماہر کی حیثیت سے۔ علامہ ابن خلدون رحمتہ اللہ علیہ کی مشہور تصانیف میں کتاب العبر اور مقدمہ ابن خلدون ہیں۔

وفات و تدفین

علامہ ابن خلدون رحمتہ اللہ علیہ نے تیونس اندلس اور مصر میں عمر گزاری۔ 74 برس کی عمر میں 808ھ میں قاہرہ میں آپ کا انتقال ہوا۔

www.ilmkidunya.com

علامہ ابن خلدون رحمتہ اللہ علیہ ایک خاص طرزِ تحریر کے حامل فرد تھے۔ آپ کی تحریروں میں ادب کا غلبہ تھا، جس کی وجہ سے وہ لوگوں کی دل چسپی کا باعث بنیں۔

091006514

4۔ شیخ ابن عربی رحمتہ اللہ علیہ کی سیرت اور کردار پر نوٹ تحریر کریں۔

تعارف

شیخ ابوبکر محی الدین محمد بن علی المعروف شیخ اکبر اور ابن عربی 560 ہجری کو مرسیہ (اندلس) میں پیدا ہوئے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کا تعلق حاتم طائی کے قبیلہ طے سے تھا۔

تعلیم وتربیت

آپ رحمتہ اللہ علیہ 580 ہجری میں اشبیلیہ چلے آئے جو علم ومعرفت کا مرکز تھا جہاں انھوں نے تیس سال تک تعلیم حاصل کی، اشبیلیہ ہی میں ان کی اپنے شیخ سے ملاقات ہوئی جن سے انھوں نے تصوف کی تعلیم حاصل کی۔

مشرقی ممالک کا سفر

آپ رحمتہ اللہ علیہ اڑتیس سال کی عمر میں بلادِ مشرق یعنی مشرقی ممالک کی طرف روانہ ہوئے۔ کچھ عرصہ مصر میں قیام کیا پھر بیت المقدس، مکہ معظمہ، بغداد اور حلب گئے اور آخر میں دمشق پہنچے جہاں آپ نے مستقل سکونت اختیار کر لی۔ آپ کی کتاب فتوحاتِ مکیہ اور فصوص الحکم نے بہت شہرت پائی۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ دمشق میں درس وتدریس اور وعظ ونصیحت فرماتے رہے۔

تصانیف

آپ رحمتہ اللہ علیہ کی تصانیف کی تعداد 800 سے زائد بیان کی جاتی ہے۔ شیخ اکبر کی تصانیف اپنے زمانے کے مروجہ علومِ اسلامی کا احاطہ کرتی ہیں اور زیادہ تر تصوف کے موضوع پر ہیں، نیز آپ نے حدیث، تفسیر، سیرت اور ادب کے موضوع پر بھی کتابیں لکھیں۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کے تحریری سرمایۂ ادب میں صوفیانہ شاعری وغیرہ بھی شامل ہے۔

وفات وتدفین

آپ رحمتہ اللہ علیہ نے 638 ہجری (1240ء) میں وفات پائی اور جبل قاسیون میں دفن کیے گئے۔

091006515

5۔ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ کی شخصیت پر نوٹ تحریر کریں۔

تعارف

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ 1159 ہجری کو دہلی میں پیدا ہوئے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کا تاریخی نام غلام حلیم ہے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کا سلسلہ 34 واسطوں سے حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پہنچتا ہے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ سراج الہند کے لقب سے مشہور ہیں۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ کے بڑے بیٹے ہیں۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کو علم کی وسعت کے ساتھ حاضر دماغی میں بھی کمال حاصل تھا۔

تعلیم وتربیت

شاہ عبدالعزیز رحمتہ اللہ علیہ جب سترہ سال کے ہوئے تو ان کے والد بزرگوار حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ کی وفات ہوئی۔ اوائل عمر ہی میں کثرتِ امراض کے باوجود شاہ صاحب نے درس وتدریس کا عمل جاری رکھا اور اپنے والد کے جانشین مقرر ہوئے۔

درس وتدریس

والد ماجد کے انتقال کے بعد آپ رحمتہ اللہ علیہ تقریباً بارہ سال تک علوم حدیث وتفسیر کی درس وتدریس میں مصروف رہے۔

علم وفضل

علوم فلسفہ ومنطق کے ساتھ ساتھ علوم حدیث وتفسیر میں بھی آپ کو کمال حاصل تھا۔ شاہ عبدالعزیز رحمتہ اللہ علیہ کی عظیم شخصیت اپنے دور کے محدثین ومشائخ کا مرجع وماخذ ہے جن کے شاگرد پوری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے برِ صغیر پاک وہند میں قرآن وحدیث کے علوم کے فروغ کے لیے جو کارہائے نمایاں سرانجام دیے، ان کی وجہ سے وہ ہمیشہ یاد کیے جائیں گے۔

وفات وتدفین

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ نے اسی (80) برس کی عمر میں 7/ شوال 1239 ہجری کو دہلی میں وفات پائی۔

6۔ ابن رشد رحمتہ اللہ علیہ کی شخصیت پر نوٹ تحریر کریں۔

091006516

جواب: تعارف

اسلامی فلسفہ کی دنیا میں ابن رشد کا نام کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ محمد بن احمد بن رشد رحمتہ اللہ علیہ قرطبہ (اندلس) کے ایک باعزت گھرانے میں پیدا ہوئے۔

تعلیم وتربیت

آپ رحمتہ اللہ علیہ نے فقہ، طب اور فلسفہ میں اپنے زمانے کے علما سے سند فراغت حاصل کرنے کے بعد حکمت میں کمال حاصل کیا۔

علم وفضل

548 ہجری میں ابن طفیل نے ابو یعقوب یوسف بن عبدالرحمان سے آپ رحمتہ اللہ علیہ کی ملاقات کروائی۔ جو فلسفے کے دلدادہ تھے ابن رشد نے ان کے لیے ارسطو کی کتابوں کو مختصر کیا۔ امیر مراکش نے انھیں اپنا طبیب بنانے کے لیے مراکش آنے کی دعوت دی۔ جلد ہی وہ قرطبہ کا قاضی بن کر واپس آگئے۔

ابن رشد ارسطو کے بڑے مداح تھے۔ ان کا خیال یہ تھا کہ ارسطو علم کی انتہائی بلندیوں پر پہنچا ہوا تھا، انھوں نے اپنے آپ کو ارسطو کی کتابوں کی تلخیص اور تشریح کے لیے وقف کر رکھا تھا، جو کچھ ابن رشد نے لکھا اہل یورپ نے اس کا ترجمہ کیا اور اسے سیکھنا شروع کر دیا حتیٰ کہ یہی ان کی حکمت کی بنیاد اور فلسفیانہ سرگرمیوں کے لیے معیار بن گیا۔

تصانیف وتالیفات

آپ رحمتہ اللہ علیہ کی بہت سی تصانیف ہیں جن میں "بدایۃ المجتھد" خاص طور پر قابل ذکر ہے، جس میں ابن رشد نے فقہی مذاہب کے علاوہ اپنی مستقل آرا کا تذکرہ کیا ہے اور آئمہ فقہ کی آرا و دلائل کا تقابلی جائزہ لیا ہے۔ جس سے ان کی اجتہادی صلاحیت عیاں ہوتی ہے۔

وفات وتدفین

آپ رحمتہ اللہ علیہ نے تقریباً 72 سال کی عمر میں مراکش میں وفات پائی اور وہیں آپ رحمتہ اللہ علیہ کی تدفین ہوئی۔

www.ilmkidunya.com